ترتیب وتدوین زیر نگرانی

مصطفیٰ محمد طحان

اتحاد المنظمات الطلابیة

رہنمائے طلبار

ترجمہ:

عبد الحمید اطہر ندوی

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

اتحاد المنظمات الطلابية

STUDENT ORGANIZATIONS UNION

رہنمائے طلباء

ترتیب وتدوین زیرنگرانی

مصطفیٰ محمد طحان

ترجمہ

عبدالحمید اطہرندوی

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند (یوپی) انڈیا

تفصیلات

ہندوستان میں جملہ حقوق بنام کتب خانہ نعیمیہ دیوبند (انڈیا) محفوظ ہیں۔
پاکستان میں جملہ حقوق بنام مکتبہ رضی ڈی بلاک وحدت کالونی لاہور محفوظ ہیں۔

- نام کتاب • رہنمائے طلباء
- سن اشاعت • جون ۲۰۰۴ء
- قیمت • 150/-
- ناشر • کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

ملنے کا پتہ

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند (یوپی) انڈیا

فون:۔آفس 223294 رہائش 224556 فیکس فون:۔ 222491(01336)

فہرست مضامین

عرض مترجم _____ ۶
تقریظ _____ ۸
تاثرات _____ ۱۰
پیش لفظ _____ ۱۳
مقدمہ _____ ۱۶
پہلی فصل : امت مسلمہ کی مشکلات ومسائل _____ ۲۱
دوسری فصل : عمل طلابی کے ذریعہ حالات میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے _____ ۳۴
تیسری فصل : عمل طلابی کی پالیسیاں _____ ۴۱
چوتھی فصل : _____ ۴۴
* عمل طلابی کے مقاصد * عمل طلابی کے وسائل * طلباء کے سیمینار
* محاضرات * ڈسکیشن پینل * اسفار * کیمپ * ورزشی سرگرمیاں
* نمائش * مقابلے * نشریات * عام خدمات * ڈرامہ * مظاہرے
پانچویں فصل _____ ۹۵
* عمل طلابی کے ادارے * طلباء کی انجمن * طلباء کا ادارہ * سیاحتی ادارہ
چھٹی فصل _____ ۱۰۷

* عمل طلابی کے میدان ثانوی مدارس * یونیورسٹیاں اور تعلیم گاہیں * طالبات
* تدریسی وفود * طلباء کے رہائشی علاقے * تدریسی عملہ

ساتویں فصل _____ ۱۳۵

* عمل طلابی کا تربیتی پہلو * عمل طلابی کی تربیتی خصوصیات
* افکار ونظریات میں ہم آہنگی اور اتحاد * سیاسی تربیت
* تحقیقات ومقالات * طالب علم کے آداب

آٹھویں فصل _____ ۱۷۵

* عمل طلابی کا انتظام * انتظامی اصول ومبادیات
* ستراتیجی منصوبہ بندی * دستور کا نمونہ

نویں فصل _____ ۲۰۴

* عمل طلابی میں ٹریننگ * تربیت..... مستقبل کی ترقی کا پیش خیمہ
* تربیتی سرگرمیاں * عمل طلابی کا تربیتی نقشہ
* تربیتی کورسس.....اس کی قسمیں اور اس کے مشمولات

دسویں فصل _____ ۲۵۹

* عمل طلابی میں ذرائع ابلاغ

گیارہویں فصل _____ ۲۷۳

* عمل طلابی اور معاشرہ کے اہم ادارے * مساجد
* کلبس * ایسوسی ایشنز * سیاسی پارٹیاں
* غیر حکومتی تنظیمیں N.G.Os

بارہویں فصل _____ ۲۸۸

* مستقبل کے چیلنجز * طلباء کی تحریک کو درپیش چیلنجز

* دشوار حالات میں کام کرنے کا اسلوب وطریقہ * نسلوں کے درمیان تسلسل

تیرہویں فصل _____ ۳۲۷

* عمل طلابی کے کامیاب تجربات * آزاد انجمن

* مستقبل کا سرخیل * ادبی، فکری وسیاسی مراکز

چودھویں فصل _____ ۳۴۱

* طلباء کے عالمی اسٹاپس * عالمی یوم طالب علم

* عالمی یوم بیت المقدس * عالمی یوم حقوق انسانی

پندرہویں فصل _____ ۳۶۱

* عمل طلابی کی تاریخ * عربی ملکوں میں عمل طلابی کی تاریخ * جنوبی ایشیاء میں عمل طلابی کی تاریخ * جنوب مشرقی ایشیاء اور پیسفک میں عمل طلابی کی تاریخ * افریقہ میں عمل طلابی کی تاریخ * یورپ اور امریکہ میں عمل طلابی کی تاریخ * عالمی عمل طلابی کی تاریخ

عرض مترجم

الحمد للّٰہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات۔

خدائے وحدہ لاشریک لہ کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ اس نے مجھے اس اہم گائیڈ بک کو اردو کا جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائی، اسی کے فضل وکرم کی وجہ سے یہ کام بحسن وخوبی پایہ تکمیل کو پہنچا۔

میں استاذ گرامی حضرت مولانا سید سلمان حسینی ندوی مدظلہ العالی کا بیحد مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اس کتاب کے ترجمہ کی ذمہ داری دی، اور بار بار ترجمہ کے پیش رفت کے سلسلہ میں دریافت کرتے رہے، جس سے میرے شوق وجذبہ کو مہمیز ملتا رہا اور دلچسپی میں اضافہ ہوتا گیا، س کے ساتھ ساتھ انہوں نے ترجمہ پر پیش لفظ بھی تحریر فرمایا، میں شیخ مصطفیٰ طحان صاحب کی ہمت افزائی اور ہر مرتبہ شکریہ کے جذبات سے معمور خطوط سے بیحد متاثر ہوا، جس کی وجہ سے یہ کام بہت جلد مکمل ہوا، ان کے علاوہ میں ڈاکٹر محمد حسین فطرت صاحب کا نہایت مشکور ہوں کہ انہوں نے ترجمہ پر نظر ثانی کی اور اردو عبارتوں کی اصلاح کی، اور ہمت افزائی بھی کرتے رہے، والد محترم جناب عبدالرحیم صاحب رکن الدین نائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے دوران تربیت وقت کے صحیح استعمال پر بار بار توجہ دلائی، اسی کا نتیجہ ہے کہ دوسری مصروفیتوں کے باوجود ترجمہ سے لیکر کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ و نظر ثانی کے مراحل آسانی کے ساتھ حل ہو گئے۔

کتاب کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ اور ترجمہ میں میرے بعض ساتھیوں نے بھی تعاون کیا ہے اور ہر وقت ہمت افزائی کرتے رہے ہیں، میں ان سب دوستوں کا ممنون ہوں، اللہ تعالی ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اہل علم قارئین سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے دوران عبارتوں میں خلل اور سقم سے واقف ہو جائیں تو اس سے مجھے علمی امانت کے طور پر ضرور مطلع فرمائیں، اس کے لیے میں آپ حضرات کا نہایت ممنون رہونگا۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس ترجمہ کا نفع عام فرمائے اور اس کو شرف قبولیت سے نوازے۔

عبد الحمید اطہر ندوی بھٹکلی

۲۰/۹/۲۰۰۳ء

تقریظ

جناب ڈاکٹر محمد حسین فطرت صاحب بھٹکلی

عزیز مکرم مولوی عبدالحمید اطہر ندوی کی مساعی جمیلہ نے ترجمہ وتبیین کا عجب گل کھلایا ہے اور مجوزہ عربی کتاب کو جو فکر امروز اور اندیشہ فردا کی نقیب ہے، اردو زبان میں ڈھالنے کی بڑی کامیاب کوشش کی ہے، دراصل اسلام دشمن عناصر کی مکاریوں اور عیاریوں کا پردہ چاک کرنے کا یہ ایک موثر اقدام ہے، اسلام محض سجود واذکار ہی کا نام نہیں ہے، بلکہ اسلام کی رو سے بندہ مومن کی پوری زندگی اور تمام حرکات وسکنات عبادت کے مترادف ہے، اس سلسلہ میں ناچیز کا ایک شعر بالکل برمحل ہے :

سجدہ میں بندگی کا تجھے پاس ہے تو کیا
بندہ ہر ایک حال میں بندہ دکھائی دے

الغرض دین وسیاست دونوں کی اہمیت ہے، سیاست اور سلطنت کو نظر انداز کر دینا یا اسلامی معاشرہ بھی اسلام کے معاشی، سیاسی اور اجتماعی قوانین کے نفاذ کی کوششوں کا تمسخر واستہزاء غلط تصور دین کا حامل ہوتا ہے۔

دین کامل کا نمونہ خلافت راشدہ تک باقی رہا، اس دور تک دین ایک طرف داخلی سطح پر ایمانی کیفیات، دوسری طرف خارجی سطح پر سیاسی اور اجتماعی تنظیم دونوں کا مجموعہ بنا رہا۔

اس کے برخلاف کلیسائی تصور دین سیاست اور دین میں تفریق کا داعی ہے، اس

کامشن یہ ہے کہ مسلمانوں کو دستوری اور قانونی جدوجہد سے بھی روک دیا جائے، اور یہ کہ ساری دنیا میں مسلمان کشمکش اور کشاکش کے کردار سے بیگانہ ہوکر زندگی بسر کریں، اس کا پیغام اپنے مریدین کے نام یہ ہے :

تم اسے بیگانہ رکھو عالم کردار سے
تابساط زندگی میں اس کے سب مہرے ہوں مات

مترجم موصوف ہماری طرف سے بیش از بیش مبارکباد کے مستحق ہیں، خدا کرے یہ سعی مشکور بار آور ہو۔ واللہ المستعان

نیاز آہنگ
محمد حسین فطرت بھٹکلی

تاثرات

مفتی اعجاز ارشد قاسمی
ویب ایڈیٹر- دارالعلوم دیوبند

کسی بھی قوم کی تعمیر وترقی اور صالح معاشرہ کی تشکیل کا زیادہ تر انحصار قوم کے نوجوانوں پر ہوتا ہے۔ یہ ایسا گروہ ہے جس میں فطری طور پر انقلاب برپا کرنے کی قوت ہوتی ہے، اس کے اندر ایسی عقابی روح ہوتی ہے جو بیدار ہونے کے بعد منزل کا پتہ آسمان ہی بتاتی ہے۔ علامہ اقبال کی زبان میں ؎

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

گزشتہ صدی میں مسلم قوم کی زبوں حالی کا سب سے اہم سبب یہی رہا ہے کہ اس کے جوانوں پر مغربی تہذیب کا نشہ تھا، مشرقی تمدن کی بقاء کچے دھاگے سے لٹک رہی تھی، اسلامی کلچر اکثر مسلم ممالک میں تباہی کے دہانے پر تھا۔ ہماری پوری سوسائٹی مغربیت زدہ ہوگئی تھی۔ گرم خون رکھنے والے ہمارے جوان مغرب کی بے ہودہ تہذیبوں کے دیوانہ بن چکے تھے اور انہیں کے ہاتھوں اسلامی اقدار وروایات پامال ہورہی تھیں؛ ایسا محسوس ہورہا تھا کہ مغرب کی تیز وتند آندھیوں میں اسلامی تشخص تنکے کی طرح اڑ جائے گا؛ لیکن ایسا نہیں ہوسکا، کیوں کہ کوئی بھی غیر فطری چیز قدرت سے بغاوت کے مترادف ہوتی ہے۔ اہل مغرب خود اپنے کلچر وثقافت سے عاجز آکر عجیب وغریب کش مکش میں مبتلا ہوچکے ہیں اور جوہر انسانیت سے ناآشنا ہوکر حیوانیت و

بہیمیت اور اخلاقی پستی کے عمیق غار میں گر کر بچاؤ بچاؤ کے نعرے لگا رہے ہیں۔ ان کے تمدن کی خوش نما عمارت زمین دوز ہونا ہی چاہتی ہے۔ دنیا پر یہ حقیقت اب آشکارا ہو چکی ہے کہ مغربی معاشرہ کی بنیاد فطرت انسانی سے ہم آہنگ نہیں ہے؛ اس لیے اس کی تقلید تباہی کی طرف ہی لے جا سکتی ہے۔ اہل مشرق کو اب یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آچکی ہے کہ مغربی کلچر کا حال بلبل وطاؤس کی طرح ہے، جس میں ظاہری کشش اور رعنائی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ مغرب ہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ اقبال نے بجا طور پر کہا ہے ؎

کر بلبل وطاؤس کی تقلید سے توبہ　　بلبل فقط آواز ہے طاؤس فقط رنگ

اسلام ہی دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جو ہر زمانے کی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور انسانی ذہن وعقل کی مکمل رعایت کرتے ہوئے ایسا تمدنی نظام دیتا ہے جس میں پوری انسانیت کے لیے فوز وفلاح اور کامیابی وکامرانی کا راز مضمر ہے۔ آج بھی اسلامی تہذیب وثقافت کے اندر وہ آفاقیت اور عالم گیریت ہے کہ آئے دن بڑی تعداد میں راہ حق کے متلاشی اسی تہذیب کے دائرہ میں رہ کر زندگی گزارنے میں عافیت اور قلبی سکون محسوس کرتے ہیں اور مغرب کی لا مذہبیت سے توبہ کر کے اسلام جیسے فطری مذہب کے حلقہ میں داخل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس پس منظر میں ضرورت اس بات کی ہے کہ اس قوم کے نوجوانوں میں بیداری آئے اور ان کی ذہنی نشو ونما اسلامی خطوط پر اس طرح سے ہو کہ پھر ان کے وجود سے خود بخود پورے معاشرے میں صالحیت پیدا ہو جائے اور ان کے اعمال وکردار پوری دنیا کے لیے نمونہ بن جائیں۔ آج اگر نوجوانوں میں خیر القرون جیسا دینی جوش وجذبہ اور اسلامی غیرت وحمیت پیدا ہو جائے، تو ایک مرتبہ پھر اسی زمانے کی طرح پوری دنیا پر اسلام کی طوطی بولنے لگے گی۔ خدا کا شکر ہے کہ عالم اسلام کی موجودہ زبوں حالی سے مسلم نوجوانوں کی آنکھیں کھلنے لگی ہیں اور اب مغرب کی تقلید کا نشہ اتر چکا ہے۔ ایسی

صورت میں قوم کے سربراہوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ نوجوانوں کو اور خاص طور سے پڑھنے والے طلبہ کو آگے بڑھنے کے لیے مستحکم پلیٹ فارم دیں اور ایسے رہنماء خطوط متعین کردیں، جن کی مدد سے راہ مستقیم پر گامزن رہنا ممکن ہوسکے۔

اسلامک اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کی یہ پیش رفت بلاشبہ قابل تحسین ہے کہ اس نے عالم عرب کے مشہور مفکر ودانشور شیخ مصطفیٰ محمد طحان کی نگرانی میں ماہرین تعلیم کے تجربات کی مدد سے ایک گائیڈ بک تیار کی ہے، جو بلاشبہ اپنی جامعیت اور معنویت کے اعتبار سے طلبائے اسلام کے لیے ایک گراں قدر تحفہ ہے۔ پوری کتاب پندرہ فصلوں پر مشتمل ہے، جن میں امت مسلمہ کو درپیش مسائل ومشکلات اور عمل طلابی کی ضرورت، پالیسی اور پروگرام، اصول ومقاصد، عمل طلابی کے ادارے، تربیتی مراکز اور ان کی خصوصیات وطریقۂ کار، سیاسی ذہن سازی اور افکار ونظریات میں اتحاد وہم آہنگی، انتظامی اصول ومبادیات، ذرائع ابلاغ کا استعمال، عمل طلابی کے لیے معاشرتی ادارے، مستقبل کے چیلنجز اور مسائل وامکانات، طلبہ تحریک کو درپیش مشکلات، دشوار گزار حالات میں کام کرنے کے طریقے اور عمل طلابی کی عالمی تاریخ پر ذیلی عنوانات اور نقشوں کی مدد سے تفصیلی بحث شامل ہے۔ کتاب کی ان بنیادی سرخیوں سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ طلبہ اور نوجوانوں کے لیے یہ کتاب کتنی مفید ہوگی اور فکری بے راہ روی اور عدم اعتدالی کو ختم کرنے میں کہاں تک معاون ہوگی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے برادر محترم مولانا عبد الحمید اطہر ندوی کو، کہ انہوں نے اس عربی کتاب کا اردو ترجمہ کرکے اردو داں طبقہ کو استفادہ کا موقع فراہم کردیا۔ مترجم اس سے قبل بھی کئی کتابوں کا ترجمہ کرچکے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں مزید اس طرح کی خدمت کی توفیق بخشے؛ یہی ہماری دعاء ہے اور نیک تمناء بھی!

اعجاز ارشد قاسمی

ویب ایڈیٹر: دارالعلوم دیوبند

۲ر جنوری ۲۰۰۴ء

پیش لفظ

حضرت مولانا سید سلمان صاحب حسینی ندوی مدظلہ العالی
(صدر جمعیت شباب اسلام لکھنؤ)

کچھ عرصہ پیشتر تک پورے مشرق کا یہ حال تھا کہ وہ دیوانہ وار مغرب کے پیچھے بھاگتا تھا اور ہر چیز میں اس کو اپنا امام سمجھتا تھا، اس کی حالت اس ننگے بھوکے اجڈ دیہاتی سے مختلف نہیں تھی جو انتہائی احساس کہتری کے ساتھ کسی خوشحال متمدن و مہذب شخص کو دیکھتا ہے، پہلے تو وہ اپنی موجودہ حالت دیکھ کر اس سے آنکھ ملانے کی جرات نہیں کرتا، تاہم کچھ ہمت کر کے قدم آگے بڑھاتا ہے، جائز ناجائز تمام وسائل اور طریقوں سے دولت سمیٹنے کی کوشش کرتا ہے، پھر رہن سہن کے طور وطریق میں بتکلف تبدیلی لاتا ہے، بھڑک دار لباس زیب تن کرتا ہے، رفتار و گفتار تک میں اس کی نقالی کی کوشش کرتا ہے اور جی ہی جی میں خوش ہوتا ہے، پھر داد تحسین حاصل کرنے کیلئے اردگرد دیکھنے لگتا ہے، مگر جلد ہی اسے احساس ہو جاتا ہے کہ اس کا یہ سارا تکلف اور مشقت لاحاصل ہے، وہ فطری طور پر کمزور ہے اور اس کے قدم بقدم چلنے کی طاقت نہیں رکھتا، اس خیال سے اس کا دم گھٹنے لگتا ہے لیکن اس کے باوجود اسی کو اپنی سعادت سمجھتا ہے اور اسی کو اپنی معراج تصور کرتا ہے۔

مگر اب صورت حال کچھ مختلف ہوگئی ہے، مغرب کی ناقابل تصور برہنگی و بے حیائی سے اب مشرق کو شرم آنے لگی ہے، مغربی افکار نے جو اخلاقی انارکی پیدا کی ہے

اس سے مشرقی غیرت اِبا کرنے لگی ہے، مغربی تمدن نے جن مہلک اور لاعلاج بیماریوں کو جنم دیا ہے، ان سے مسلمانوں کی آنکھیں کھلنے لگی ہیں، سویت یونین کے زوال کے بعد سے ان میں خود اعتمادی کے کچھ آثار پیدا ہو گئے ہیں، گیارہ ستمبر کے حادثہ نے اس کو اور جلا بخشا ہے، پھر افغانستان کی تاراجی اور عراق کی پامالی سے مغرب سے نفرت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے اور اب مغربی مشروبات میں زہریلے ذرات کی آمیزش کے حالیہ انکشاف نے تو اس کی رہی سہی ساکھ بھی ختم کر دی ہے، اب مسلمانوں کو پورا یقین ہو گیا ہے کہ وہ دن دور نہیں جب یہ خبر آئے گی کہ امریکہ ٹوٹ گیا ہے اور ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی طرح مغربی تمدن کی پوری عمارت زمین پر آ گئی ہے اور دنیا میں اس کا کوئی علمبردار اور داعی موجود نہیں ہے۔

یہ مشرق کے از سر نو غلبہ کا نقطہ آغاز ہوگا، ایک کی شکست اور دوسرے کی کامیابی کے درمیان بہت تھوڑا فاصلہ ہوتا ہے، یہی وقت ہوتا ہے جب کسی قوم کی صلاحیت کا امتحان ہوتا ہے اور اسی گھڑی اس کی قسمت کا فیصلہ بھی ہو جاتا ہے، اب مسلمانوں کا امتحان ہے کہ کس طرح اپنی صلاحیت کا لوہا منواتے ہیں، ان کے پاس کیا تعمیری مواد ہے؟ جن کو بروئے کار لا کر وہ تہذیب کی پائیدار عمارت کی بنیاد رکھ سکیں، ان کے پاس کیا اخلاق ہیں؟ جن سے دشمن کا دل بھی رام ہو جائے، ان کے پاس کیسے اصول وضوابط ہیں جن کو برت کر کامیابی کی منزل قریب نظر آئے، ان کے پاس کیا علم ہے؟ جو دنیا کی ترقی کی ضمانت لے سکے، ان کے پاس کیسی تعلیمات ہیں جن پر عمل کر کے دنیا راحت وعافیت محسوس کرے، ایسے موقع پر ضرورت ہے کہ ایک ایسا گروہ تیار ہو جائے جو علم ومعرفت، شعور وآگہی، ذکاوت حس، بالغ نظری، جذبہ صادق، عزم و حوصلہ، صبر واستقلال، بے لوث کردار، بے غبار اخلاص، بلندی اخلاق، احساس ذمہ داری اور خود اعتمادی میں سب سے زیادہ ممتاز ہو، جس کو اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس اور اپنے اصولوں کا پورا ادراک ہو، جو حکمت وبصیرت کے ساتھ اپنی بات دوسروں تک

پہنچانے کی پوری صلاحیت رکھتا ہو، قیادت کیلئے صلاح اور اخلاص کافی نہیں، بلکہ شعور کی بیداری اور حکمت وبصیرت شرط اولین ہے، یہی گروہ دنیا کی امامت اور اقوام وملل کی قیادت کا حق رکھتا ہے۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اسی مقصد کے پیش نظر اتحاد المنظمات الطلابیة نے شیخ مصطفیٰ محمد طحان کے زیر نگرانی ایک گائیڈ بک تیار کیا ہے، جس میں امت کے مسائل ومشکلات کا بغور جائزہ لینے کے بعد اس بات کو ابھارا گیا ہے کہ طلباء ان گتھیوں کو سلجھانے اور ان مشکلات کو حل کرنے میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں، پھر ان رہنما اصول وخطوط کی نشاندہی کی گئی ہے جن پر عمل کرنے سے صالح انقلاب کے دروازے وا ہو جاتے ہیں، اور ان نشانوں کو بھی متعین کیا گیا ہے جن پر توجہ دینے سے انقلاب کی راہیں ہموار ہوتی ہیں۔

یہ گائیڈ بک طویل دعوتی تجربہ کے بعد مرتب کی گئی ہے، نیز یہ کتاب حالات زمانہ سے گہری واقفیت، اس کے تقاضوں کے پختہ شعور، سماج کے عمیق مطالعہ، اصلاح احوال کی سچی تڑپ اور ایک صالح انقلاب کیلئے دلسوزی ودردمندی کی غماز ہے، یہ کتاب دعوتی میدان میں کام کرنے والوں اور بالخصوص طلباء کیلئے ایک بے نظیر تحفہ ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ برادر عزیز مولوی عبدالحمید اطہر بھٹکلی ندوی نے اس کو اردو کا جامہ پہنایا ہے، مترجم قابل مبارکباد اور اردو داں حلقہ کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں، انہوں نے اس کتاب کا ترجمہ کر کے دین کی اہم خدمت انجام دی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عزیز موصوف سے دین کی مزید خدمت لے اور اس کتاب کو نافع بنائے، امید ہے کہ اس کتاب سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے گی۔

سلمان حسینی ندوی
۱۹/۶/۱۴۲۴ھ
۱۸/۸/۲۰۰۳ء

مقدمہ

اس رہنما کتاب کا مقصد

آج دنیا عظیم تبدیلیوں سے گذر رہی ہے، پہلے دنیا کا دو ہرا محور و مدار تھا لیکن کمیونزم کے زوال سے دنیا کا ایک ہی محور بن گیا ہے، یہ بات ملحوظ رکھنی چاہئے کہ یہ نظام مغرب کے علاوہ ہر فرد سے بے اعتنائی برت رہا ہے، مغرب والے باقی دنیا کو جنوبی ممالک یا فقر کی پٹی یا تیسری دنیا کا نام دیتے ہیں، انکے نزدیک اس دنیا کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے، وہ صرف اسکے ذخیروں کو ہڑپ کرنے اور اس کے بازاروں کو تقسیم کرنے میں مقابلہ آرائی میں لگے ہوئے ہیں۔

تیسری دنیا ذلت و رسوائی، اپنے علاقوں پر ناجائز قبضہ، فقر و فاقہ اور ذہنی و فکری تبدیلی کا کڑوا گھونٹ پی چکی ہے۔

آج گلوبلائزیشن یا جدید عالمی نظام جس کا مقصد پوری دنیا پر چند دیو قامت کمپنیوں کو بالادستی دلانا ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر وول اسٹریٹ نیویارک میں ہے کے وجود سے تیسری دنیا کو ظلم و زیادتی اور غلامی کا زیادہ احساس ہونے لگا ہے اور یہی احساس و شعور حقوق کو حاصل کرنے کی کوششوں کا پہلا مرحلہ ہے۔

دوسری جانب دنیا پر حکمرانی کرنے والا مغرب اندرونی طور پر خطرناک مشکلات سے دوچار ہے، اس کے پاس عظیم عسکری طاقت موجود ہے، ظالمانہ سودی کاروبار اس کے ہاتھوں میں ہے اور اس کے بالمقابل وہاں فسق و فجور، شراب نوشی، غیر انسانی

حرکات واعمال، ایڈز، غلاموں کی تجارت، قتل، چوری اور نسلی تعصب لوگوں میں عام ہے، ان تمام چیزوں سے اشارہ ملتا ہے کہ مغرب سقوط وزوال کے مرحلہ میں پہنچ چکا ہے، کیمونزم کا زوال تو ہو چکا، اب سرمایہ دارانہ نظام کا وقت آچکا ہے۔

اب ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مغرب کا سقوط وزوال قریب ہے تو کیا ہمارے لئے انتقام لینے کا موقع ہوگا یا امت مسلمہ اس سے عظیم اور بلند مقصد کیلئے کوشاں ہوگی۔

- امت مسلمہ حسد وبغض میں مشغول رہے گی یا تعمیر وترقی میں؟
- کیا وہ علم وبیداری کے اسباب ووسائل کو اختیار کر کے اپنی بلند تہذیب کی بنیاد پر از سر نو تعمیر کا کام کریگی تا کہ انسان اس کے سایہ تلے اپنے رب کی مرضی کے مطابق عزت وشرف کی زندگی گزارے؟
- امت مسلمہ اپنے دشمن کے ساتھ ان کے اخلاق کے ساتھ پیش آئے گی یا خدا کی طرف سے عطا کردہ اپنے اخلاق کا مظاہرہ کرے گی؟

شکست اور فتح کے درمیان بہت کم مسافت ہوا کرتی ہے جسکو دھن کے پکے، باخبر اور باشعور افراد پر مشتمل سرخیل طے کرتا ہے جو اسکے ترجیحی چیزوں کو سمجھتا ہے اور ان کو تکمیل تک پہونچانے کا کام صبر جمیل اور کریمانہ اخلاق سے انجام دیتا ہے اور اس کو صالح وباشعور قیادت، واضح مقاصد اور ممتاز اسالیب وطریقہ کار انجام دیتے ہیں، اس خدائی تیاری کے ذریعہ شکست اور فتح کے درمیان مسافت اور کم رہ جاتی ہے ۔

- طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں کے درمیان نظریات میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔
- دنیا کے گوشہ گوشہ میں عمل طلابی کی تنظیموں کے درمیان تجربات کے تبادلہ میں تعاون کرنا جس سے عالمی سطح پر عمل طلابی کے درمیان اتحاد واتفاق کا کام مکمل ہو سکے۔
- عمل طلابی کو درپیش مختلف مشکلات کے حل کیلئے تجرباتی اور تحقیقاتی مشورے

پیش کرنا جس سے طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں کیلئے ان مشکلات کو حل کرنے میں مدد مل سکے ۔

❖ دنیا کے کسی حصہ میں نئے شروع ہونے والے عمل طلابی کا تعاون کرنا، ہم ان کیلئے سابقہ اور موجودہ نسلوں کے تجربات کا خلاصہ پیش کررہے ہیں جس سے ان کو ترقی کرنے میں مدد ملے گی ۔

ہماری خواہش ہے کہ یہ کام مکمل ہو، اس میں کوئی کمی نہ ہو اور عمل طلابی کے عملی اور نظریاتی تمام پہلوؤں پر مشتمل ہو، یہ کتاب ۱۴ فصلوں پر مشتمل ہے، پہلی فصل میں ہم نے امت مسلمہ کے ماضی اور حال کی مشکلات اور امت کو آگے بڑھانے اور اسکو ترقی دینے کے قافلہ کی قیادت میں عمل طلابی کے رول اور کردار کو پیش کیا ہے، اسکے بعد والی فصلوں میں عمل طلابی کی پالیسیوں کو بیان کیا ہے جس سے تحریک مضبوط ہوتی ہے اور اس کو صحیح سمت ملتی ہے، اسی کے ساتھ تمام سطحوں پر اسکے مقاصد اور مختلف اور متنوع وسائل کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جس سے قاری انتظام ونفاذ کے ابتدائی اسلوب سے واقف ہوجاتا ہے، پانچویں فصل میں اسکے اداروں، طلباء کی انجمن اور تحریکات ، مقاصد، سرگرمیوں اور طریقہ کار سے بحث کی گئی ہے، چھٹی فصل میں عمل طلابی کے میدانوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اس میں ثانوی مدارس، کالجس، تعلیمی اداروں، تدریسی وفود، ہوسٹلس ، طالبات اور اساتذہ واسٹاف میں کام کرنے کے اسالیب کو پیش کیا گیا ہے۔

ساتویں فصل میں عمل طلابی کے تربیتی پہلو، اس کی خصوصیات، مقاصد میں اتحاد پیدا کرنے میں اسکا کردار پھر سیاسی تربیت کا مکمل طریقہ کار اور تربیت کے موضوع پر بحث وتحقیق کے کردار کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اخیر میں طالب علم کے اپنے رب، اپنی ذات اور معاشرہ کے ساتھ آداب کا ذکر کیا گیا ہے، بعد والی فصل عمل طلابی کے عام انتظامی اصول وقواعد پر مشتمل ہے، نویں فصل میں عمل طلابی میں ٹریننگ کی

اہمیت، تربیتی کاموں کی تفصیلات اور تربیتی نقشہ اور دسیوں تربیتی کورسس کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہے۔

بعد والی فصلوں میں عمل طلابی میں میڈیا کے کردار کی تفصیلات، عمل طلابی اور معاشرتی اداروں مثلاً مساجد، کلبس، انجمنیں اور غیر حکومتی اداروں (N.G.O's) کے بارے میں بتایا گیا ہے، بارہویں فصل سے ہم مستقبل کے چیلنجس، اس کے آثار و علامات، سخت حالات میں کام کرنے اور نسلوں کے درمیان تسلسل باقی رکھنے کے طریقہ کار سے واقف ہوجاتے ہیں، آخری دو فصلوں میں عمل طلابی کی تاریخ کو موضوع بنایا گیا ہے، تیرہویں فصل میں اس سلسلہ میں کئے گئے تجربات کو پیش کیا گیا ہے مثلاً آزاد انجمن، مستقبل کا سرخیل، طلباء کی پارلیمنٹ اور ادبی، فکری و سیاسی مراکز وغیرہ، پھر آخری فصل میں عمل طلابی کی تاریخ کو بیان کیا گیا ہے، اس سے قاری دنیا کے مختلف علاقوں میں ہونے والے عمل طلابی کی تاریخ سے واقف ہوجاتا ہے، پھر عالمی عمل طلابی کے نمونوں کو پیش کیا گیا ہے، انتہا یوم بیت المقدس اور عالمی یوم طلباء کے تاریخی اسٹاپس پر ہوتی ہے ۔

ہم یہ رہنما کتاب طلباء اور عمل طلابی کی جماعتوں کی خدمت میں اس امید کے ساتھ پیش کررہے ہیں کہ اس کے فوائد عام ہوں اور ترقی کی راہ پر گامزن عمل طلابی میں مددگار و معاون ثابت ہو

اسی وجہ سے ہم امید کرتے ہیں کہ طلباء کی تنظیمیں اس رہنما کی تمام فصلوں کا تجزیہ کریں گی اور نظریاتی و تجرباتی اور عملی مورچوں پر اسکے اثرات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیں گی، اس کے بعد ان پر ضروری ہوگا کہ اس سے استفادہ کریں اور اس رہنما میں بیان کردہ مختلف پالیسیوں، مقاصد اور وسائل کو اپنے حالات اور امکانات کے مطابق منطبق کریں، اسی طرح عمل طلابی کی ترقی کیلئے پیش کردہ نئے افکار کے عملی تجربات کا اجراء کریں۔

اخیر میں اس ضرورت کی طرف اشارہ کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس رہنما کتاب کا ہر قاری اپنی رائے پیش کرے اور اس قائدانہ کام کی ترقی اور اس کے فوائد میں گہرائی پیدا کرنے میں حصہ لے، چاہے یہ کام اس کی کسی فصل پر نوٹ چڑھا کر ہو یا نئے افکار کے اضافہ اور مفید فصلوں کو پیش کر کے فکر میں وسعت اور گہرائی پیدا کرنا ہو یا مفید بحث و تحقیق کے ذریعہ ہمارا تعاون کرنا ہوتا کہ عام فائدے کیلئے اس کو اس رہنما کتاب میں شامل کیا جا سکے۔

ہم آپ کی تعلیقات، مشوروں، تجربات اور تحقیقات کے منتظر ہیں:

اتحاد المنظمات الطلابية

مئی ۲۰۰۱ء

پہلی فصل

امت مسلمہ کے مسائل ومشکلات

کوئی اس بات کی مخالفت نہیں کرسکتا ہے کہ ہم عالمی تہذیبی میدان میں پچھڑی ہوئی قوم اور امت ہیں، ہم صرف اشیاء کا استعمال کرتے ہیں، کسی چیز کی ہمارے یہاں پیداوار نہیں، ہم تقلید کرتے ہیں، ایجاد نہیں کرتے، ہم نے اپنے معاملات کو دوسروں کے حوالہ کیا ہے، ہماری گاڑی چلانے والے دوسرے ہیں اور ہماری گاڑی اس کی مصلحتوں ومفادات کے مطابق ہی چلتی ہے، اس تنزل کے اسباب کا تجزیہ کرنے والے دو گروہ میں تقسیم ہو گئے ہیں:

☆ ایک گروہ استعمار کو ہماری تمام تر پسماندگی اور تنزل کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔

☆ دوسرا فریق امت کے تمام حلقوں پر چھائے ہوئے جہل ولاعلمی، اخلاقی گراوٹ اور علمی وفکری جمود کو ہی حقیقی اسباب گردانتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نوآبادیاتی نظام نے سرداری کا تاج پہن لیا ہے اور اس کمی (قیادت کی کمی) کو پورا کیا ہے۔

اس فریق کا خیال ہے کہ اگر یہ امت اپنے دین اور اخلاق کو مضبوطی سے تھامے ہوئے استعماری حملوں کے مقابلہ پر اتر آئے، اپنے علوم میں ندرت وتنوع اور ایجاد واختراع سے کام لے، اپنی تہذیب اور فکر میں ترقی کرے تو استعمار ناکام ونامراد ہو جائے گا اور میدان مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہوگا، اسلام سے متاثر ہوگا، اس کا کوئی اثر امت پر نہیں پڑے گا، اسی طرح کے واقعات اس امت

کے ساتھ تاتاریوں اور صلیبیوں کے حملوں کے وقت پیش آچکے ہیں جب یہ امت اپنی علمی وفکری جولانی وجوانی کے دور میں تھی۔

آخری استعماری حملہ جس کی ابتداء دسویں صدی ہجری سے ہوئی اور یہ چار صدیوں تک چلتا رہا اور اس کو اخیر میں پہلی جنگ عظیم کے بعد مسلمانوں کے علاقوں پر مکمل کنٹرول اور بالادستی حاصل کرنے میں کامیابی ملی، ان علاقوں میں مسلمانوں پر بے پناہ ظلم وستم کیا گیا، استعماری قبضہ نے امت مسلمہ کو مختلف قبیلوں، گروہوں اور چھوٹی چھوٹی حکومتوں میں تقسیم کردیا اور امت مسلمہ کے اتحاد ووحدت کی بنیاد ''فکر اسلامی'' سے نبرد آزمائی کی، تعلیم یافتہ طبقہ میں خصوصاً اور عوام کے ذہنوں میں عموماً اس فکر کو پیوست کردیا کہ مشرقی اسلامی علاقے اگر اپنی غفلت سے بیدار ہونا چاہتے ہیں تو ان کے لیے ضروری ہے کہ دین کو اسی طرح اپنی زندگی سے اتار پھینکے جس طرح انہوں نے کیا ہے اور یورپی علمی تہذیب کی طرف توجہ دیں کیونکہ اس میں پہلے بھی اور آج بھی ان کا علاج اور تمام پچھڑی ہوئی قوموں کا علاج ہے۔

دین کے ساتھ مغرب کے سلوک کی ایک الگ ہی داستان ہے

حکومت چرچ کی تھی، تمام افراد بشمول حکام وقائدین اس کے تابع فرمان تھے، کنیسا والوں نے اپنے عقائد کی بنیاد چند یونانی علمی اور فلسفیانہ نظریات پر رکھی تھی، جب بیداری کا دور شروع ہوا اور علماء تحقیق اور تجزیہ کرنے لگے تو ان کو کنیسہ کے علمی اور فلسفیانہ نظریات میں کمی نظر آنے لگی اور خلل کا احساس ہونے لگا، اہل کنیسہ کے لیے یہ بات برداشت سے باہر تھی کہ وہ اپنے عقائد ونظریات سے دستبردار ہوجائیں یا کسی قسم کی

مفاہمت کرلیں یا صاف وواضح تنقید اور مسلمات کی صحیح تحقیق کو قبول کرلیں، بلکہ ان لوگوں کا خیال تھا کہ ان بنیادی نظریات میں سے کسی جزء میں کسی قسم کی تبدیلی یا کمی ہوجائے تو اس سے یقینی طور پر پورا محل ہی منہدم ہوجائیگا اور اس کے ساتھ ہی پورے دین کا خاتمہ ہوجائے گا، اسی وجہ سے اہل کنیسا نے ان علماء کا اپنی پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کیا، ان کو جیل کی کوٹھریوں میں دھکیل دیا، قتل کیا اور جلایا، روز بروز اس حلیج میں اضافہ ہوتا گیا (اسی میں بیداری کے قائدین اور علماء کی بھلائی تھی) اور اہل کنیسہ کی گوشہ نشینی میں اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ ان کا مکمل زوال ہوگیا، یہ دشمنی کنیسہ اور نصرانیت کی حد تک محدود نہیں رہی، بلکہ اسکا دائرہ ہر دین تک وسیع ہوگیا، دین ان کی نظروں میں دھوکہ اور فریب کا نام بن گیا جس میں عقلی تجربات کے سامنے ٹھہرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی، اس کے عقائد کی بنیاد (انکے گمان کے مطابق) بغیر دلیل اور حجت کے اندھی فرمانبرداری اور تقلید پر ہوتی ہے، وہ علمی روشنی اور معرفت کی ترقی سے گھبراتا ہے کہ کہیں اسکا پول نہ کھل جائے اور حقیقت لوگوں کے سامنے آشکارانہ ہوجائے۔

اس کے رونما ہونے والے برے نتائج

یہ مسئلہ مغربی تہذیب کو رخ دینے میں بڑی اہمیت کا حامل ہے، یہیں سے فلسفیانہ اور معاشرتی تبدیلی میں اس کے آثار نمایاں ہوجاتے ہیں جس سے ان لوگوں کی زندگی سے دین کے نکلنے کی وجہ سے پایا جانے والا عقلی اور نفسیاتی خلا پر ہوجاتا ہے۔

☆ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دین صرف ایک نفسیاتی اور شخصی مسئلہ بن کر رہ گیا، اسکا تعلق صرف فرد سے ہوتا ہے، اس کے علاوہ معاشرتی، سیاسی اور اقتصادی مسائل کے ساتھ دین کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

☆ اسی طرح دین اور علوم وفنون وآداب کے درمیان علمی بیداری کے شروع زمانہ ہی سے دشمنی چل رہی ہے، جس نے اس تہذیب کو ملحدانہ اور تمام قید وبند سے

آزاد تہذیب بنا دیا ہے۔

☆ جس طرح دین میں انسانی وجود کی تشریح متعین طور پر کی جاتی ہے اسی طرح مادیت کے علاوہ کسی دوسری چیز پر یقین نہ رکھنے والی نئی تہذیب نے بھی انسانی وجود کی تشریح کی کوشش کی اور کہا:

''انسان ایک حیوان ہے، اس کا وجود اس سرزمین پر اچانک ہوا ہے، کسی کے سامنے وہ جواب دہ نہیں ہے اور کسی سے اسکو کوئی رہنمائی نہیں ملے گی، اس کے اور اس سے پہلے کے لوگوں کے تجربات ہی ہدایت کا واحد منبع اور سرچشمہ ہیں''۔

انسانی وجود اور حیات وکائنات سے اس کے تعلقات کی تشریح میں موجودہ تہذیب نے چند فلسفیانہ نظریات اختیار کئے ہیں جنکی بنیاد دو چیزوں پر ہے:

۱۔ زندگی مادیت کا نام ہے، انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ آزمائش پر نہ اترنے والی کسی چیز پر یقین نہ کرے۔

۲۔ زندگی کشمکش کا میدان ہے۔

ہیکل اس نظریہ کا قائد ہے:

کشمکش کے بارے میں فلاسفر ہیکل نے کہا ہے: ''ہر زمانے کی الگ تہذیب ہوتی ہے اور یہ تہذیب دوسرے سابقہ اصول ومبادیات کے ساتھ کشمکش کے ذریعہ اپنے آپ کو ثابت کرتی ہے، چند اقدار راستے ہی سے نکل جاتے ہیں اور باقی رہنے کے لائق اقدار نئی تہذیب میں باقی رہتے ہیں، جب زمانے میں پختگی آجاتی ہے تو اس میں مخالف افکار کا حامل ایک نیا گروہ سامنے آتا ہے اور مقابلہ شروع ہوجاتا ہے اور نئے زمانے کے لیے نئی تہذیب وجود میں آتی ہے''۔

یہ فلسفہ جو تمام مغربی افکار کی اصل بنیاد ہے، اس بات پر مکمل توجہ دیتا ہے کہ گذشتہ زمانوں کی کوئی بھی چیز قیمتی نہیں ہے یا اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے،

دوسرے الفاظ میں کوئی بھی ادیان سے رہنمائی کی امید نہیں کرسکتا کیونکہ اس پر ایک طویل زمانہ گزر چکا ہے۔

ڈاروین کا نظریہ

ڈاروین کا نظریہ یہ ہے کہ ''زندگی طاقتور اور کمزور کے درمیان کشمکش کا میدان ہے، طاقتور کامیاب ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے، اس لیے کہ وہی زندگی کا مستحق ہوتا ہے، کمزور مرتا ہے اس لیے کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے جینے کا مستحق نہیں رہتا''، استعمار نے اپنے زیر اقتدار تمام ممالک میں اسی سیاست کو نافذ کیا ہے، یہاں تک کہ ان کے مفکرین، مصنفین اور ادباء نے پورے زور کے ساتھ کہا ہے کہ سفید فام کے علاوہ دوسری قومیں سفید فام شرفاء اور سرداروں کی خدمت کے علاوہ کسی دوسری شرافت کے زندگی میں مستحق ہی نہیں ہیں۔

اس فلسفہ کی وجہ سے تمام بلند اخلاق، اصول اور قدریں ختم ہوگئیں جن کی دعوت تمام ادیان نے دی ہے اور اسلام نے بھی دی ہے اور اس شعار کو انصاف پسند حکومتوں نے پوری تاریخ میں بلند کیا ہے۔

مارکس اور کشمکش

کارل مارکس نے کشمکش کے فلسفہ سے تجاوز تو نہیں کیا ہے البتہ اسکو ''مادی مفادات کے لیے طبقاتی کشمکش'' میں منحصر کردیا ہے، کشمکش میں تیزی اور بہتے خون کی زیادتی کے اعتبار سے انقلاب میں گہرائی ہوتی ہے اور اس کی انسانی اہمیت میں اضافہ ہوتا ہے، یہی اس مغربی تہذیبی فلسفہ کے بنیادی اور اہم منصوبے ہیں جن کو یورپی مشنری اپنے ساتھ ہمارے ملکوں پر مغربی افواج کی بالادستی کے دن ہی سے لے آئی ہے۔

پورا کا پورا عالم اسلامی غیر ملکی قبضہ میں چلا گیا، یہ غیر ملکی استعمار مسلمانوں کے

ملکوں میں ایسے کام انجام دینا چاہتا ہے جو کبھی نہ کبھی ختم ہونے والے عسکری اور فوجی قبضہ تک ہی محدود نہ ہو، اس کے لیے سیمنار منعقد کئے جاتے ہیں اور فوجی ماہرین کے ساتھ ان سیمناروں میں منصوبہ بندی، تعلیم، قانون اور مشنری کے ماہرین اور مشیرین کو شریک کیا جاتا ہے، مشنری کا لشکرنئی تہذیب کو ساتھ لیکر فوجی لشکر کے ساتھ ساتھ چلتا ہے، جب وہ عالم اسلامی کو نصف صدی یا اس سے زائد مدت کے بعد چھوڑ دیں گے تو ایک نیا مسئلہ پیدا ہو جائے گا کہ ان علاقوں کا اسلام کے ساتھ صرف تاریخی ناموں کی حد تک ربط و تعلق باقی رہے گا۔

وہ اسلام کے ہر گوشہ اور پہلو میں تبدیلی کر ڈالیں گے، اس کی صورت مسخ کر دیں گے اور اسکا بدل پیش کریں گے، وہ دعوی کریں گے کہ ہمارے ملکوں کی ترقی کے لیے وہ استعماری نظام نافذ کر رہے ہیں اور وہ ہمارے دوست ہیں لیکن ان دوستوں نے کیا کیا؟

سیاسی میدان

استعماری سیاست کی بنیاد مندرجہ ذیل چیزوں پر ہے:

ا۔ تقسیم و فرقہ بندی

استعمار نے عالم اسلام میں پہلا کام یہ کیا کہ عالم اسلام کو چھوٹے چھوٹے اجزاء اور ملکوں میں تقسیم کر دیا، پہلے مرحلہ میں عربوں کو اس بات پر راضی کر لیا کہ وہ ترکوں کے خلاف اس دعوی کے ساتھ انقلاب برپا کر دیں کہ وہی خلافت کے زیادہ حق دار ہیں، کیونکہ اسی کے ذریعہ تمام عرب ملکوں پر مشتمل شہنشاہیت قائم ہو سکتی ہے، پہلی جنگ عظیم کے نتیجہ میں ترکی ایک محدود اور چھوٹی سی مملکت بن کر رہ گیا اور عربی علاقہ بیس سے زائد چھوٹے اور بڑے ملکوں میں تقسیم ہو گیا اور یہ ممالک مسلسل سرحدی مسائل اور

دشواریوں سے دوچار ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے مطالبات میں لگے ہوئے ہیں، استعمار نے ان کے لیے ایسا ورثہ چھوڑا ہے جو مستقل کشمکش کے فتیلہ کا رول ادا کررہا ہے، جب بھی سکون وامن ہوتا ہے فتیلہ میں آگ لگ جاتی ہے، عجیب وغریب بات یہ ہے کہ برطانیہ نے ہندوستان پر اپنے قبضہ کے بعد اسکو متحد کیا لیکن مسلمانوں کے ملکوں کو متحد ہونے کے باوجود منتشر کیا اور اس کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں بانٹ دیا۔

۲۔ لادینیت

ملکی اور غیر ملکی ادباء نے نئی تہذیب کی ترویج واشاعت شروع کی، ترکیا میں کوک الپ، مصر میں طہ حسین، قاسم امین اور علی عبدالرزاق، احمد خان نے ہندوستان میں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے دنیا کے دوسرے حصوں میں شروع میں غیر واضح انداز میں اور بعد میں پوری وضاحت کے ساتھ لکھنا شروع کیا کہ دین کا مطلب صرف فرد اور اس کے خالق کے درمیان کا تعلق ہے، اس کے علاوہ فرد کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں، اگر قوم جہالت اور پسماندگی کو ختم کرنا چاہتی ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ دینی مرحلہ یعنی خرافات کے مرحلہ سے نکل کر مادی علمی یعنی تحقیق کے مرحلہ میں منتقل ہوجائے، کوئی شخص نماز پڑھنا، دعا کرنا اور اللہ سے مدد طلب کرنا چاہے تو وہ اس کا ذاتی معاملہ ہے، اس کے علاوہ سیاست، معاشیات، معاشرت، علوم وفنون اور آداب واخلاق میں دین کا کوئی رول ہی نہیں ہوتا۔

۳۔ نسل پرستی

جس قومیت کو انہوں نے ہمارے ملکوں میں رواج دیا ہے وہ نسل پرست اور لادینی قومیت ہے، شریف حسین اور انگریزوں کے درمیان مراسلت کے ذریعہ طے شدہ معاہدوں سے پتہ چلتا ہے کہ متوقع عربی حکومت قوم پرست اور لادین ہوگی،

جب قوم دین سے عاری ہو جائے گی تو قوم اپنے افراد کو مربوط و منسلک رکھنے کے لیے یقینی طور پر دوسرے شعار اور رموز تلاش کرے گی، اسی کے نتیجہ میں مصر میں فرعونیت، شام میں آشوریت کا وجود ہوا پھر علاقے ہی ایک مخصوص وجود پر مشتمل نشانات بن گئے، لبنانیت ایک تہذیب بن گئی، اردنیت اور شامیت الگ الگ تہذیبیں ہو گئیں۔

۴۔ ظالمانہ جمہوریت

اس سے مراد قوم کی حکومت قوم پر، یہ ایک طرز حکومت ہے، مغرب نے اس نظام کو نافذ کرنے میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے اور انسان نے اس نظام حکومت سے بہت سی آزادیاں حاصل کی ہے، لیکن تیسری دنیا میں جمہوریت کے نام پر آزادی اور شرافت کا خاتمہ کرنے والے نظاموں کو نافذ کیا جاتا ہے۔

قانونی اعتبار سے

استعمار نے قانونی پہلو پر سب سے زیادہ توجہ دی ہے، وہ کسی بھی ملک سے یہ اطمینان کیے بغیر نہیں نکلتے کہ اس ملک کی حکومت نے شریعت اسلامی کی جگہ مغربی قوانین کو نافذ کیا ہے یا نہیں، معاہدہ لوزان کے پچاس سال بعد ترکی ٹیلی ویژن نے مذکورہ معاہدہ پر دستخط کرنے والے ترکی رہنما عصمت انینو کا ایک انٹرویو نشر کیا تھا، اس میں ٹیلی ویژن نے معاہدہ پر پچاس سال گزرنے کے بارے میں پوچھا تو انینو نے جواب میں کہا: مغرب نے ہماری آزادی اور اپنی فوجوں کے انخلاء کے مطالبوں کو چند شرائط کے ساتھ قبول کیا ہے، ان میں اہم مندرجہ ذیل ہیں:

خلافت کا الغاء، ملک سے آل عثمان کے تمام افراد کی جلاوطنی، اسلامی قوانین کے بدلہ مغربی قوانین کا نفاذ، اور یہ شرط بھی رکھی گئی کہ ان شرائط کے آخری بند کے نفاذ کی نگرانی کے لیے ایک وفد بھیجا جائے گا۔

جن ملکوں نے سیاسی آزادی حاصل کی ہے ان سبھوں نے شریعت اسلامی کو ختم کیا ہے اور اس کے بدلے مغربی قوانین کو نافذ کیا ہے اور امور شرعیہ کو پرسنل لاء کے قوانین تک محدود کیا ہے، یہ پہلا مرحلہ تھا پھر اس کے بعد والی نسل نے اور جرات سے کام لیا تو اس آخری قسم کو بھی ختم کر دیا۔

''قانون کا لوگوں اور معاشرہ کے ساتھ مضبوط اور گہرا تعلق ہوتا ہے، جب کوئی قانون بنایا جاتا ہے تو اس کے پیچھے اخلاق اور معاشرہ کا کوئی نہ کوئی فلسفہ کارفرما ہونا ضروری ہے اور اس کے سامنے خاص مقصد اور شکل ہوتی ہے جس کے قالب میں وہ پوری انسانیت کو ڈھالنا چاہتا ہے، اسی طرح جب کوئی قانون منسوخ کیا جاتا ہے تو اس کا مطلب پہلے سے منظور اور معتمد اخلاقی نظریہ اور تہذیبی فلسفہ کو منسوخ کرنا ہوتا ہے اور اس قانون پر منطبق زندگی کی شکل کو تبدیل کرنا ہوتا ہے، جب استعمار نے ہمارے پاس موجود شرعی قوانین کو جڑ سے اکھاڑ دیا اور اس کی جگہ اپنے تہذیبی قوانین کو نافذ کیا تو اس کا مطلب صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ ایک قانون چلا گیا اور اس کی جگہ دوسرے قانون نے لے لی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ملک کی سرزمین سے اخلاق وتہذیب کا ایک نظام جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا اور اخلاق وتہذیب کے دوسرے نظام کی اس کی جگہ بنیاد ڈالی گئی''

(واقع المسلمین وسبیل النهوض بهم ص۱۷۷)

تہذیبی اعتبار سے

جب سے استعمار نے مسلمانوں کے ملکوں میں اپنا قدم رکھا ہے اس وقت سے انہوں نے مسلمانوں کی تہذیبی بنیاد کو بدلنے کی کوشش کی ہے، اکثر موروثی مدارس کو بند کیا، اسلامی یونیورسٹیوں کی قیمت وحیثیت گھٹادی، اس کے فارغین سے بے توجہی برتی اور ممتاز طلباء کو اپنی یونیورسٹیوں میں بھیجا تا کہ وہ پڑھ کر مغرب کی تہذیب

وافکار کی اپنے معاشرہ اور تہذیب میں ترویج کریں، اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آج تقریبا ایک صدی گزرنے کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ملک میں قائم ادارے اور ہمارے طلباء جو ہمارے مستقبل ہیں مغربی تہذیب کا درس لیتے ہیں اور حکومت، معاشیات، معاشرت، تاریخ اور کائنات وحیات میں انسانی وجود کی تشریح میں انکے نظریات پڑھتے ہیں، جبکہ مغرب کے قائدین نے کئی مرتبہ صراحت کے ساتھ کہہ دیا ہے کہ ہمارا اعتماد فوجوں سے زیادہ ہمارے اداروں پر ہے۔

ترکی کی رفاہ پارٹی کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر نجم الدین اربکان نے یوم آزادی کے موقع پر کہا تھا کہ ''ہماری قوم نے یونان کے لشکروں کو شکست دی اور انکو ہمارے ملک سے نکال دیا، ہم ہر سال آزادی کا جشن مناتے ہیں لیکن ہمارے لیے اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ یونانی لشکر تو نکل گیا لیکن ہمارے طلباء اب تک یونیورسٹیوں میں ان کے افکار وخیالات اور تہذیب کو سب سے عظیم اور ترقی یافتہ سمجھ کر پڑھتے ہیں، امت کو اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ حقیقی آزادی ان کے لشکر کے ساتھ ان کے افکار وخیالات اور تہذیب کے نکلنے سے حاصل ہوگی''۔

اقتصادی اعتبار سے

مذکورہ طرز سے ہی ہم اپنے اقتصادی حالات کا جائزہ لے سکتے ہیں کہ کس طرح انہوں نے معاشیات کو ہمارے منافع ومفادات سے ہٹا کر اپنے منافع ومفادات سے قریب کیا ہے، ہمارے چاہنے یا نہ چاہنے کے باوجود عالمی استعماری نظام کی تیاری میں ان ہی امور سے مدد اور طاقت فراہم کی جاتی ہے، تیسری دنیا کے قرض اور اسکو ادا کرنے کی عدم استطاعت یہاں تک کہ اس کے سود کو ادا کرنے کی عدم طاقت بھی جدید استعماری نظام کی ان تمام ملکوں کو اپنے چنگل میں جکڑے رہنے کی ایک چال ہے اور تیسری دنیا کے خزانے بھی ان کے پاس صرف محفوظ امانت کی شکل میں مندرج ہیں

بلکہ قائدین (استعماری ممالک) ان کے اپنے گمان کے مطابق ان خزانوں کو استعمال کرنے کے زیادہ مستحق ہیں۔

یہاں تک کہ تیسری دنیا کے استراتیجی خزانے مثلاً گیس اور پٹرول وغیرہ کو بھی استعمال کرنے اور اس کے ذریعہ اپنی مالداری میں اضافہ کرنے کا بھی حق پہلی دنیا ہی کا ہے، اس کے حقیقی مالک کو اس کی نگرانی کی تنخواہ اور اس کی قیمت کا کچھ حصہ بھی نہیں دیا جاتا، گلوبلائزیشن کی وجہ سے اس معاملہ کی سنگینی میں اور اضافہ ہوگیا ہے جس سے دنیا شطرنج کا ایسا مہرہ بن گئی ہے جس سے سردار امریکہ کھیل رہا ہے۔

اجتماعی اعتبار سے

اسی طرح ہمارے معاشرتی حالات ہیں، اس میں بھی خصوصاً عورت کا مسئلہ بڑا اہم ہے، مغرب والوں کی پوری کوشش ہے کہ عورت کو اس کی فطرت سے بغاوت پر آمادہ کردیا جائے اور اس پر بوجھ ڈالا جائے، بڑی افسوس کی بات ہے کہ بہت سے ملکوں میں مسلمان مغرب کے پیچھے چلنے لگے ہیں اور اپنی معاشرتی زندگی میں ہر اعتبار سے ان کی تقلید کررہے ہیں۔

اس صورت حال میں کون تبدیلی لاسکتا ہے؟

ہماری زندگی کے صرف ان ہی پہلوؤں میں تبدیلی نہیں آئی ہے، بلکہ امت اپنے دین سے متنفر ہورہی ہے، اس کے اخلاق میں گراوٹ آرہی ہے اور امت دوسروں میں اپنے لیے نمونہ تلاش کررہی ہے، اپنی زندگی کے تمام میدانوں میں شکست کھانے کے ساتھ ساتھ امت اندر سے بھی شکست خوردہ اور کمزور ہوچکی ہے، ممتاز اسلامی حیثیت مسخ ہوکر رہ گئی ہے، اب ضرورت ایسے افراد کی ہے جو اس میں تبدیلی لاکر از سرنو تعمیر کا کام کرسکیں۔

خلاصہ کلام

امت مسلمہ کے مسائل

☆ اہل کنیسہ اور بیداری کے قائدین کے درمیان کشمکش مغرب میں لادینیت کے وجود کا سبب ہے۔

☆ مغربی تہذیب کا رخ متعین کرنے میں اس مسئلہ نے دوررس اثرات مرتب کئے ہیں، اس نے دین کو فرد اور اس کے رب کے درمیان کے تعلق میں محدود کر دیا ہے اور ایک ملحدانہ مادی تہذیب کی بنیاد ڈالی ہے اور بہت سارے اخلاق و مبادی اور اقدار کو ختم کر دیا ہے۔

☆ یورپ کی مشنری اپنے ساتھ مغربی تہذیب کو اسی دن لے آئی ہے جب سے ان کی فوجیں امت اسلامیہ پر قابض ہوگئیں، امت کی اصلیت کو ختم کرنے کے لیے فوج کے ساتھ منصوبہ بندی، تعلیم، قانون اور مشنری کے ماہرین شریک ہوئے۔

اسلامی ممالک پر استعمار کے اثرات

۱۔ سیاسی: ☆ گروہ بندی ☆ لادینیت
☆ نسل پرستی ☆ جمہوریت

۲۔ قانونی: ☆ اسلامی قوانین کے بدلے مغربی قوانین کا نفاذ

۳۔ تہذیبی: ☆ مدارس اور اسلامی یونیورسٹیوں سے پنچہ آزمائی
☆ اسلامی نصاب کی مغربی نصاب میں تبدیلی

☆ مغربی یونیورسٹیوں میں ممتاز طلباء کی مغربی تہذیب کے مبلغین کی حیثیت سے تیاری

۴۔اقتصادی: ☆ امت کے خزانوں پر قبضہ اوران کو آخری حد تک چوسنا

☆ تیسری دنیا پر قرضوں کا بوجھ

☆ ٹیکنالوجی کو تیسری دنیا سے دور رکھنا

☆ گلوبلائزیشن اور عالمی کمپنیوں کا قوموں کی صلاحیتوں پر قبضہ

۵۔معاشرتی: ☆ مرد اور عورت کے درمیان کشمکش پیدا کرنا

دوسری فصل

عمل طلابی کے ذریعہ صورت حال میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے

معاشرے متحرک انسان، آس پاس کے ماحول اور مستحکم عادات واقدار سے وجود میں آتے ہیں، جب کبھی یہ عناصر ہم آہنگ ہوتے ہیں اور ان میں توازن پیدا ہوجاتا ہے اس وقت معاشرہ میں استحکام اور پختگی آتی ہے، اگر ایک طرف ہر معاشرہ کا سنگ بنیاد انسان ہے تو دوسری طرف طالب علم معاشرہ کی دوسری اکائیوں کے مقابلہ میں زیادہ مفید، مؤثر، زندگی سے بھرپور اور علم سے لیس ہوتا ہے، اس کی عملی تحریک سے جہاں سوسائٹیوں میں بیداری اور تازگی آتی ہے، وہیں طالب علم کی غفلت اور فرائض سے کوتاہی معاشرہ پر اثر انداز ہوتی ہے اور جمود طاری کردیتی ہے۔

اسی وجہ سے معاشرہ نے طالب علم کو اہمیت دی ہے اور اس کے لیے ایسے تعلیمی گہوارے بنائے ہیں جو اس کو علم سے مالا مال کرتے ہیں اور ایسے اساتذہ فراہم کئے ہیں جو اس کی تعلیمی نگرانی کرتے ہیں اور ایسے مربی متعین کئے ہیں جو عقائد کی بنیاد پر اس کی بہترین تربیت کا کام انجام دیتے ہیں، ذاتی تربیت جس میں شخصی، جسمانی، عقلی، روحانی، جذباتی اور نفسیاتی تعمیر پر توجہ دی جاتی ہے اور اجتماعی تربیت جس میں معاشرہ، وطن، قوم اور دین کی قدروں اور روایات پر توجہ دی جاتی ہے۔

جس طرح معاشرہ اپنی اولاد (طلباء) کے لیے اپنی ہر چیز قربان کردیتا ہے اسی

طرح طالب علم پر ضروری ہے (جب وہ کچھ دینے کی عمر میں پہونچ جائے) کہ وہ اپنے معاشرے کو اپنے سرمایہ علم وفکر سے فائدہ پہنچائے یہاں تک کہ طالب علم معاشرہ کو بلندی کی انتہاء تک پہونچائے اور معاشرہ طالب علم پر فخر محسوس کرے۔

لیکن صرف طالب علم ہی اپنی قوم کی ترقی اور بیداری کے لیے یہ بوجھ کیوں برداشت کرے؟

مندرجہ ذیل اسباب کی بناء پر طالب علم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے:

پہلا سبب: نوجوانوں کی قابلیت وصلاحیت

پہلا سبب یہ ہے کہ عمل طلابی کی بنیاد نوجوانوں پر ہے اور نوجوان ہی ہر قوم کے سرخیل ہوتے ہیں اور مختلف میدانوں میں بہترین رول ادا کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

- آزادی کے میدان میں نوجوان ہی طاقت وعزیمت، حوصلہ وہمت اور صبر و ثبات کا پیکر ہوتے ہیں، ان ہی کے ذریعہ امت اپنے دشمنوں پر قابو پاتی ہے اور اپنے شرف وعزت کا جھنڈا بلند کرتی ہے۔
- فکر وعمل کے میدان میں نوجوان ہی تحقیق، درس وتدریس اور علم وفکر پر قدرت رکھنے والے مضبوط خلیات (پاور فل سیلس) ہوتے ہیں، اسی طرح وہ تجدید پر قادر نوجوان ہوتے ہیں کیونکہ ہری جھنڈی ابھی مرجھائی ہوئی نہیں ہوتی ہے اور اس کی پختگی اور مضبوطی میں افکار وخیالات کے امتزاج کے لیے اثر لینے اور اثر ڈالنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

● ایمان وعمل کو منطبق کرنے کے میدان میں:

شکست خوردہ ایمان کی کوئی عملی قیمت نہیں ہوتی جس کے لیے خیر وفلاح کا سرچشمہ خشک ہوگیا ہو اور اس کے نتیجہ میں کمزور ہو چکا ہو بلکہ اصل قیمت نوجوانوں کے

ایمان کی ہے جو پوشیدہ طاقت اور خوابیدہ قوت کو تحریکی قوت وطاقت میں تبدیل کر دیتے ہیں جس سے قوم کی از سر نو تعمیر ہوتی ہے اور اس کی قدریں بلند ہوتی ہیں۔

● **تغیر وتبدیلی کے میدان میں:**

نوجوان ہی اسکا ہراول دستہ اور تبدیلی کا ذریعہ ہیں، اللہ تعالی اس وقت تک کسی قوم میں تبدیلی نہیں لاتے جب تک وہ اپنے اندر تبدیلی نہ لے آئیں، جب دل بلند اور عظیم ہوتے ہیں تو تبدیلی بھی طاقتور اور فیصلہ کن ہوتی ہے۔

دوسرا سبب: گروہ بندی اور تفرقہ کے بغیر عطا وافادہ

طلباء کا یہ قافلہ جو اپنے عقل وشعور میں ماضی کے پڑھے ہوئے تجربات کے ذریعہ وسعت پیدا کرتے ہیں، حال کے میدانوں کے ذریعہ اس میں ترقی دینے کی کوشش کرتے ہیں اور مستقبل کے میدانوں کے ذریعہ اس کے عظیم اور بلند ہونے کی توقع رکھتے ہیں، مثبت کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور اس کی صف یا اس کی فکر میں تفریق ڈالنے والی ہر چیز سے دور بھاگتے ہیں۔

تیسرا سبب: کوشش، محنت اور جہد مسلسل

آج قومیں علم وفکر اور اقدار واخلاق کے میدان میں مسابقت کا منظر پیش کر رہی ہیں، ہر مقابلہ کا ایک میدان ہوتا ہے اور ہر میدان کے مخصوص افراد ہوتے ہیں، اپنی قوم کے مسائل کے تئیں فکرمند اور گذشتہ وموجودہ تہذیبوں کے اسباب ووسائل کو تنقیدی اور تحقیقی نگاہوں سے پڑھنے والے مہذب نوجوان مختلف عمیق فکر وعلم اور ثقافت وتہذیب کے زیور سے عاری لوگوں کے مقابلہ میں عقائدی، فکری اور علمی میدانوں کو سر کرنے کی زیادہ قدرت وصلاحیت رکھتے ہیں۔

چوتھا سبب: عورت اور مرد

عورت کا مسئلہ معاشرہ کو درپیش اہم مسائل میں سے ہے، طلباء کے نزدیک یہ جذباتی معرکہ وسیع اور ہر جگہ کا موضوع بحث بن گیا ہے، عورتیں مردوں ہی کی طرح مسئول ہوتی ہیں، بلند اخلاق اور فضائل کے میدان میں مردوں ہی کی طرح عورتوں کے کچھ حقوق اور ذمہ داریاں ہوتی ہیں، اہم کاموں کی انجام دہی میں وہ دونوں مؤثر فریق ہوتے ہیں۔

پانچواں سبب: جبر واستبداد سے خالی شورائی نظام

شوری اور آزادی شرائع وادیان میں مذکورہ قیمتی چیزوں میں سے ہیں اور توحید کی گواہی انسان کی آزادی اور شرافت کے اعلان کی بنیاد ہے، کوئی بھی تحریک جس کی کوئی بھی شان ہو یا نام، زمانہ قدیم میں ہو یا عہد حاضر میں، اگر وہ شوری یا آزادی سے لاپرواہی برتتی ہے تو وہ دوسروں کا استحصال کرتی ہے، بہت سے لوگ اس بات کو نہیں جانتے اور وہ خودمختار عادل شخص اور آمرانہ نظام کا مطالبہ کرتے ہیں، لیکن ذہن حاضر رکھنے والے نوجوان شوری اور آزادی کی اہمیت کو جانتے ہیں اور اسی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

چھٹا سبب: وہ بالفعل ذی علم ہوتے ہیں

تنگ دائروں کے شکار زمین، رنگ یا زبان کی طرف نسبت کئے جانے والے زمانے میں ہم صرف طلباء ہی کو اس آلودگی سے پاک وصاف پاتے ہیں۔

پڑھائی کے میدان میں طلباء مختلف ملکوں سے جمع ہوتے ہیں، وہ عقیدہ، رفاقت اور قومی مفادات کی بنیاد پر جمع ہوتے ہیں، ان میں ایک دوسرے کو سمجھنے، ملاقات کرنے اور تبادلہ خیالات کرنے کا ملکہ ہوتا ہے۔

ان اسباب اور ان کے علاوہ دوسرے اسباب کی بناء پر ہم عمل طلابی کے دائرہ میں طالب علم کو دیکھتے ہیں کہ وہ اللہ اور قوم کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں کو انجام دینے کے لیے آگے بڑھنے اور اقدام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، کسی کے مقابلہ میں نہیں آتا اور کسی کے لیے چیلنج نہیں بنتا بلکہ تمام عاملین کے ساتھ حقیقی تربیتی مراکز میں مکمل تربیت حاصل کرتا ہے۔

لیکن عمل طلابی ہے کیا چیز؟

طالب علم وہ نوجوان مرد یا عورت ہے جو مدرسہ، یونیورسٹی اور فنی و علمی درس گاہوں میں علوم و معارف سے سیراب ہوتا ہے، وہ دن کے اکثر اوقات اپنے رفیقوں کے ساتھ گزارتا ہے اور یہ مدت اس کے تعلیمی مرحلہ کے اعتبار سے طویل یا کم ہوتی ہے، جب طالب علم یا طالبہ اپنے ساتھیوں جو علم حاصل کرنے اور اپنی شخصیت بنانے، معاشرہ کے مسائل پر توجہ دینے، اس کے لیے قربانی دینے، اس کو فائدہ پہنچانے اور محنت و کوشش کرنے کی عمر میں ہوتے ہیں کی ایک بڑی تعداد کے ساتھ ملتے ہیں اور یہ گروہ ایک ہی کام کے لیے حرکت کرتا ہے تو اس حرکت کو ''عمل طلابی'' کہا جاتا ہے، جس عمل طلابی کا وجود مکتب، مدرسہ، ڈگری کلاسس، یونیورسٹی اور کالج اور یونیورسٹی سطح کی تنظیموں سے ہے وہ مہذب معاشرہ کی کڑیوں میں سے پہلی کڑی ہے، اس کے بعد پیشہ وارانہ جماعتوں کی کڑی آتی ہے جو اختصاص کے میدانوں میں طالب علم کے کاموں کو ترقی دیتی ہیں، اس کے بعد سیاسی جماعتوں کا نمبر آتا ہے جو آزادی اور جمہوری ماحول کی حفاظت کی ذمہ دار ہے، یہی آخری کڑی ہے جو مہذب معاشرہ کو صاف ستھری بنیادوں پر تشکیل دیتی ہے جس سے قوم دوسری قوموں کے درمیان بلند مقام حاصل کر سکتی ہے۔

خلاصہ کلام

عمل طلابی کے ذریعہ معاشرہ کی از سرنو تعمیر ہوسکتی ہے

- انسان معاشرہ کا بنیادی سنگ ہے اور طلباء زیادہ مؤثر اور فائدہ پہنچانے والے ہوتے ہیں۔
- معاشرہ نے طالب علم کو اہمیت دی ہے، اسی وجہ سے اس کے لیے تربیتی، تعلیمی اور تعمیری وسائل فراہم کئے جاتے ہیں۔
- اسی طرح معاشرہ اپنی اولاد (طلباء) کے لیے اپنے تمام خزانوں کی قربانی پیش کرتا ہے، اس لیے طالب علم پر ضروری ہے کہ وہ اپنی قوم کو اپنے سرمایہ علم وفکر سے فائدہ پہنچائے۔

طالب علم ہی قوم کی بیداری کا بوجھ کیوں اٹھاتا ہے؟

۱۔ نوجوانوں کی طاقت:

○عزیمت ○ہمت ○صبر ○نتائج کو اخذ کرنے کی صلاحیت ○علم
○اساسیات ومبادی پر یقین ○ان مبادی کا انطباق ○تجدید پر قدرت
○تبدیل ہونے اور تبدیلی لانے کی استعداد

۲۔ گروہ بندی کے بغیر فائدہ پہنچانا:

مثبت امور میں مشغولیت اور تفرقہ بازی اور گروہ بندی سے اجتناب واحتراز

۳۔ عملی قوم:

علم ومعرفت سے لیس اور ہر عملی چیز کی طرف میلان ودلچسپی

۴۔ عورت اور مرد:

عورتیں مردوں کی طرح ہی ہوتی ہیں، دونوں کے کچھ حقوق اور ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔

۵۔ جبر واستبداد سے پاک شورائی نظام:

شوری اور آزادی کی اہمیت کا ادراک اور اس کا دفاع

۶۔ بالفعل عالم ہوتے ہیں:

تفریق کرنے والی نسل پرستی کی آلودگی سے دور اور مشترکہ مقاصد، مبادیات اور اقدار کے لیے متحد

عمل طلابی ان طلباء اور طالبات پر مشتمل انسانی گروہ ہوتا ہے
جو اپنی قوم کی بیداری کے لیے ایک ہی کام کی طرف حرکت کرتا ہے

عمل طلابی معاشرہ کی کڑیوں میں سب سے پہلی کڑی ہے
اس کے بعد پیشہ وارانہ پھر سیاسی جماعتوں کا نمبر آتا ہے

تیسری فصل

عمل طلابی کی پالیسیاں

عام پالیسیوں سے ہماری مراد وہ وسیع راستے ہیں جن کو عمل طلابی اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اختیار کرتا ہے، دنیا کے گوشہ گوشہ میں علمی میدانوں میں پایا جانے والا عمل طلابی دوسروں کے ساتھ پیش آنے میں بڑی حکمت عملی کا محتاج ہوتا ہے، علاقائی اور عالمی مناسب حالات کے لیے عمل طلابی کے گھیراؤ واستیعاب کی مقدار کی تعیین، معاملات کو انجام دینے میں حکمت، انتاجی اور پرسکون مثبت کاموں پر توجہ اور اپنے مقاصد کو پورا کرنے اور بہت سی رکاوٹوں اور دشواریوں کو دور کرنے کی قدرت و صلاحیت کی اس کو ضرورت ہوتی ہے۔

عقیدہ: امت کا عقیدہ اور اس کے اقدار ہی ہدایت اور رہنمائی کے سرچشمے ہیں۔

آزادی: عمل طلابی آزاد کام ہے، اس میں طالب علم/ طالبہ اپنا رول مکمل طور پر پوری آزادی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور کسی کے لیے اس کے اور اس کے حق کے درمیان رکاوٹ بننے کا کوئی حق اور جواز نہیں ہوتا۔

وحدت: عمل طلابی اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرتا ہے، تفریق نہیں کرتا، پالیسیوں کو قریب کرتا ہے، افکار میں پختگی لاتا ہے اور مشترک مقاصد کی طرف پیش رفت کی کوششوں میں اتحاد پیدا کرتا ہے۔

تعمیر: عمل طلابی تعمیری کام ہے، یہ صالح معاشرتی تعمیر میں استعمال ہونے والی مستحکم اینٹ کے مانند طالب علم/ طالبہ کی روحانی، فکری، علمی، اجتماعی و معاشرتی اور جسمانی تعمیر کی

کوشش کرتا ہے۔

شوری: جمہوریت اور شوری ہی فیصلہ کرنے کے لیے صحیح وسیلہ اور ذریعہ ہے۔

اخلاقیات: عمل طلابی اخلاقی اصول اور پختہ سلوک کے اصولوں کا پابند ہے۔

آپسی تبادلہ خیالات، نہ کہ سختی: آپسی گفتگو اور تبادلہ خیالات ہی بہترین طریقہ ہے نہ کہ جھگڑا اور سخت کلامی، اس سے تبدیلی بہترین طریقہ سے انجام پاتی ہے اور کوئی بڑا نقصان بھی نہیں ہوتا۔

علانیہ: عمل طلابی علانیہ کام ہے، خفیہ سرگرمیوں سے اجتناب کرتا ہے۔

بے تکلفی: عمل طلابی بے تکلف کام ہے، تمام افراد کے ساتھ تعلقات رکھتا ہے اور تفریق کرنے والی نسل پرستی اور تنگ نظر گروہ بندی سے مکمل طور پر احتراز کرتا ہے۔

قیادت: عمل طلابی قائدانہ رول ادا کرنے کا نام ہے، وہ بحیثیت علم بردار تمام میدانوں میں دوسروں کی قیادت کرتا ہے۔

تنظیم: عمل طلابی صحیح منصوبہ بندی اور صحیح عملی تربیت پر قائم اداروں کے ذریعہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔

اولیت: عمل طلابی میں الاھم فالاھم کو انجام دینے کے لیے اولیات کے نظام کے مطابق کام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

وطن پرستی: عمل طلابی شریف ملکی کام ہے، اس سے امت کے ثابت شدہ امور واقدار اور حقوق کی حفاظت ومدافعت ہوتی ہے۔

عالمی: عمل طلابی حقیقی عالمی کام ہے، دنیا میں پائے جانے والے طلباء کے گروہوں کے ساتھ اس بنیاد پر تعلق رکھتا ہے کہ ہر ایک کے اپنے حالات ہوتے ہیں اور سب کے مقاصد مشترک ہوتے ہیں۔

انسانیت: عمل طلابی وسیع انسانی کام ہے، انسانی حقوق کی مدافعت کرتا ہے چاہے انسان کسی بھی جنس، دین یا فکر کا ہو، آزادی اور انصاف کا خیر مقدم کرتا ہے اور ہر جگہ پائے جانے والے مظلوم افراد کی مدد کرتا ہے۔

خلاصہ کلام

عمل طلابی کی پالیسیاں

- عقیدہ
- آزادی
- وحدت
- تعمیر
- شوریٰ
- اخلاق
- باہمی گفتگو
- علانیہ کام
- بے تکلفی
- قیادت
- تنظیم وترتیب
- اولیت
- وطنیت
- عالمی
- انسانی

چوتھی فصل

عمل طلابی کے مقاصد اور وسائل

عمل طلابی کے مقاصد

۱۔ طالب علم کی تیاری

◎ طالب علم کو اعتقادی، فکری، جسمانی، روحانی اور علمی طور پر تیار کرنا جس سے وہ امت کے بوجھ اٹھانے اور اس کو ایک مناسب معیار تک ترقی دینے کی صلاحیت کا مالک بن جائے۔

◎ طالبہ کو طالب علم کے ساتھ معاشرہ کا ایک بنیادی جزء ہونے کی وجہ سے تیار کرنا کیونکہ عورتیں مردوں ہی کی طرح مسئول ہیں۔

◎ اختصاصی جماعتوں، پارٹیوں اور سیاسی قیادت کی تیاری جس سے امت کی ترقی اور اس کے معیار کو بلند کرنے میں مدد ملے۔

● نوجوانوں کی صلاحیتوں کا استعمال، ان کی صلاحیتوں کا انکشاف اور انکو ترقی دینا۔

● ممتاز نوجوانوں پر توجہ، برتری حاصل کرنے والے اور اختراعی صلاحیت رکھنے والے نوجوانوں کی ہمت افزائی۔

۲۔ طلباء کے مطالبات کو پورا کرنا اور انکا تعاون کرنا

◎ طلباء کے مطالبات اور آراء کو اپنانا اور ان کے حقوق کا دفاع کرنا۔

◎ طلباء کے معاشرہ پر مادی، علمی، معاشرتی، فکری اور جسمانی اعتبار سے توجہ دینا۔

۳۔ تعلیمی اداروں پر توجہ

◎ سرکاری، خانگی اور اجنبی یونیورسٹیوں کے حالات کی اصلاح کرنا جس سے وہ معاشرہ میں تعمیر کا وسیلہ بن جائیں نہ کہ تخریب کا

◎ مدرس کے ساتھ گھل مل جانا، اس کی قدر کرنا، اس سے استفادہ کرنا، اس کے سامنے خیر خواہی اور مشورہ کا اظہار کرنا اور علمی، تعلیمی اور تربیتی ذمہ داری کو ادا کرنے میں اس کی مدد کرنا۔

◎ نصاب تعلیم پر توجہ دینا اور منفی افکار سے اس کو پاک کرنا۔

◎ یونیورسٹی لیول کی کتابوں کی اصلاح کرنا، اس کی فراہمی اور اس پر توجہ۔

◎ اعلیٰ تعلیم پر توجہ دینا اور علمی تحقیقات کی ہمت افزائی کرنا۔

◎ وزارت تعلیم وتربیت، یونیورسٹیوں کے ذمہ داران، تدریسی عملہ اور معلمین کی تنظیموں کے ساتھ تعاون کرنا۔

۴۔ امت کے تشخص کی حفاظت اور اس کے مسائل کا دفاع

◎ ملکی جذبہ کو فروغ دینا اور امت سے اپنی نسبت قائم رکھنا۔

◎ امت کے دین، اس کی زبان، وراثت اور اقدار کا تحفظ۔

◎ امت کے مسائل سے وابستگی اور ہم آہنگی، فکری، اقتصادی اور عسکری حملوں کا مقابلہ۔

◎ بلند قدروں کو پھیلانا، فتنہ وفساد کا مقابلہ اور ان چیزوں پر توجہ دینے والے اداروں کے ساتھ تعاون کرنا۔

◎ صحیح نظریات اور افکار کو متحد کرنے کی کوشش کرنا، جمہوری اور شورائی قدروں کو مضبوط کرنا اور عام آزادی کی حفاظت۔

◎ طلباء کی جماعتوں کے درمیان برادرانہ روابط کو تعلقات میں پختگی لانا، دنیا میں پائے جانے والے منصفانہ مسائل اور امن وسلامتی کا تعاون۔

خلاصہ کلام

عمل طلابی کے مقاصد

- ❑ طالب علم اور طالبہ کو تیار کرنا
- ❑ طلباء کے مطالبات کی خدمت اور مدد
- ❑ امت کے تشخص کی حفاظت
- ❑ تعلیمی اداروں پر توجہ
- ❑ انصاف کا تعاون

عمل طلابی کے وسائل

عمل طلابی ان تمام ممکنہ قانونی وسائل کو اختیار کرتا ہے جن سے اس کے مقاصد پورے ہوتے ہیں:

۱- طالب علم کی تیاری

طالب اپنی تہذیب، علوم اور تربیت کو مندرجہ ذیل چیزوں سے مکمل کرتا ہے:

- عام دروس اور محاضرات
- علمی اور تربیتی حلقے
- کتاب، محاضرہ، نشریات، تربیتی کورس، سفر، فوجی کیمپ، ڈرامہ اور ورزش کے ذریعہ احساس، شعور اور بیداری کی اشاعت
- طلباء، طالبات، اساتذہ اور دوسرے اسٹاف کے درمیان مشترکہ تربیت کی کوشش، معاشرہ کی مناسب ترقی اس کے افراد کی فکر اور تربیت کو پھیلانے سے ہوتی ہے۔
- بامقصد کتابوں کی نشر واشاعت جس سے اعتقادی، سیاسی، اقتصادی، معاشرتی اور علمی پہلوؤں میں صحیح فکر ڈھالی جاسکے اور اس کے حصول کو عام طلباء کے لیے آسان بنایا جائے۔
- علمی مجالس اور محاضرات کا اہتمام کرنا جس میں طلباء اور امت کے منصفانہ مسائل پیش کیے جائیں۔

۲- طلباء کا معاشرہ

طلباء کا معاشرہ یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے تمام طلباء، تدریسی عملہ اور اس میدان میں کام کرنے والے اور اس پر توجہ دینے والے تمام افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔

مادی:

- مفت تعلیم کی سہولت فراہم کرنا
- علمی اعتبار سے ممتاز طلباء پر توجہ
- درسی کتابوں کی فراہمی
- طلباء اور طالبات کو ہاسٹل کی فراہمی
- طلباء کی ضرورتوں کو پورا کرنے والے اسلامی اوقاف کا قیام

علمی:

- علمی اور اختصاصی روابط وتعلقات پیدا کرنا جس سے علمی معیار بلند ہو۔
- علمی مجلات ورسائل جن کی تحریر میں طلباء متخصص اساتذہ کی نگرانی میں حصہ لیں۔
- تمام میدانوں میں معاشرہ کی علمی ضرورتوں سے اعلیٰ تعلیم کا تعلق پیدا کرنا۔
- عام لائبریریوں کا قیام جس سے طالب علم کو بحث وتحقیق اور معلومات کی فراہمی میں مدد مل سکے۔

معاشرتی:

- کالجس اور یونیورسٹیوں کی سطح پر طلباء کی تنظیموں اور انجمنوں کی تشکیل جو یونیورسٹی میں اور اس سے باہر طلباء کی نمائندگی کرے اور یونیورسٹی کی انتظامیہ کے سامنے ان کے مفادات کا دفاع کرے۔
- یہ انجمنیں اداروں کے طویل سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو سلسلہ طلباء سے شروع ہوکر

وظیفہ یاب جماعتوں سے گزرتے ہوئے حکومت اور پارلیمنٹ کے اداروں پر ختم ہوتا ہے، یہ معاشرہ کی خدمت میں تحریک کی ابتداء ہے۔

عالمی:

◎ ملک کے مختلف علاقوں اور دوسرے ممالک کے طلباء وطالبات پر مشتمل یونیورسٹیاں رنگ، زبان، جنس یا دین پر قائم تعصبات کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور دنیا کے کسی بھی علاقہ میں پائے جانے والے انسان کے حقوق کے سلسلہ میں ایک دوسرے کی مدد کرسکتی ہیں، یہ کام صرف علاقائی مفادات کی وجہ سے نہیں کرتے بلکہ انسانیت کی وجہ سے کرتے ہیں، عمل طلابی پر ضروری ہے کہ اس کے طلباء کی خارجی انجمنوں کے ساتھ بھی تعلقات ہوں تاکہ عالمیت کے معنی کی تکمیل ہو۔

◎ عام پالیسیوں کی تیاری جن سے انسانی حقوق، قوموں کے درمیان تفاہم اور باہم تبادلہ خیالات اور اقلیات کی ان کے حقوق کو حاصل کرنے میں مدد کرنے کی تائید ہوتی ہو۔

◎ دنیا کے ہر گوشہ میں کسی بھی انسانی کام کو مادی تعاون فراہم کرنا۔

◎ طلباء کی عالمی تنظیموں کی تشکیل، ان میں شرکت اور انکو فعال بنانا۔

۳- مدرس

مدرس کی علمی، تحقیقی، تربیتی اور انتظامی بہت ساری ذمہ داریاں ہوتی ہیں اس لیے ضروری ہے کہ

◎ باصلاحیت اور اہل مدرس کے انتخاب کا اہتمام کیا جائے۔

◎ تدریسی پیشہ سے منسلک ہونے کے لیے ممتاز طلباء کی ہمت افزائی کی جائے۔

◎ طالب علم اور مدرس کے درمیان مودت ومحبت کو پائیدار بنانے کی کوشش کی جائے، یہی تعلق طالب علم کے استفادہ اور مدرس کی صلاحیتوں کے نکھرنے کی بنیاد ہے۔

◎ تدریسی عملہ کی ایسوسی ایشن، طلباء کی تنظیمیں، یونیورسٹی کیمپس یا علمی مجالس طلباء

کے مدرسین کے ساتھ تعلقات کی استواری کی مناسب جگہیں شمار کی جاتی ہیں۔

۴- کتاب

◎ یونیورسٹی کی کتابوں کی تیاری کی کوشش جو اپنے مضمون کے اعتبار سے طاقتور اور امت کے اقدار و قیم کے ساتھ ہم آہنگ ہو اور ان سے اصلاح کے میدان میں یونیورسٹی کے مقاصد کی تکمیل بھی ہو۔

خالص علمی کتابوں کا مسئلہ نسبتاً کم دشوار ہوتا ہے لیکن انسانی علوم میں اس کی پیچیدگی اور صعوبت زیادہ بڑھ جاتی ہے جس کا تعلق شخصیت اور اس کی نفسیات اور اس کے عقل و اعتقاد کے ساتھ ہوتا ہے۔

◎ خالص اختصاصی علمی سیمناروں کے انعقاد کا اہتمام کرنا جن سے مطلوبہ تحقیقاتی کاموں میں مدد ملتی ہے۔

۵- یونیورسٹیاں

یونیورسٹی کے مدرسین، پروگراموں اور کتابوں کو ترقی دینے کی کوشش کرنا جس سے یونیورسٹیاں امت کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

دوسرے وسائل

ان کے علاوہ بہت سے دوسرے وسائل بھی ہیں جنکی طلاب علم کو اپنی تعلیم کے دوران ضرورت پڑتی ہے جو اس کے سوچ کے انداز، سلوک کی درستگی اور اس کی صلاحیتوں کو ترقی دینے میں مدد کرتے ہیں، ہم ان میں سے بعض کو بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

خلاصہ کلام

عمل طلابی کے وسائل

- ❑ دروس ومحاضرات
- ❑ علمی حلقے
- ❑ تربیتی حلقے
- ❑ بامقصد کتابیں
- ❑ مجالس ومحاضرات
- ❑ علمی تعلقات وروابط
- ❑ ممتاز طلباء سے تعلقات
- ❑ مجلّات ورسائل
- ❑ عام لائبریریاں
- ❑ طلباء کے ادارے
- ❑ اعلیٰ تعلیم
- ❑ عالمی تعلقات
- ❑ یونیورسٹی کی کتابوں کا تعاون
- ❑ یونیورسٹیوں کی ترقی

عمل طلابی کے اہم وسائل

﴿۱﴾ طلباء کے سیمنار

یہ عمل طلابی کے اہم وسائل میں سے ہے، اس کے ذریعہ عمل طلابی کے منصوبوں کا معائنہ کیا جاسکتا ہے، اس کی حکمت عملی متعین اور دوسروں سے تعلقات کو استوار کیا جاسکتا ہے۔

طلباء کے سیمنار دوسرے سیمناروں کے مقابلہ میں مندرجہ ذیل سرگرمیوں کی وجہ سے ممتاز ہوتے ہیں:

۱۔ طلباء اور طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات کے مواقع فراہم ہوتے ہیں چاہے وہ مختلف کالجس یا یونیورسٹیوں کے ہوں یا مختلف ملکوں اور علاقوں کے ہوں تاکہ تجربات کا تبادلہ، تعلقات کی استواری اور اس میں پائیداری ہو۔

۲۔ اس میں عمل طلابی کے ذمہ داران علاقائی، ملکی اور عالمی کاموں کی تفصیلات کے ساتھ جمع ہوتے ہیں اور اس میں شریک افراد کے افکار وخیالات اور آراء ومشوروں کی تلاش میں رہتے ہیں۔

۳۔ یہ سیمنار طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں کے افکار ونظریات میں

اتحاد پیدا کرنے والے اہم وسائل میں سے ہیں۔

۴۔ اس دوران عمل طلابی کی عام حکمت عملی کو مرتب کیا جاتا ہے اور نئے وجود میں آنے والی چیزوں کی روشنی میں انکا معائنہ کیا جاتا ہے۔

۵۔ طلباء کے مسائل کے سلسلہ میں تبادلہ خیالات کئے جاتے ہیں اور ان کی مشکلات کو حل کیا جاتا ہے۔

سیمنار کی قسمیں :

ا۔ مقامی سیمنار

اس کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ کسی ادارے یا طلباء کی کسی خاص انجمن کا سیمنار، اس کی تیاری میں مندرجہ ذیل چیزوں کو ملحوظ رکھنا چاہئے:

- کالجس اور یونیورسٹیوں کی انتظامیہ اور تدریسی عملہ کو اس میں شرکت کی دعوت دینا۔
- دوسرے اداروں کو شرکت کی دعوت دینا۔
- ملک کے تعلیمی ذمہ داران کو مدعو کرنا۔
- تیار کردہ منصوبوں کی روشنی میں عام رول یا افراد کے رول کے اعتبار سے سابقہ زمانوں کے تجزیہ کا بہترین موقع فراہم کرنا۔
- آئندہ کا لائحہ عمل تیار کرنا اور اہم امور کی از سر نو تعیین کرنا۔
- نئے طلباء کو موقع دیکر انتظامی کمیٹی کا انتخاب۔

۲۔ عام اجتماعات جس میں اس میدان (طلباء اور نوجوانوں کی جماعتوں اور اداروں) میں کام کرنے والوں کو جمع کیا جاتا ہے، اس کے لیے مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

❖ سیمنار کی سرگرمیوں میں شرکت کی ہر جماعت کو دعوت دینا۔
❖ سیمنار کی نگرانی کے لیے انتظامی کمیٹی کی تشکیل جس میں تمام تنظیموں اور اداروں کی نمائندگی ہو۔
❖ ملک کے سرکاری اداروں کو شرکت کی دعوت دینا۔
❖ پرچوں، مجلّات اور خبر رساں ایجنسیوں کو سیمنار کی رپورٹنگ کے لیے مدعو کرنا اور اس کی سرگرمیوں پر مشتمل یومیہ خبر نامہ جاری کرنا
❖ نوجوانوں اور عمل طلابی پر توجہ دینے والے افراد اور مفکرین کو محاضرات دینے اور عملی مجالس کو منعقد کرنے کی دعوت دینا۔
❖ متفقہ رائے کے ذریعہ سیمنار کے لیے مشترک مسئلہ سے متعلق موضوع کا انتخاب کرنا۔
❖ ہر تنظیم اور ادارہ کو اپنے آراء اور مسائل پیش کرنے کا موقع فراہم کرنا۔
❖ مختلف مسائل پر غور وخوض کرنے اور سیمناروں کی تجاویز کی تیاری کے لیے ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل کا اہتمام کرنا۔
❖ مختلف رجحانات کے درمیان اتفاقی نکات پر توجہ دینا تاکہ سیمنار کشتی اور اختلافات کا اکھاڑہ نہ بن جائے۔
❖ سرکاری اداروں کے سامنے ان جماعتوں کی نمائندگی کے لیے شریک جماعتوں کی نمائندہ کمیٹی کا انتخاب تاکہ طلباء کے حقوق اور مطالبات پر توجہ دی جاسکے

عالمی سیمنار

ان سیمناروں میں عالمی سطح پر طلباء کی جماعتوں کو شامل کیا جاتا ہے، اس کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ عمل طلابی کی عالمگیریت کی تکمیل
۲۔ طلباء کے تجربات کا تبادلہ

۳۔ ہر جگہ کے طلبا کے مسائل کو پیش کرنا اور انکا دفاع کرنا

۴۔ نوجوانوں کے بگاڑ، میدان عمل سے گریز اور اپنی قوم کے مسائل سے دوری اور بے توجہی پیدا کرنے والے عالمی حملوں کا مقابلہ

مندرجہ ذیل طریقوں سے ان اجتماعات کی صحیح اور بہترین تیاری کرنا ضروری ہے:

- حقیقی طور پر طلباء کی نمائندگی کرنے والی جماعتوں کو مدعو کرنا
- عالمی ترجیحی مسائل کو پیش کرنا
- سیمنار کے عام موضوع پر مشتمل اور مستقبل کے مطابق موضوع کا انتخاب کرنا
- محاضرات دینے کے لیے اصحاب الرائے اور مفکرین کو مدعو کرنا
- عالمی خبر رساں ایجنسیوں کو رپورٹنگ کے لیے مدعو کرنا اور سیمنار کی خبریں منظم شکل میں ان کی خدمت میں ارسال کرنا
- عمل طلابی کے عالمی مسائل پر توجہ دینا مثلاً نسلی انتشار، انسانی حقوق کی پامالی، گرفتاریاں اور نظر بندی، سیاسی دباؤ، جماعتوں کی تشکیل میں طلباء کی آزادی اور خودمختاری کو سلب کرنا جیسے امور سے عمل طلابی کی حفاظت کرنا اور اس سلسلہ میں تعاون کی دعوت دینا۔
- امت کے حالات میں تبدیلی لانے میں نوجوانوں کے کردار پر توجہ
- شر و فساد اور بربادی و تباہی لانے والی ان طاقتوں سے طلباء کو چوکنا رکھنا جنکا ہدف یہی افراد ہوتے ہیں
- بامقصد عالمی عمل طلابی کی کوششوں میں تسلسل اور اتحاد کی دعوت دینا

سیمناروں کی تیاری اور انتظام

عمل طلابی کے میدان میں کام کرنے والے افراد طلباء کے سیمنار کی تیاری، انتظام اور نفاذ و تجزیہ پر زیادہ توجہ دیتے ہیں، اس میدان میں مندرجہ ذیل امور پر زیادہ

توجہ دینا ضروری ہے:

❖ پہلی فرصت میں سیمنار کی تیاری اس طرح شروع کرنا کہ ذمہ داریوں کو مکمل طور پر انجام دینے کے لیے کافی وقت ہو۔

سیمنار کے لیے مختلف ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل : استقبالیہ کمیٹی جو تیاری اور انتظام کی نگرانی کرے مثلاً انتظام، پروگرام، مہمانوں کا استقبال، تشہیر اور خبر رسانی کی کمیٹیاں، اختتامی بیان تیار کرنے والی کمیٹی، ذمہ داروں کے ساتھ ملاقات کرنے والی کمیٹی وغیرہ۔

❖ پہلی فرصت میں مدعوئین، مہمانان اور محاضرین کی خدمت میں دعوت نامے ارسال کرنا اور ان سے شرکت کی توثیق کرانا۔

❖ مختلف رجحانات رکھنے والے افراد کو شریک کرنے اور تمام جماعتوں کی نمائندگی کی کوشش کرنا۔

❖ میڈیا کے تمام وسائل سے رابطہ کر کے اور بیانات جاری اور نشر کر کے سیمنار سے بہت پہلے اور اس کے دوران بھی نشریاتی مہم پر توجہ دینا۔

❖ ہنگامی حالات کے لیے ایک کمیٹی کی تشکیل اور ضرورت کے وقت مداخلت کے لیے مناسب متبادل کی تیاری۔

❖ پروگرام کے متعینہ اوقات کی پابندی۔

❖ مہمانان اور مدعوئین کا استقبال اور ان کی راحت کے لیے تمام وسائل کی فراہمی کی کوشش۔

❖ سیمنار میں نظام اور مقاصد کی طرف پیش رفت کی کوشش کے ساتھ ساتھ آزادی، شوری اور جمہوریت کی روح کی نشر واشاعت۔

❖ سیمنار میں آرام وراحت اور تفریح کے لیے اوقات اور شہر کے سیاحتی علاقوں اور آثار قدیمہ کی زیارت کے پروگرام شامل کرنا۔

❖ عمل طلابی کے میدان میں کام کرنے والوں کو مہمانوں کے ساتھ ملاقات کرنے، ان

سے متعارف ہونے اوران کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی تاکید کرنا۔

❖ طالبات کی شرکت کااہتمام کرنااور پوری سرگرمی کے ساتھ سیمنار کے تمام پروگراموں میں ان کوشرکت کا موقع فراہم کرنا۔

❖ افتتاحی اوراختتامی جلسوں کا اہتمام کرنااورانکواچھے انداز میں پیش کرنا کیونکہ یہی دونوں جلسے سیمنار کی جان ہوتے ہیں۔

❖ تجزیہ کے میدان میں مہیا تمام سہولتوں کے ذریعہ تمام افرادکی موجودگی میں پوری سرگرمی کے ساتھ سیمنار کا تجزیہ کرنا۔

❖ سیمنار میں منظورشدہ تجاویزاورخبریں طلباء کی ان جماعتوں اوراداروں کی خدمت میں ارسال کرنا جواجلاس میں شریک نہ ہوسکی ہوں کیونکہ یہ تعلقات کا اہم ذریعہ ہوتا ہے۔

- ❑ شروع ہی سے بہترین تیاری
- ❑ بہترین منظّم ومرتب انتظام
- ❑ وسیع پیمانہ پر ذرائع ابلاغ کا استعمال
- ❑ شورائی نظام اورآزادی
- ❑ سیمناروں کوکامیاب بنانے کی کنجی ہے

﴿۲﴾ محاضرات

محاضرہ یونیورسٹی، انسٹی ٹیوٹ یا مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے لیے کسی موقف کی وضاحت یا سیاسی مسئلہ یا طلباء کے مسئلہ کی تشریح کا بہترین وسیلہ ہے، اسی طرح محاضرات کو تربیتی اور تعلیمی مناہج کے نفاذ کے لیے سالانہ پروگرام کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے، اس کے لیے محاضرہ دینے والے افراد کے ناموں کی فہرست بنا کر سالانہ پروگرام ترتیب دیا جائے، محاضرہ کی تیاری میں مندرجہ ذیل امور کی رعایت کرنا ضروری ہے:

✪ موضوع اور اس کی تعیین میں مندرجہ ذیل امور کو اولیت دینا ضروری ہے:

۱۔ طلباء کی تدریسی اور عملی زندگی سے متعلق ہو۔

۲۔ ملک میں یا طلباء کے میدان میں رونما ہونے والے گرما گرم حادثات و واقعات کو موضوع بنایا جائے۔

۳۔ وہ مسائل جن کے بارے میں طلباء کے معاشرہ میں بیداری پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً تہذیبی حملے، مخرب اخلاق چیزیں، انسانی حقوق، دوسروں کے ساتھ معاملات اور لین دین کرنا، اپنے تشخص کی حفاظت وغیرہ

✪ محاضر: اس کو مندرجہ ذیل امور سے متصف ہونا چاہئے:

۱۔ طلباء کے معاشرہ میں مقبول اور صحیح اور روشن فکر کی حامل شخصیت ہو۔

۲۔ محاضرہ دینے والے کوموضوع پر پورا عبور حاصل ہونا چاہئے اوراس موضوع کے اہم نکات پر پوری توجہ دینی چاہئے

۳۔ کسی بھی ہنگامی صورت حال کے لیے متبادل محاضر تیار رکھا جائے۔

✪ اعلانات اور تشہیر

محاضرہ کی وسیع اور بہترین پیمانہ پر تشہیر کر کے طلباء کی شرکت کو یقینی بنایا جائے، محاضرہ کے بارے میں تشہیر مندرجہ ذیل طریقوں سے کی جائے: بینرس اور پوسٹرس لگائے جائیں، محاضرات سے پہلے اعلانات کئے جائیں، محاضرہ کے ابتدائی اور اختتامی وقت کا مکمل لحاظ رکھا جائے۔

✪ پروگرام

۱۔ محاضرہ کا وقت تعلیمی دن کے دوران ہونا چاہئے، تا کہ طلباء بڑی تعداد میں شریک ہوسکیں اور کاروائی کسی تاخیر کے بغیر وقت پر شروع ہو۔

۲۔ مہمان کا تعارف کم وقت میں کیا جائے اور اسے اظہار خیالات کے لیے زیادہ وقت دیا جائے۔

۳۔ سوالات کے لیے کافی وقت رکھا جائے کیونکہ اس سے موضوع کے تمام پہلوؤں کی وضاحت میں مدد ملتی ہے۔

۴۔ محاضر اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا جائے۔

۵۔ سوالات کے جوابات کے لیے بڑا وقت دیا جائے چاہے لکھ کر دینے کے لیے ہو یا بالمشافہ، کیونکہ اس سے مسئلہ کے تمام اہم پہلوؤں کی وضاحت ہوتی ہے اور طلباء کی محاضر کے ساتھ ہم آہنگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

﴿۳﴾ مناقشاتی مجلس

اس میں متضاد خیالات وافکار کے حامل چند افراد اور دانشور کسی متعینہ مسئلہ پر تبادلہ خیالات کرنے کے لیے جمع ہوتے ہیں۔

اس کی قسمیں:

(۱) عام سیمنار: اس کی کاروائی میں عوام حصہ لیتے ہیں، بحث ومباحثہ کرتے ہیں اور سامع کی حیثیت سے بغور سنتے ہیں

(۲) مخصوص سیمنار: یہ صرف محاضرین کے درمیان ہوتا ہے، آخر میں سیمنار کی کاروائی کو محفوظ کرکے اس کے زیر بحث موضوعات اور تجاویز پر مشتمل ایک کتابچہ کی اشاعت کی جاتی ہے۔

تیاری:

۱۔ اہمیت اور عمل طلابی کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بہترین موضوع کا انتخاب۔

۲۔ بہترین محاضر کا انتخاب جس کو مسئلہ وموضوع سے پوری واقفیت ہو، کشادہ دل ہو اور اس میں مناقشہ کی صلاحیت ہو۔

۳۔ سیمنار کی وسیع پیمانہ پر تشہیر خصوصاً عام سیمنار کے لیے تاکہ اس میں طلباء بڑی تعداد میں شریک ہوں۔

۴۔ سیمنار کی انتظامی تیاری: جگہ کی تعیین، انتظامات اور امکانات کا جائزہ وغیرہ۔

سیمنار کا انتظام:

۱۔ شروع ہی میں اس پر توجہ دینا کہ اختلاف رائے کی وجہ سے آپسی محبت میں

بگاڑ نہ آنے پائے اور ہر ایک کا مقصد حقیقت کی جستجو ہو۔

۲۔ مہمانوں کا استقبال کرنے والا اور سیمنار کا ناظم غیر جانبدار ہو اور کسی مہمان کی طرف مائل یا کسی خاص رائے کی طرف رجحان رکھنے والا نہ ہو اور ہر مہمان کو پورا موقع اور مکمل وقت دے۔

۳۔ مناقشہ کا مقصد مسئلہ کے تمام پہلوؤں کی وضاحت اور مختلف خیالات کا اظہار ہو، جذبات بھڑکانا مقصود نہ ہو اور مذکورہ اجلاس افکار و خیالات کے تبادلہ کی عمدہ اور بہترین مثال ہو۔

۴۔ منظور شدہ نکات اور موضوع سے متعلق آنے والی تجاویز کو پیش کرنا ضروری ہے۔

۵۔ سیمنار کے موضوع سے متعلق سوالات کرنے اور تجزیہ کرنے میں حاضرین کی ہمت افزائی کرنا بھی ضروری ہے۔

۶۔ سیمنار کی مکمل ریکارڈنگ یا اس میں پیش کردہ اہم خیالات کی اشاعت چاہے کتابچہ کی شکل میں ہو یا ویڈیو یا آڈیو کیسٹ کی صورت میں۔

۷۔ متعلقہ اداروں کو تجاویز ارسال کرنا اور اس کی متابعت کرنا۔

۸۔ سیمنار کا جائزہ۔

﴿۴﴾ اسفار

یہ عمل طلابی کے اہم وسائل میں سے ہے، اس میں بہت سے فائدے ہیں اور تسلی کا سامان ہے، یہ محبت اور تعارف کا ذریعہ ہے اور اللہ کی وسیع زمین میں سیاحت کا ایک موقع ہے، اسی کے ذریعہ طلباء اپنے ساتھیوں سے ملاقات کرتے ہیں اور اساتذہ اپنے شاگردوں اور طلباء کے ساتھ ملتے ہیں، قلب و ذہن اور فکر و خیال کا امتزاج ہوتا ہے تاکہ تمام افراد کے افکار ایک ہو جائیں۔

سفر کی تعریف:

اس کا مطلب منظم مقاصد کی تکمیل و نفاذ کے لیے چند سرگرمیوں کو انجام دینے متعین جگہ کی طرف منتقل ہونا۔

اسفار کے مقاصد:

۱۔ افراد کے درمیان محبت والفت کے معانی کی تکمیل۔
۲۔ بلا کسی تکلف اجتماعی معاملات کے مواقع فراہم کرنا۔
۳۔ روحانی اور نفسیاتی راحت و تفریح۔
۴۔ شخصیات اور افکار و خیالات کے دریافت کی کوشش۔
۵۔ تہذیب و ثقافت اور علم و فراست کی معلومات۔
۶۔ نئے علاقوں، شہروں اور ملکوں سے تعارف۔
۷۔ ورزشی کھیلوں اور مشقوں کے ذریعہ جسم پر توجہ۔

اسفار کی قسمیں:

اسفار کی کئی قسمیں کی جاسکتی ہیں، ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

- خاندانی اسفار جن میں طالب علم اپنے اہل خانہ کے ساتھ سفر کرتا ہے۔
- نوجوانوں کے اسفار جن میں صرف طلباء یا طلباء اپنے نوجوان ساتھیوں اور دوستوں کے ساتھ سفر کرتے ہیں۔
- مخصوص اسفار جن میں ایسے افراد سفر کرتے ہیں جن کے درمیان کوئی خاص تعلق ہوتا ہے مثلاً ایک ساتھ کام کرنے والے افراد یا کسی ادارے کے اراکین۔
- بین الاقوامی اسفار جن میں طلباء اپنے ملک سے باہر سفر کرتے ہیں۔
- داخلی اسفار: ملک یا شہر کے اندر۔
- گرمیوں کے اسفار جو کسی ندی یا ساحل سمندر کی طرف ہوتے ہیں۔
- تاریخی اسفار: کسی تاریخی علاقے کی طرف مثلاً آثار قدیمہ اور میوزیم۔
- ثقافتی اسفار: کسی بھی ثقافتی جگہ کا سفر مثلاً لائبریریاں اور کتابی میلے۔
- پہاڑوں یا جنگلات کی سیاحت: کسی بھی پہاڑی یا جنگلی علاقے کی طرف سفر
- تجارتی اسفار: کسی بھی پیداوار اور کام کی جگہ کا سفر اس کی معلومات حاصل کرنے کے لیے مثلاً فیکٹریاں، پریس، ہاسپٹل اور دواخانے وغیرہ۔
- تنہائی کے اسفار: جہاں لوگ خوبصورت اور پرسکون طبعی چیزوں پر غور کرتے ہیں۔
- گاڑیوں کے اسفار: جن میں گاڑیوں کے ذریعہ قریبی شہر یا آس پاس کے علاقوں کا سفر کیا جاتا ہے۔
- انکشافی اسفار: جن کو سیاح اور اسکاؤٹ انجام دیتے ہیں، اس کے منظم اصول او، خاص مقاصد ہوتے ہیں۔

اسفار کے مقاصد

- محبت والفت
- اجتماعی معاملات
- تفریح وراحت
- شخصیات وافکار کی دریافت
- تہذیب ومعرفت
- سیاحت اور سفر
- ورزش اور طاقت کا حصول

اسفار کی منصوبہ بندی

کسی بھی کام کی کامیابی کا دارومدار اس کی بہترین منصوبہ بندی پر ہوتا ہے، کوئی بھی سفر جو اچانک ہوتا ہے اس کی کامیابی کی توقع نہیں ہوتی، ذمہ دار جتنا ہی منصوبہ بندی پر توجہ دیں گے اتنی ہی کامیابی نصیب ہوگی۔

- منصوبہ بندی کی ابتداء سفر کے عام مقصد کو سامنے رکھ کر کرنی چاہئے، پھر اس مقصد کی روشنی میں فروعی مقاصد کو بھی تیار کیا جاسکتا ہے۔
- سفر کے دوران مقصد کے حصول کے لیے ہر مقصد کے ساتھ اس کے مناسب وسائل کا بھی تذکرہ کریں۔
- اپنے مقاصد کی روشنی میں سفر میں شرکت کرنے والوں کا انتخاب کریں اور ان کو مدعو کریں۔
- حالات اور امکانات کی روشنی میں سفر کے لیے مناسب وقت متعین کریں۔
- مقاصد اور امکانات کے مطابق سفر کی جگہ اور اس کی قسم کو متعین کریں۔
- معاونین کی ممکنہ بڑی تعداد میں ذمہ داریوں کو تقسیم کریں، ثقافتی ذمہ دار، اجتماعی ذمہ دار، جگہوں اور ٹکٹوں کی بکنگ کا ذمہ دار اور طعام کا ذمہ دار وغیرہ۔
- سفر سے پہلے اور سفر کے دوران ہر ذمہ دار کی متابعت کرتے رہیں تاکہ وہ اپنی ذمہ داریاں

مکمل طور پر انجام دے سکے۔

- سفر کے اخراجات کا اندازہ لگائیں اور مالیات کی فراہمی کے وسائل ومصادر کو متعین کریں۔
- سفر کے پروگراموں کو ترتیب دینے میں اپنے معاونین کے ساتھ مشورہ کریں، اس بات کا خیال ہو کہ پروگرام سفر کے مقاصد اور اس کی قسم کے مناسب ہوں، سفر کے راستے، اسٹاپس اور ہر اسٹاپ کی مدت متعین کی جائے۔
- اس بات کی بھی کوشش کی جائے کہ تہذیبی اور ثقافتی اسٹاپس بھی ہوں اور اس کے لیے بہت بڑا وقت نہ دیا جائے تاکہ ساتھی اکتاہٹ محسوس نہ کریں۔
- تمام افراد کے نزدیک پسندیدہ کھیل اور ورزشی پہلو پر توجہ دی جائے۔
- تفریحی اور انفرادی پہلو زیادہ رکھے جائیں اور آزادانہ بحث ومناقشہ کا موقع دیا جائے۔
- بعض دواؤں اور فرسٹ ایڈ کی چیزوں کو ساتھ میں لیا جائے۔

سفر کا انتظام

- متعین جگہ آپ اور آپ کے معاونین ہی پہلے پہونچیں، سفر کی تمام ضرورتوں کی موجودگی کا یقین کرلیں، آپ کے ذہن میں ہنگامی حالات بھی ہوں اور اس کے مقابلہ کے لیے تیاری کی جائے۔
- افراد کی تربیت اور صلاحیتوں کی دریافت کے میدانوں میں سے سفر بھی ایک میدان ہے، اس سے اس مقصد کے حصول کے لیے بھی استفادہ کی کوشش کرنی چاہئے۔
- آپ اور آپ کے ساتھی سفر میں ساتھ آنے والے طلباء کے ساتھ وسیع پیمانہ پر متعارف ہوں اور ان کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کریں جو سفر کے بعد بھی باقی رہیں اور عمل طلابی کی طرف ان کی رہنمائی کریں اور اس میں انکو فعال اور متحرک بنائیں۔
- سفر کے انتظام میں دوسروں کی رائے کو بھی قبول کریں اور پر تکلف امور سے پرہیز کریں، محبت اور اخوت کی فضا قائم رکھیں اور ہنسی مذاق کی روح کو عام کریں لیکن اس

میں افراط نہ ہو۔

- سفر کے شروع میں پروگرام کا اعلان ہو، اس پر اعتراضات کو قبول کیا جائے اور ساتھیوں کی دلچسپی کے مطابق اس میں تبدیلی کی جائے، اس سے مقاصد کے حصول کی طرف رواں اچھے انداز کا سفر جب تک رہے گا آپ مشاق ہو جائیں گے۔
- مندرجہ بالا فقرات کو تھوڑی تھوڑی مدت میں یاد دلاتے رہیں، فقرات میں سختی کے ساتھ وقت کی پابندی کی جائے۔
- اس بات کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے کہ کھانا مناسب اور کافی ہو اور راحت کے اوقات کا بھی خیال رکھا جائے۔
- ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے سے پہلے ہر ایک کی موجودگی کا یقین کرنا چاہئے، ہر وقت ساتھیوں کی تلاش رہنی چاہئے، تعداد زیادہ ہو تو گروپوں میں انکو تقسیم کرنا چاہئے تا کہ ان کو آسانی کے ساتھ تلاش کیا جا سکے۔
- کسی بھی کوتاہی یا خامی کی صورت میں حکمت کے ساتھ مناسب متبادل کی تلاش ہو۔
- جھگڑا نہ کرو اور ساتھیوں کے درمیان اختلاف اور جھگڑے کی فضا بنانے کی اجازت نہ دی جائے، جھگڑالو مناقشات کو ختم کریں اور صحیح مناقشہ کے اسلوب کی وضاحت کے لیے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسرے فقرہ کی طرف منتقل ہوں۔
- سلامتی اور امن کے وسائل اختیار کئے جائیں اور اس میں خلل ڈالنے کی اجازت نہ دی جائے۔
- سفر کے اختتام پر تمام افراد کے حسن تعاون پر شکریہ ادا کیا جائے اور محبت و ملاقات اور الفت و صحبت کے تسلسل کی ضرورت کی تاکید کی جائے، اگر پہلے سے تیاری ہو تو آئندہ اسفار کے پروگراموں کا اعلان کیا جائے۔

سفر کا جائزہ

- سفر کے اختتام سے پہلے ساتھیوں کے آراء اور مشوروں سے مطلع ہوں، اس کے لئے

بہتر یہ ہے کہ اجتماعی زبانی جائزہ کے ساتھ ساتھ لکھا ہوا نمونہ بھی تیار کیا جائے۔

- سفر کی تیاری میں شرکاء کے مشوروں، تیاری، انتظام اور مقاصد کی تکمیل کے بارے میں ان کے جائزہ سے واقف ہوں۔
- سفر کے فوراً بعد سفر کے بارے میں تفصیلی رپورٹ تیار کریں اور ساتھیوں کے ساتھ اس بارے میں تبادلہ خیالات کریں۔

اپنے سفر کو کامیاب بنائیے

- اپنی کامیابی کی ابتداء پہلے مرحلہ میں بہترین منصوبہ بندی کے ذریعہ کیجئے۔
- ذمہ داریاں معاونین میں تقسیم کیجئے اور ان کی متابعت کرتے رہئے۔
- ورزشی اور تفریحی پہلوؤں پر توجہ دی جائے۔
- افراد کی تربیت کیجئے اور ان کی صلاحیتوں کو دریافت کیجئے۔
- آپ اور آپ کے معاونین تمام شرکت والوں سے متعارف ہوں۔
- شوری پر اعتماد ہو اور مخالف رائے کو بھی قبول کیجئے۔
- محبت واخوت اور ہنسی مذاق کی فضا کی بنائی جائے
- افکار وخیالات سے مطلع ہوں اور اچھے انداز میں سفر کا جائزہ لیجئے۔

﴿۵﴾ کیمپ

یہ عمل طلابی کے فعال اور اہم وسائل میں سے ہے، جہاں طلباء ایک دوسرے کے ساتھ طویل وقت گذارتے ہیں، جسکا موقع دوسرے وسائل میں نہیں ملتا کیمپ طلباء کے درمیان اجتماعی اور ثقافتی وتہذیبی تعلقات کے قیام میں بہترین رول ادا کرتا ہے۔

کیمپ کی خصوصیات

کیمپ طلباء کے دوسرے وسائل کے مقابلہ میں مندرجہ ذیل امور میں ممتاز ہوتا ہے:

۱۔ اکثر طلباء کا نوجوانی میں محبوب مشغلہ ہے، اس کی طرف طلباء لپکتے ہیں اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

۲۔ طلباء کے درمیان ہمیشہ، عارضی اور چند دنوں کے لیے ملاپ ہوتا ہے جس سے کیمپ طلباء کے درمیان تعارف اور ان کے اخلاق، نفسیات اور افکار سے واقف ہونے کا فعال ذریعہ بن جاتا ہے۔

۳۔ کیمپ کے یومیہ پروگراموں سے طالب علم اپنے وقت کو مفید شکل میں مرتب کرنے، جلدی بیدار ہونے اور اپنے دن کے پروگراموں کو ترتیب دینے کا عادی ہوجاتا ہے۔

۴۔ کیمپ کے ورزشی پروگرام سے جسمانی قوتوں میں اضافہ ہوتا ہے، صحیح جسمانی عادتوں کی بیچ پڑتی ہے، جسم اور روح میں چستی آتی ہے۔

۵۔ کیمپ کے ثقافتی پروگرام سے افکار کی تصحیح، مکارم اخلاق کی اشاعت اور طلباء کی بلند اخلاق اور اقدار کی طرف رہنمائی میں مدد ملتی ہے۔

۶۔ طلباء کی ذمہ داروں سے طویل ملاقات کی وجہ سے طلباء اور ان کے ذمہ داروں

کے درمیان ہم آہنگی کا موقع ملتا ہے۔

۷۔ کیمپ صلاحیتوں کی دریافت، ان کی تربیت اور ترقی کا بہترین میدان ہے تا کہ بعد میں انکا استعمال کیا جائے۔

۸۔ کیمپ طالب علم کو اپنے عادی کھانے پینے اور رہنے کی جگہوں سے دور رکھنے کا بہترین موقع ہوتا ہے، اس سے طالب علم اپنی ذات پر اعتماد کی زندگی کا اور خوشحال زندگی سے دوری کا عادی ہو جاتا ہے۔

کیمپ کی قسمیں:

۱۔ ایک خاص مقصد والے کیمپ (ورزشی، تفتیشی)

۲۔ مختلف مقاصد والے کیمپ (تہذیبی، تفریحی، تربیتی وغیرہ)

کیمپ کی تیاری اور اس کا انتظام

کیمپ سے پہلے کا وقت بڑا اہم ہوتا ہے، کیمپ کی تیاری میں جتنا اضافہ ہوتا ہے اس کی کامیابی اور مقاصد کی تکمیل اسی قدر بڑھ جاتی ہے، ذمہ داروں کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ تیاری اور انتظامی کمیٹی تشکیل دیں، اس کے مندرجہ ذیل کام ہوتے ہیں:

۱- مقاصد کی تعیین:

کیمپ کے مقاصد عمل طلابی کے عام مقاصد کے مطابق ہوں، اس سے عمل طلابی کے مقاصد کی تکمیل اور ان کی اصلاح ہو، مقاصد اور ان کی تعیین کی روشنی میں مکمل تیاری ہو۔

کیمپ کے عام مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

- صلاحیتوں کی دریافت، ان میں ترقی اور انکا استعمال۔

- روحانی اور عبادتی پہلوؤں میں ترقی۔
- جسمانی قوت اور ورزشی ٹریننگ۔
- تہذیبی وثقافتی ترقی، آراء کا باہم تبادلہ اور افکار کی نشر واشاعت۔
- طلباء اور عمل طلابی کے ذمہ داروں کے درمیان تعارف اور قربت۔
- عمل طلابی کی انجمنوں اور تنظیموں کی تربیت اور ان کی صلاحیتوں کو ترقی دینا۔

۲- کیمپ کے وقت کی تعیین:

اس میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہئے:

- متعین وقت سے بہت پہلے کیمپ کی تیاری شروع کی جائے تاکہ منصوبہ بندی اور محاضرین وممبران کو مدعو کرنے کا موقع ملے
- چھٹیوں کے زمانہ میں مناسب وقت میں ہو اور حتی الامکان امتحانات یا طلباء کی مشغولیت کے اوقات میں نہ ہو۔
- موسم اچھا ہو، سخت ٹھنڈی یا گرمی نہ ہو۔

۳- جگہ کی تعیین:

اس میں بعض اصولوں کی رعایت کرنا ضروری ہے:

- دور دراز کے علاقہ اور دیہات میں ہو، جہاں کا موسم اچھا ہو اور وہاں کوئی الجھن وپریشانی نہ ہو۔
- ورزشی مشقوں کے لیے کشادہ جگہیں ہوں۔
- تیراکی کی مشقوں کے لیے ساحل سے قریب ہو۔
- جگہ کی تیاری
- سونے کی جگہ اور اس کی ضروریات بستر، کمبل وغیرہ کی تیاری۔

- مطبخ کی تیاری
- کھانے کے ساز وسامان کی تیاری مثلاً ٹیبل، کرسی اور پلیٹیں وغیرہ
- پانی کی فراہمی: بڑی مقدار میں پانی کی فراہم کیا جائے، عورتوں کے لیے الگ انتظام ہو اور صفائی کی چیزیں وغیرہ ساتھ میں لی جائیں۔
- محاضروں اور جلسوں کی تیاری جس میں مندرجہ ذیل امور کی رعایت رکھی جائے: موجودہ افراد کی گنجائش، بہترین تیاری، اچھی روشنی، لازمی وسائل مثلاً بورڈ، اوراق، قلم اور دوسرے ساز وسامان۔
- نماز کے لیے جگہ کی تیاری
- ورزش کے لیے جگہوں کا انتخاب جس میں میدان کی تیاری اور ورزشی ساز وسامان کو فراہم کرنے کی ضرورت کا بھی خیال رکھا جائے۔

۵- مدعوئین کا انتخاب:

ان کو بہت پہلے مدعو کیا جائے اور کیمپ کے مقاصد اور پروگرام کی تفصیلات ان کو بتائی جائے۔

۶- محاضرین کا انتخاب

- مقررہ محاضرات کی فہرست کے مطابق ہو۔
- محاضر کی طرف سے معذرت کی صورت میں متبادل محاضر کی تیاری۔
- محاضر کے انتخاب کے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ موضوع کا ماہر ہو اور سامعین پر اثر ڈالنے کی اس میں صلاحیت ہو۔

۷- کیمپ کے پروگرام

۱۔ پروگرام فجر کی نماز کے فوراً بعد شروع ہو اور اس میں نماز اور راحت کے

اوقات کے ساتھ تفریح اور فارغ اوقات کا بھی خیال رکھا جائے۔

۲۔ پروگرام کی تفصیلات کیمپ کی نمایاں جگہ پر چسپاں ہوں اور اوقات یا پروگرام میں کسی بھی تبدیلی کی صورت میں کیمپ والوں کو اس سے مطلع کیا جائے۔

۳۔ پروگرام کی پابندی ضروری ہے، ضرورت اور ساتھیوں کی خواہش کی بناء پر تبدیلی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۔ ورزشی پروگرام اشراق کے بعد صبح ہی کے وقت ہو، اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہئے کہ ورزش کیمپ میں شریک افراد اور مقاصد کے مناسب ہو۔

۵۔ محاضرات صبح کے وقت ظہر کی نماز سے پہلے ہونا بہتر ہے تاکہ ذہن تیار اور چست ہو، ظہر یا شام کے کھانے کے بعد نہ ہو کیونکہ لوگ ان اوقات میں تھکے ہوئے ہوتے ہیں۔

۶۔ ممبران کو کیمپ کی تیاریوں میں شریک ہونا چاہئے مثلاً کھانا پکانا، صفائی وغیرہ، اور کام کو تمام لوگوں میں تقسیم کرنا ضروری ہے تاکہ طلباء اجتماعی کاموں اور مثبت تعاون کے عادی ہو جائیں۔

۷۔ آثار قدیمہ کی زیارت کے مقصد سے چھوٹے اسفار کی تیاری کم از کم ایک دن پہلے ہو۔

۸۔ دنوں کے اعتبار سے پروگرام میں تنوع رہنا چاہئے مثلاً:

- ایک دن آرٹ کے حصول کے لیے
- ایک دن کسی فن یا پیشہ کی تعلیم کے لیے

۹۔ کیمپ کا ایک ذمہ دار اور ایک منتظم ہونا ضروری ہے

- قائد بنیادی امور، آراء اور مشوروں یا شکایتوں کے سننے، ذمہ داروں کے ساتھ ملاقات اور پروگرام میں کسی تبدیلی کرنے میں مشغول ہو۔
- منتظم کا کام یہ ہے کہ وہ پروگرام اور اس کے عملی اقدامات کے نفاذ کی نگرانی کرے۔

۱۰۔ آپ اور آپ کے ساتھی ہر وقت طلباء کے ساتھ ملاقات کی کوشش کرتے رہیں تا کہ ان کے ساتھ تعارف ہو اور ان کے ساتھ کیمپ کے بعد بھی اچھے تعلقات قائم رہیں جس سے عمل طلابی میں ان کو سرگرم بنایا جائے۔

کیمپ کا جائزہ

۱۔ کیمپ کے تمام امور اور سرگرمیوں پر مشتمل وضاحت کے ذریعہ کیمپ کا جائزہ لیا جائے جس میں تمام شرکاء حصہ لیں، اس کے بعد اسکا تجزیہ کیا جائے اور حاضرین کو اس کے نتائج سے مطلع کیا جائے۔

۲۔ رپورٹ کے نتائج اور کیمپ کے بنیادی منشور کی روشنی میں کیمپ کے ذمہ داران کا جائزہ لیا جائے اور دیکھا جائے کہ کیمپ سے اس کے مقاصد حاصل ہوئے یا نہیں۔

کامیاب کیمپ کے لیے ضروری ہے

- شروع ہی میں اچھی اور بہتر تیاری
- متعین واضح مقاصد
- مناسب وقت اور مناسب جگہ
- مدعوئین کا بہترین انتخاب
- محاضرین اور محاضرات کا بہترین انتخاب
- بہتر ثقافتی پروگرام
- مناسب ورزشی پروگرام
- دوستانہ اور برادرانہ تعلقات
- سرگرمیوں میں تمام افراد کی شرکت
- ہمیشہ وسیع تجزیہ

﴿۶﴾ ورزشی سرگرمیاں

ورزشی سرگرمیاں عمل طلابی کے اہم وسائل میں سے ہے کیونکہ:

- ورزش نوجوانوں کے نزدیک ان کی عمر، فطرت اور طبیعت کی وجہ سے محبوب چیز ہے۔
- اس میں مختلف صلاحیتوں کے اظہار اور ترقی کا موقع ملتا ہے۔
- اس میں دلوں کی تفریح کا سامان ہوتا ہے، دل جب تھک جاتے ہیں تو اندھے ہو جاتے ہیں۔
- مفید کاموں میں وقت گذارنے کا موقع ملتا ہے۔
- اس سے اپنی ذات پر بھروسہ میں اضافہ ہوتا ہے اور شریفانہ مقابلہ کی روح بڑھتی ہے۔

ورزشی سرگرمیوں کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں:

۱۔ جسم کی بہترین بناوٹ

۲۔ تنظیم اور انجمن کے افراد میں بہترین اور اچھے اخلاق کا اضافہ

۳۔ طلباء اور ان کے ساتھیوں کے مابین اداروں، کالجز اور یونیورسٹیوں میں تعلقات کا اضافہ

۴۔ قابل مذمت تعصب سے دور رہ کر شریفانہ مقابلہ کی تکمیل

۵۔ طلباء اور تدریسی عملہ کے درمیان تعلقات میں اضافہ

اس کے میدانات:

- یونیورسٹی میں سیزن کے اعتبار سے ہر کھیل میں مقابلہ کا انعقاد: فٹ بال، پیراشوٹ، ٹینس، ٹیبل ٹینس، باسکٹ بال وغیرہ۔
- مختلف یونیورسٹیوں کے کالجس اور شعبوں کے مابین سیزن کے اعتبار سے مقابلوں کا انعقاد
- یونیورسٹیوں کے مابین سیزن کے اعتبار سے مقابلوں کا انعقاد

- ہر کالج پھر اس کے بعد ہر یونیورسٹی کی نمائندہ ٹیم کا سلیکشن
- یونیورسٹیوں کے سالانہ کھیل مقابلوں کا انعقاد
- طلباء اور تدریسی عملہ کے درمیان دوستانہ مقابلوں کا انعقاد
- گرمی کی چھٹیوں میں کسی کلب کی خدمات حاصل کرنا جس میں طلباء کو مختلف کھیلوں کی تربیت دی جاتی ہے
- عالمی ورزشی مقابلوں میں شرکت کرنا جس سے عمل طلابی میں علمیت اور وحدت پیدا ہوتی ہے

ورزشی سرگرمیوں کا انتظام

۱۔ مقابلوں کے لیے ایسی تاریخوں کا اعلان جس میں طلباء بڑی تعداد میں شریک ہوسکیں۔

۲۔ مختلف ورزشی اداروں سے تعلقات کا قیام تاکہ ان کے درمیان مقابلہ منعقد کیا جائے۔

۳۔ ورزشی کلبس اور اداروں کے ساتھ تعاون مندرجہ ذیل مقاصد کی بنیاد پر کرنا:

- ممکنہ مالی اور معنوی تعاون کا حصول
- مختلف کھیلوں میں ورزشی صلاحیتوں کا انکشاف، ان میں اضافہ اور ان صلاحیتوں کا استعمال

۴۔ عام اخلاق اور ورزشی روح پر توجہ اور طلباء کے دلوں میں انکو پیوست کرنا مثلاً شریفانہ مقابلہ، نفس پر کنٹرول، برادرانہ روح اور سختی و عنف سے گریز۔

۵۔ اختتامی جلسوں کا انعقاد جن میں کامیاب ہونے والوں کو رمزی اور نقدی انعامات دئے جائیں۔

۶۔ ہر ورزشی سرگرمی کا مستقل جائزہ۔

۷ نمائشیں

نمائشیں کو عمل طلابی کے اہم اعلامی اور ثقافتی وسائل میں شمار کیا جاتا ہے، تہذیب وثقافت کی اشاعت، مسائل سے مطلع کرنے اور ان کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے میں یہ بڑا رول ادا کرتے ہیں، اسی وجہ سے عمل طلابی کے میدان میں کام کرنے والے ہر سال طلباء کی سرگرمیوں کے تمام پہلوؤں پر مشتمل اور طلباء کی تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والی متعدد نمائشوں کی منصوبہ بندی اور ان کے نفاذ پر توجہ دیتے ہیں، پیش کئے جانے والے مواد کے اعتبار سے نمائشات کی مندرجہ ذیل قسمیں کی جاسکتی ہیں:

۱- کتابوں کی نمائش:

اس میں یا تو مختلف ثقافتی نمائشیں ہوتی ہیں جس میں مختلف کتب خانوں کی تمام موضوعات سے متعلق کتابیں پیش کی جاتی ہیں یا کسی فن کی خاص نمائش ہوتی ہے مثلاً طبی یا علمی یا اسلامی کتابوں کی نمائش۔

۲- آڈیو/وڈیو کیسٹس کی نمائش:

چاہے آڈیو کیسٹس ہوں یا ویڈیو یا کمپوٹرسی ڈیس ہوں، گذشتہ چند سالوں میں کیسٹ کی تمام قسموں میں زبردست ترقی ہوئی ہے، یہ تمام میدانوں پر چھایا ہوا ہے اور تمام ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے، اسی طرح کتابوں کے مقابلہ میں کیسٹوں پر توجہ بہت بڑھ گئی ہے، اسی وجہ سے عمل طلابی کے ذمہ داران کے لیے نمائشات کی اس قسم پر توجہ دینا اور دوسری نمائشوں کے ساتھ اس کو ملانا ضروری ہے۔

۳- تصاویر کی نمائش:

تصاویر کی نمائش ثقافتی اور فنی یا معاشرتی کسی ایک پہلو کے ساتھ خاص ہوتی ہے یا متنوع ہوتی ہے جس میں الگ الگ مسائل یا متعلق مسائل یا کسی ایک مسئلہ پر مشتمل تصاویر کی ایک سے زائد شکلوں کو پیش کیا جاتا ہے۔

تصاویر کی نمائش میں کسی متعین مسئلہ کو بھی لیا جا سکتا ہے مثلاً طلباء سے متعلق کوئی حادثہ یا واقعہ یا کوئی عام حادثہ، قومی یا دینی مناسبت، ملکی یادگار، طلباء کے مسائل اور مقاصد، جس میں موضوع کے تمام پہلوؤں کو شامل کیا جاتا ہے اور اس سے متعلق تمام نظریات کو پیش کیا جاتا ہے۔

۴- علمی ذرائع اور ساز وسامان کی نمائش:

کچھ عام علمی ذرائع یا ساز وسامان ہوتے ہیں جن سے طلباء اپنے تمام اختصاصات کے ساتھ مستفید ہوتے ہیں یا مخصوص ذرائع ہوتے ہیں مثلاً طبی ساز وسامان کی نمائش، انجینئرنگ ساز وسامان کی نمائش۔

۵- تیار کردہ چیزوں کی نمائش:

اس میں طلباء کی طرف سے تیار کردہ چیزیں پیش کی جاتی ہیں مثلاً دستی پیشے، فنی اور غیر فنی پروڈکٹ۔

۶- مختلف نمائشیں:

یہ سابقہ نمائشوں میں سے ایک سے زائد نمائشوں پر مشتمل ہوتی ہے، اس میں سب سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے اور طلباء بڑی تعداد میں اس میں شریک ہوتے ہیں، اس

لئے کہ طالب علم کو اپنی ضرورت کی کتابیں، کیسٹس اور اسٹیشنری کا سامان اس میں ملتا ہے اور وہ اپنے اور اپنی قوم کے بعض مسائل پر تبادلہ خیالات کرتا ہے۔

۷۔ مخصوص نمائشیں:

یہ نمائش اہم متعین مسئلہ کے تعارف اور اسکو طلباء اور ملکی اسٹیج پر اجاگر کرنے کے لیے ہوتا ہے مثلاً مسئلہ قدس و فلسطین، یوم طالب علم، یوم آزادی وغیرہ۔

نمائشوں کا انتظام

۱۔ طلباء یا معاشرہ یا قوم کے سب سے زیادہ اہم مسئلہ کا انتخاب۔

۲۔ اس کا اعلان متعین وقت سے بہت پہلے کیا جائے اور طلباء کی طرف سے پیش کردہ مختلف کاوشوں کا استقبال ہو مثلاً مقالہ، شعر، نثر، مختصر کہانیاں، تصاویر وغیرہ۔

۳۔ ان پروگراموں اور کاوشوں کے جائزہ، مسئلہ سے متعلق ثقافتی مواد اور تصاویر کو جمع کرنے کے لیے ایک کمیٹی کی تشکیل۔

۴۔ اگر ممکن ہو تو مسئلہ سے متعلق ویڈیو کیسٹ پیش کیا جائے تو بہتر اور مفید ہے۔

نمائش کے لیے عام مشورے:

* عمل طلابی ہر سال تمام نظریات پر مشتمل اور تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والی نمائشوں کے انعقاد کی کوشش کرتا ہے، ان نمائشوں میں تنوع اور مناسب وقت اور جگہ کی تعیین ضروری ہے، ان کو مناسب انداز میں پیش کرنے اور چھاپنے والے انتاجی صلاحیتوں کے مالک بہترین اداروں اور کمپنیوں کا انتخاب بھی ضروری ہے۔

* ان نمائشوں سے مناقشہ و بحث اور آپس میں آراء و مشوروں کے تبادلہ کی مجالس کے طور پر بھی استفادہ کرنا چاہئے، اسی طرح نمائش طلباء سے متعارف ہونے،

ان کے ساتھ تعلقات قائم کرنے اور ان کو عمل طلابی کی صفوں میں شامل کرنے کا بہترین اور کارگر میدان ہے۔

❋ نمائش کے دوران اسی کے موضوع سے متعلق محاضرات، مناظرات اور علمی مجالس کا انعقاد ہونا چاہئے۔

❋ نمائش کی تشہیر اور اعلانات پر توجہ دینا اور تمام طلباء کو نمائش کے وقت، جگہ اور موضوع سے مطلع کرنے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔

❋ عام نمائش میں عموماً اور تصاویر کی نمائش میں خصوصاً فنی پہلو پر توجہ دینا ضروری ہے، خط و کتابت، تصاویر، کارٹونس اور نقشوں کی کثرت ضروری نہیں ہوتی بلکہ اس بات پر زیادہ توجہ دینا چاہئے کہ تصاویر، پتھر اور شیشہ پر نقش نگاری پر مشتمل طلباء کی فنی کاوشوں کی نمائش کو مرتب و منظم بنایا جائے۔

❋ یونیورسٹی اور ملک کی عظیم شخصیات اور تدریسی عملہ کو نمائش کی سرگرمیوں میں شرکت کی دعوت دینا بھی ضروری ہے۔

❋ طلباء کے لیے دور جگہوں، بند ہالوں اور کمروں کو چھوڑ کر یونیورسٹی کے اندر عام میدانوں میں نمائشوں کا انعقاد کرنا مفید اور بہتر ہوتا ہے۔

❋ نمائش میں حاضر ہو کر یا اس کی تیاری کے ذمہ داران میں شامل ہو کر اور اس کی رپورٹنگ کے ذریعہ نمائش کے انتظامی کاموں میں شرکت کرنا ضروری ہے

اپنی بہترین نمائش کا انتخاب کیجئے!

❋ کتابوں کی نمائش
❋ کیسٹس نمائش
❋ تصاویر کی نمائش
❋ تیار کردہ چیزوں کی نمائش
❋ علمی ذرائع کی نمائش
❋ مختلف اقسام کی نمائش
❋ مخصوص نمائش

﴿۸﴾ مقابلے

آپسی مقابلوں کو عمل طلابی کے اہم وسائل میں سے مانا جاتا ہے، طلباء کی بڑی تعداد اور مختلف نظریات کے طلباء اس میں دلچسپی لیتے ہیں، ان مقابلوں سے ان کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور آپسی مقابلہ اور تنافس کی شریفانہ روح میں ترقی ہوتی ہے، اسی وجہ سے عمل طلابی ہر سال مختلف میدانوں میں متعدد مقابلوں کو منعقد کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اس میں تمام رجحانات کو شامل کیا جائے اور تمام طلباء کی دلچسپیوں کا خیال رکھا جائے۔

مقابلوں کی اہمیت:

۱۔ شریفانہ تنافس و مقابلہ اور نیک کاموں میں پہل کی روح میں اضافہ ہوتا ہے

۲۔ صلاحیتوں میں اضافہ اور ہر میدان کے ممتاز طلباء کی دریافت۔

۳۔ یہ طلباء کا محبوب ذریعہ ہوتا ہے، اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس سے استفادہ کرتے ہیں۔

۴۔ یادگاروں کو زندہ رکھنے کی کوشش اور واقعات کے ساتھ ہم آہنگی۔

۵۔ ان مقابلوں سے عمل طلابی کے قائدین اور طلباء کے درمیان تعلقات میں اضافہ ہوتا ہے۔

طلباء کے مقابلوں کی قسمیں:

عمل طلابی میں متعدد مقابلے ہوتے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ شعری مقابلہ

۲۔ مختصر کہانیوں کا مقابلہ
۳۔ مقالے اور صحافتی میدان کے مقابلے
۴۔ حفظ قرآن اور دوسرے دینی موضوعات پر مقابلے
۵۔ عام معلوماتی مقابلے
۶۔ تحقیقاتی مقابلے

ثقافتی مقابلوں میں مندرجہ ذیل امور کی رعایت کرنی چاہئے:

* سوالات یا موضوعات امت کی قدروں اور ثابت شدہ امور کے عام دائرہ میں ہوں۔
* طلباء کے علمی اور ثقافتی تجربات میں اضافہ کے باعث ہوں۔
* طلباء کو تحقیق اور علمی مصادر و مراجع کی طرف مراجعت کرنے کی ترغیب دینے والے ہوں۔
* مقابلوں کا جائزہ و تجزیہ میں متخصصین (مؤلفین، صحافی، یونیورسٹی کے اساتذہ) کو شریک کیا جائے۔
* ملکی یادگاروں یا دینی مناسبتوں کے موقع پر ان کے مناسب مقابلے منعقد کر کے ان سے استفادہ کیا جائے۔
* کامیاب ہونے والوں کے ناموں کے اعلان کے ساتھ ساتھ انعامات کی تقسیم کے وقت کی بھی تعیین کی جائے۔

ورزشی مقابلے: تمام ورزشی میدانوں میں خاص کر فٹ بال، باسکٹ بال، ٹینس، دوسرے جسمانی کھیل اور نشانہ بازی وغیرہ

فنی مقابلے: ۱۔ ڈرائنگ کی تمام قسموں کے مقابلے
۲۔ ڈرامہ اور ڈرامائی فنون کے مقابلے

۳۔ نقش ونگاری کے مقابلے

علمی مقابلے: یہ مقابلے اختصاصی علمی موضوعات پر ہر کالج یا ہر مرحلہ کی سطح پر منعقد کئے جاتے ہیں، مقابلہ چاہے لکھنے کی شکل میں ہوں یا طلباء کے گروپوں کے درمیان ہوں۔

مختلف مقابلے: اکثر یہ مقابلے کسی متعین طلابی، معاشرتی یا سیاسی مناسبت کے تذکرہ کے لیے منعقد کئے جاتے ہیں، کسی مناسبت سے متعلق موضوع پر مقابلہ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

طلباء کے مقابلوں کی قسمیں

- ثقافتی مقابلے
- ورزشی مقابلے
- فنی مقابلے
- علمی مقابلے
- مختلف مقابلے

﴿۹﴾ نشریات

یہ عمل طلابی کے اہم اور فعال وسائل میں سے ہے، طلباء اس کی طرف لپکتے ہیں، یہ نشریات ان کے ذہنوں اور عقلوں کو غذا فراہم کرتی ہیں، ان کے افکار کو حسن وتوازن اور ثقافت عطا کرتی ہیں اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرتی ہیں، اسی وجہ سے عمل طلابی کے ذمہ داران ان نشریات پر خاص توجہ دیتے ہیں اور تمام دلچسپی کی چیزوں پر مشتمل اور ضرورتوں کی تکمیل کرنے والی مختلف قسم کی نشریات جاری کرتے ہیں۔

طلباء کی نشریات کی خصوصیات:

۱۔ افکار وخیالات کو منتقل کرنے اور مسائل کو اجاگر کرنے کا سریع اور تیز ذریعہ ہے۔

۲۔ طلباء تک پیام رسانی کی ترسیل بخوبی ہوتی ہے۔

۳۔ مختلف جگہوں پر اور عمل طلابی کی مختلف نسلوں میں اس کے ذریعہ افکار و خیالات اور تجربات کا آپس میں تبادلہ کیا جاتا ہے۔

۴۔ صحافتی، ادبی اور شعری وغیرہ صلاحیتوں کے انکشاف اور ان میں ترقی کا وسیع اور بہترین میدان ہے۔

طلباء کی نشریات کی قسمیں

۱۔ میعادی نشریات

یہ نشریات طلباء کی تحریک یا اس کے کسی ادارہ مثلاً انجمن، رابطہ، گروپ اور علمی

جمعیت وغیرہ کی طرف سے منظم شکل میں جاری کئے جاتے ہیں، اس میں طلباء کے میدان میں پیش کردہ مسائل اور افکار سے بحث کی جاتی ہے، مشکلات اور ان کے حل کو پیش کیا جاتا ہے، طلباء کو آراء ومشورے دئے جاتے ہیں، ان کی تہذیب وثقافت کو ترقی دی جاتی ہے اور تفریح کا سامان فراہم کیا جاتا ہے۔

نشریات کے چار فائدے ہیں:

❋ تیز ذریعہ ❋ اکثر طلباء تک رسائی

❋ تجربات کی منتقلی ❋ صلاحیتوں کی دریافت

میعادی نشریات میں اس بات کی رعایت کرنی چاہئے کہ یہ طلباء کے لیے قابل قبول ہوں، اسی وجہ سے مندرجہ ذیل امور سے متصف ہونا ضروری ہے:

۱۔ پوری دیانتداری کے ساتھ طلباء اور ان کے مطالبات کو کسی رجحان کی طرف میلان کے بغیر پیش کریں۔

۲۔ اس کے مضامین اور اس کی اشاعت میں طلباء کی سرگرم شرکت ہو۔

۳۔ اس کے موضوعات مختلف پیراؤوں میں پیش کئے جائیں: انٹرویوس، کارٹونس، طلباء کے مقالات اور تجزئے وغیرہ۔

۲۔ غیر میعادی نشریات:

یہ یا تو متنوع نشریات ہوتے ہیں جو غیر میعادی شکل میں شائع کئے جاتے ہیں یا کسی مخصوص مناسبت (عالمی یوم طالب علم) طلباء کا کوئی اہم واقعہ۔ طلباء کا کوئی مسئلہ۔ ملکی مناسبت) پر نمبر کی شکل میں شائع کئے جاتے ہیں جس میں اس مناسبت اور اس میں طلباء کے کردار کے بارے میں مضامین ہوتے ہیں اور اس کی یادوں کو تازہ کیا

جاتا ہے اور اس کو سرگرم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اس میں مندرجہ ذیل چیزوں کا خیال رکھا جاتا ہے:

۱۔ اہم دینی اور ملکی مسائل پر توجہ

۲۔ اس کی اشاعت مسئلہ کے مناسب وقت میں ہو مثلاً: یوم طالب علم، یوم قدس، ملکی عیدیں، یوم آزادی وغیرہ

۳۔ مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر دیانتداری اور بغیر کسی تعصب کے بحث کی جائے۔

۴۔ متوسط کتابی سائز میں شائع کیا جائے جس میں طالب علم کو اکتاہٹ کا احساس نہ ہو اور اس میں معانی کے اعتبار سے کوئی خامی نہ پائی جائے۔

طلباء کی نشریات کے نمونے:

طلباء کی نشریات میں بہت زیادہ تنوع پایا جاتا ہے اور ہر روز نئی چیز سامنے آتی ہے، اس کی بعض مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ طلباء کی طرف سے شائع ہونے والے رسائل ومجلات

۲۔ سلسلہ وار میعادی یا غیر میعادی شکل میں شائع ہونے والی کتابیں یا کتابچے

۳۔ واقعات یا مناسبتوں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے فکری یا ثقافتی اشاعت کا سلسلہ

۴۔ ویڈیو اور آڈیو کیسٹ ۵۔ کمپوٹرسی ڈی ۶۔ انٹرنیٹ اشاعت

نوٹ: کامیاب نشریات ہی میں موضوعات میں تنوع اور دلچسپی ہوتی ہے تاکہ طلباء اور ان کے مطالبات کو دیانتداری کے ساتھ پیش کیا جائے اور اس کے مضامین اور اشاعت میں طلباء کو شریک کیا جائے۔

﴿۱۰﴾ عام خدمات

طالب علم طلباء کے معاشرہ کے اندر یا باہر عام خدمات کی سرگرمیاں انجام دیتا ہے۔

اس کے مقاصد:

۱۔ معاشرہ کی ضرورت کے مطابق خدمات پیش کرنا
۲۔ ضروری مقاصد کی تکمیل میں طلباء کی صلاحیتوں کو لگانا
۳۔ طلباء کو ان کے اپنے اور معاشرہ کے مسائل سے جوڑنا
۴۔ طلباء جن کاموں کو انجام دے سکتے ہیں ان کو عملی شکل دینا
۵۔ عام خدمات کے انتظام اور نفاذ کو ترتیب دینا
۶۔ عمل طلابی اور حکومت کے مختلف اداروں کے درمیان تعاون و تنسیق

اس کی قسمیں:

۱۔ گارڈینگ اور شجر کاری کے پروگرامات
۲۔ یونیورسٹی یا دارہ کی صفائی اور تحسین کے پروگراموں کا انعقاد
۳۔ یونیورسٹی کے ترمیمی کاموں میں تعاون کرنا مثلاً بلڈنگوں کی پینٹنگ وغیرہ

عام خدمات کے مقاصد اور فوائد:

۱۔ معاشرہ میں اپنی خدمات پیش کرنا
۲۔ ان خدمات کی انجام دہی کے لیے طلباء کی صلاحیتوں کی رہنمائی
۳۔ اہم مسائل سے طلباء کا تعلق پیدا کرنا

۴۔ روشن عملی شکل دینا
۵۔ طلباء کی عملی تربیت
۶۔ حکومتی اداروں کے ساتھ تعاون

طلباء کے معاشرہ کے باہر عام خدمات:

۱۔ صحت سے متلعق بیداری پیدا کرنے والے پروگراموں کا انعقاد: سگریٹ نوشی کے نقصانات، ٹیکہ لگانا وغیرہ
۲۔ خون دینے کے پروگراموں کا انعقاد
۳۔ عام نظافتی پروگرام

عام خدمات کی تیاری:

۱۔ سالانہ جدول کی شکل میں پہلے ہی سے عام خدمات کی اس طور پر تعیین کہ یہ خدمات چھٹیوں میں ہوں یا امتحانات کے زمانے میں نہ ہوں۔
۲۔ یونیورسٹی اور معاشرہ کی عملی ضرورت کے مطابق ان سرگرمیوں کی تعیین کی جاتی ہے۔
۳۔ تدریسی عملہ اور طلباء کی بڑی تعداد کی شرکت کے لیے یونیورسٹی کی انتظامیہ کے ساتھ تعاون۔
۴۔ اس میدان میں کام کرنے والی جماعتوں کا ضروری تعاون کرنے کے لیے ان سے رابطہ۔
۵۔ ان سرگرمیوں کی انجام دہی سے بہت پہلے اس کا اعلان کرنا اور طلباء میں اس کی اہمیت پیدا کرنا۔
۶۔ ان پروگراموں کے دوران عام اصولوں پر توجہ مثلاً:
☆ دوسروں کے ساتھ تعاون

☆ معاشرہ کی خدمت اور لوگوں کی امداد

☆ طلباء اور اساتذہ، یونیورسٹی اور معاشرہ کے درمیان تعلقات کی پائیداری اور اس میں مضبوطی پیدا کرنا۔

۷۔ خدمت کی طرف اشارہ کرنے والے ایک ہی نشانی والے یونیفارم کا استعمال۔

۸۔ پروگرام میں سنجیدگی کے ساتھ حصہ لینے والوں کو سرٹیفکٹ یا انعامات دینا۔

۹۔ پروگراموں میں یونیورسٹی کے علاوہ دوسرے معاشرتی اداروں کو شریک کرنے اور ان کے ساتھ تعاون کی کوشش۔

۱۰۔ پروگرام کے کمزور اور طاقتور پہلوؤں سے استفادہ کرنے کے لیے اختتام پر اس کا تجزیہ۔

شروع ہی میں بہترین تیاری + خدمت کی سخت ضرورت + وسیع پیمانہ پر طلباء کی شرکت = خدمت میں کامیابی اور عمومیت ہوتی ہے

۱۱ ڈرامہ

ڈرامہ ترقی یافتہ فنون میں سے ہے، اُس سے ایک ہی وقت میں کئی فائدے حاصل ہوتے ہیں، لوگوں کو سعادت ملتی ہے، ان کے دلوں میں خوشی کی لہر دوڑتی ہے. ان کی تھکان دور ہوتی ہے، ان میں ثقافت پیدا ہوتی ہے اور افکار وخیالات لوگوں میں منتقل ہوتے ہیں، اسی وجہ سے یہ عمل طلابی کے ممتاز کاموں میں سے ہے، طلباء اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اس کو پسند کرتے ہیں اور اس سے عمل طلابی کے ذمہ داران کو خیالات وافکار کی اشاعت اور مقاصد کی تکمیل میں آسانی ہوتی ہے۔

عمل طلابی میں ڈرامہ کی خصوصیات:

دوسرے وسائل کے مقابلہ میں ڈرامہ میں کئی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ تمام طلباء کا محبوب ذریعہ اور وسیلہ ہے۔

۲۔ ثقافت اور فکر کے وسائل میں سے ایک وسیلہ کے ساتھ ساتھ تفریح کا ذریعہ بھی ہے۔

۳۔ طلباء کو اپنے افکار وخیالات پیش کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے۔

۴۔ مختلف صلاحیتوں مثلاً ڈرامہ نگاری، مضمون نگاری اور تصنیف کی صلاحیتوں کی دریافت اور انکشاف کا بہترین میدان ہے۔

عمل طلابی میں ڈرامہ کے لیے چند اہم ہدایات:

عمل طلابی کے ذمہ داران ڈرامہ کی بہت زیادہ ہمت افزائی کرتے ہیں اور اس کے انعقاد کے مواقع فراہم کرتے ہیں، اسی وجہ سے مندرجہ ذیل ہدایات کی طرف

توجہ دینا ضروری ہے:

۱۔ڈرامائی گروپ کی تیاری کے لیے طلباء کی ہمت افزائی کی جائے اور انکو اپنی کاوشوں کو پیش کرنے کے لیے امکانات اور وسائل فراہم کئے جائیں اور ان کا تعان کیا جائے۔

۲۔طلباء کو با مقصد ڈرامہ کے نصوص فراہم کئے جائیں تا کہ وہ ان ہی چیزوں کو ڈرامہ میں پیش کریں۔

۳۔مختلف گروپوں کے مابین مقابلے منعقد کئے جائیں اور کامیاب ہونے والوں میں انعامات تقسیم کئے جائیں۔

۴۔ یونیورسٹی کے باہر ادباء اور ڈرامہ نگاروں کے ساتھ تعلقات قائم کئے جائیں تا کہ فنی امور میں ان سے تعاون اور مشورہ لیا جائے

۵۔ کیمپوں، سیمناروں اور نمائشوں میں اگر ممکن ہو تو ڈرامہ پیش کرنے کے لیے مواقع سے فائدہ اٹھایا جائے۔

۶۔ڈرامہ کے کرداروں میں مندرجہ ذیل عام آداب پر توجہ دی جائے:

* فحش اور بے حیائی اور گندے الفاظ سے اجتناب

* ڈرامہ کا کوئی مقصد ہو، اس میں ترقی یافتہ نص اور کوئی ممتاز فکر پائی جائے، ڈرامہ پیش کرنے سے پہلے ذمہ داروں کے سامنے اس کے نصوص پیش کئے جائیں تا کہ کسی بھی فحش اور اہانت آمیز جملے نہ ہونے کا انکو اطمینان ہو جائے۔

﴿۱۲﴾ مظاہرہ

یہ کسی متعین مسئلہ کے بارے میں رائے عامہ بنانے کے اہم وسائل میں سے ہے، طلابی یا غیر طلابی دونوں میں جمہوری کام کی کامیابی کا اسکو میزان تصور کیا جاتا ہے، طلباء کے معاشرہ میں کوئی علمی ادارہ ہو یا کالج ہو یا یونیورسٹی ہر جگہ روزانہ ایک ہی جگہ پر طلباء کی بڑی تعداد کے جمع ہونے کی وجہ سے مظاہرہ کرنا بڑا ہی آسان ہوتا ہے، مظاہرہ کرنے میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

مظاہروں کی تیاری:

۱۔ مسئلہ کا انتخاب: رائے عامہ سے ہم آہنگ صرف اہم مسائل ہی کے لیے مظاہرے کئے جائیں: ناجائز قبضہ، ڈکٹیٹرشپ، ظلم وزیادتی، افتراق اور بگاڑ وفساد، سیاسی دباؤ، طلباء کے خلاف انتظامی دباؤ اور عمل طلابی پر پابندی کے مقابلہ کے لیے کئے جائیں۔

۲۔ مسئلہ سے واقف کرانا: اس کا مقصد مسئلہ کے بارے میں طلباء کی شعوری بیداری ہے خصوصاً اس وقت جب یونیورسٹی کے اندر یا باہر میڈیا پر پابندی عائد ہو، یہ کام نشریات، جداری پرچے (وال میگزین) اور طلباء کے گروپوں میں جذباتی تقریروں کے ذریعہ کیا جاتا ہے، یہ کام طلباء کے جذبات کو اکسانے اور مظاہروں میں ان کو شرکت پر ابھارنے کے لیے تدریجی طور پر کیا جاتا ہے۔

مظاہرہ کا انتظام مندرجہ ذیل اقدامات سے کیا جاتا ہے:

۱۔ مسئلہ پر طلباء کی رائے عامہ کی تائید پر اطمینان ہو، اس کو سروے کے ذریعہ معلوم کیا جاتا ہے۔

۲۔ مظاہروں کے انعقاد کے لیے سرکاری اداروں سے اجازت لینے کی کوشش کی جائے بلکہ سرکاری اداروں مثلاً یونیورسٹی کی انتظامیہ کو اس میں شریک کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے، اس سے مظاہروں کی قانونی حیثیت میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ مظاہرہ کے وقت کی تعیین: امتحانات اور اس سے پہلے کے دنوں میں نہیں ہونے چاہئے اور یونیورسٹی کی انتظامیہ اور اساتذہ کے تعاون سے ہونا چاہئے تاکہ ان دنوں میں محاضرات نہ ہوں۔

۴۔ جذبات ابھارنے کے لیے مقررہ وقت سے پہلے میڈیا میں اشتہار کے ذریعہ مظاہرہ کے وقت کا بار بار اعلان کیا جائے۔

۵۔ مظاہرہ کے لیے کسی شعار کا انتخاب کیا جائے۔

۶۔ مشترکہ مسائل میں واحد اور طاقت ور رائے عامہ بنانے کے لیے طلباء کے تمام رجحانات کے درمیان تعاون وتنسیق۔

۷۔ اس کو مندرجہ ذیل امور پر مشتمل معروف ومشہور اور مقبول پروگرام بنانے کی کوشش کرنی چاہئے:

* مختلف رجحانات کے خطابات
* جذباتی نظمیں
* مظاہرہ کی تجاویز اور قراردادوں کو بڑی حد تک رائے عامہ کی نمائندگی کرنے والے اور حقیقت سے زیادہ قریب بنانے کا خیال رکھنا چاہئے۔
* ان تجاویز کے نفاذ کی متابعت اور نگرانی کی جائے اور ذمہ دار لوگوں تک ان کو پہنچانے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔
* میڈیائی نشریات کے ذریعہ اعلامی طور پر طلباء کے ساتھ مسئلہ کی متابعت ونگرانی۔

۸۔ یونیفارم میں ملبوس بعض طلباء پر مشتمل انتظامی کمیٹی کی تشکیل تاکہ کسی بھی بھگدڑ کی صورت میں نظام اور سکون برقرار رکھا جاسکے۔

۹۔ سختی یا اس کے کسی بھی مظاہرہ سے مکمل طور پر اجتناب کیا جائے اور طلباء کو تاکید کی جائے کہ آپس میں مشورہ نہ کریں اور کسی قسم کی ڈھیل نہ دی جائے تاکہ امن و امان کو برقرار رکھا جاسکے۔

۱۰۔ مظاہرہ کے موضوع پر توجہ دی جائے اور معاملات کو دوسرے مسائل میں نہ لے جائیں مثلاً حکومت یا ذمہ داران پر ان کا اس مسئلہ سے بلاواسطہ تعلق نہ ہونے کی صورت میں اعتراضات کرنے سے احتراز کیا جائے۔

۱۱۔ صرف ضرورت کے وقت ہی مظاہرے کئے جائیں کیونکہ مظاہروں میں کثرت سے طلباء میں فتور اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مظاہروں میں ضعف پیدا ہوجاتا ہے۔

کامیاب اور مؤثر مظاہرہ کے لیے

- مسئلہ کا پوری توجہ کے ساتھ انتخاب
- ذرائع ابلاغ کو زیادہ اہمیت دی جائے
- شرکت کرنے والوں میں اضافہ کی کوشش
- مناسب وقت اور جگہ کا انتخاب
- انتظامی کمیٹی کی تشکیل
- سختی اور تخریب کاری سے گریز
- تجاویز کے نفاذ کی متابعت اور نگرانی

خلاصہ کلام

عمل طلابی کے اہم وسائل

۱۔ طلباء کے سیمنار ۲۔ محاضرات ۳۔ علمی مجالس
۴۔ اسفار ۵۔ کیمپ ۶۔ ورزشی سرگرمیاں
۷۔ نمائشات ۸۔ مقابلے ۹۔ نشریات
۱۰۔ عوام کا تعاون اور ان کی خدمت ۱۱۔ ڈرامہ
۱۲۔ مظاہرے

پانچویں فصل

عمل طلابی کے ادارے

﴿۱﴾ طلباء کی انجمن

طلباء کی انجمن عمل طلابی کے اہم اور زیادہ وسیع میدانوں میں سے ایک ہے، عام طور پر کوئی بھی یونیورسٹی، کالج یا ادارہ طلباء کے اس اہم قلعہ سے خالی نہیں ہوتا ہے، طلباء اپنی نمائندگی، اپنے حقوق کی مدافعت، اپنے آراء وخیالات کے اظہار وابلاغ اور اپنے مفادات کی تکمیل کے لیے اسکا انتخاب کرتے ہیں

طلباء کی انجمنوں کی اہمیت:

طلباء کی انجمنوں کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

۱۔ یہ تمام طلباء کا سرکاری اسٹیج ہوتا ہے جس کے پرچم تلے طلباء اپنے مختلف نظریات اور رجحانات وخیالات کے ساتھ جمع ہوتے ہیں، اس کی مدافعت کرتے ہیں

اور ہر ظلم وزیادتی سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

۲۔اس میں سیاسی حقوق مثلاً امیدواری، انتخابات، انتخابی مہم اور انجمن کے تمام میدانوں اور کاموں میں انتخابی کوششوں کی طلباء کو بہترین ٹریننگ ملتی ہے۔

۳۔آزاد جماعتی کاموں میں سے ایک ہے جو معاشرہ کی سب سے بڑی اکائی کی نمائندگی کرتا ہے، اس کے خیالات کو پیش کرتا ہے اور اپنے معاشروں میں سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی واقعات وحادثات کے موقع پر پوری سرگرمی کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔

۴۔قابل بھروسہ بجٹ کی موجودگی جس سے انجمن کے کاموں کے لیے ضروری مالیات فراہم ہوتی ہے اور طلباء کی خدمت اور ان کے حقوق کے دفاع میں اس کو خرچ کیا جاتا ہے۔

۵۔طلباء کی تحریکات کا سرگرم اور اہم گہوارہ ہے جس میں ان کی تربیت کی جاتی ہے، ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کیا جاتا ہے اور تجربات کو صیقل کیا جاتا ہے تاکہ معاشرہ کے مختلف میدانوں میں اس کے لیے قائدین کی ٹیم تیار کی جائے۔

انجمن اور اس کی کمیٹیوں کا انتظام:

طلباء کی انجمنیں اپنے پروگراموں اور منصوبوں میں عمل طلابی کے تمام مقاصد کو شامل کرتی ہیں اور اپنے وسائل اور حالات کی روشنی میں اس کی تکمیل کی کوشش کرتی ہیں، اس کے لیے اپنی تمام کمیٹیوں کو سرگرم کرتی ہیں، طلباء کی جماعتوں کو ابھارتی ہیں، ان کی رہنمائی کرتی ہیں اور انکو سرگرم رکھتی ہیں اور اس سلسلہ میں طلباء کی دوسری انجمنوں اور معاشرہ میں پائے جانے والی مختلف جماعتوں، گروہوں، پارٹیوں اور تنظیموں کے ساتھ تعاون کرتی ہیں، اسی طرح حکومت کے ساتھ مستقل گفتگو کرتی رہتی ہیں، مکمل طور پر اس پر نظر رکھتی ہیں، اس کی رہنمائی کرتی ہیں اور معاشرہ میں پائے جانے والے ہر ایک بگاڑ کا مقابلہ کرتی ہیں۔

انجمن اور اس کی کمیٹیوں کے منتظمین کے لیے مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

* صحیح انتظامی کاموں کی بنیاد سرگرم، عالم منصوبہ بندی پر ہوتی ہے، اسی لئے انجمن اور اس کی کمیٹیوں کو کم مدتی اور طویل مدتی منصوبوں کو تیار کرنا، ہر وقت ان پر نظر ثانی کرنا اور ان میں تبدیلی لانا ضروری ہوتا ہے۔

* انجمن اور اس کی کمیٹیوں کو اپنے منصوبوں کی تیاری کے وقت اپنے مقاصد میں عمل طلابی کے عام مقاصد کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ اکثر طلباء کے مفادات اور ان کی مشکلات کی رعایت کرنا بھی ضروری ہے، مقاصد کے لیے ضروری ہے کہ وہ طلباء کی تمام اکائیوں اور رجحانات کی مشکلات کا خیال رکھنے والے اور پسندیدہ چیزوں کے نمائندہ ہوں۔

* جن وسائل کی منصوبہ بندی کی جائے ان میں طلباء کے ماحول کی مناسبت اور بلاواسطہ متعین مقاصد کی تکمیل کا خیال رکھنا چاہئے اسی طرح ہمیشہ اس میں تنوع اور جدت کی رعایت کرنی چاہئے، یہ بھی ضروری ہے کہ ممکنہ بڑی تعداد کیلئے دلچسپی کے باعث وسائل کو اپنانے کی کوشش کی جائے۔

* انجمن اور اس کی کمیٹیوں کے منصوبوں کی تیاری میں طلباء کی ممکنہ بڑی تعداد کو شریک کیا جائے اور انجمن کے منصوبوں اور ان کی انجام دہی میں وقت بوقت طلباء کے خیالات سے مطلع ہونا ضروری ہے۔

* انجمن کی کمیٹیوں کا انتظام انجمن کے قانونی ممبران کے ہاتھوں ہی میں نہ ہو بلکہ کمیٹیوں کے انتظام، طلباء کے وسائل کے نفاذ اور ان کے جائزہ میں فعال و متحرک اور ممتاز طلباء کو بھی شامل کیا جائے۔

* طالبات بھی انجمن اور اس کی کمیٹیوں کے انتظام اور اس کی سرگرمیوں و منصوبوں میں اپنے ساتھی طلباء کے ساتھ پہلو بہ پہلو شریک ہوں۔

طلباء کی انجمن

* طلباء کا متحرک سرکاری وقانونی اسٹیج
* طلباء کی آزاد جماعت
* سیاسی حقوق کو حاصل کرنے کی تربیت
* طلباء کی خدمت کا قانونی بجٹ
* امت کے قائدین کی پیداوار کا گہوارہ

* انجمن کی تمام کمیٹیوں کو سرگرم کرنا، اس کی سرگرمیوں میں تنوع پیدا کرنا اور درسی سال وچھٹیوں کے مطابق ان کو تقسیم کرنا ضروری ہے، طلباء کی انجمنوں کے ذمہ داران اپنی سرگرمیوں کو کسی ایک یا دو کمیٹیوں یا درسی سال کے کسی متعین وقت میں منحصر نہ کریں بلکہ عمومیت کو مدنظر رکھیں۔

* طلباء کی انجمن ہی طلباء کی مدافعت کرنے والی، ان کے مشوروں اور خیالات کو اپنانے والی اور ان کے نظریات کو پیش کرنے والی ہوتی ہے، انجمن کو ان ذمہ داریوں کو مکمل طور پر ادا کرنا اور اس کے راستہ میں آنے والی دشواریوں کو برداشت کرنا ضروری ہے، اسی طرح انجمن طلباء کی خدمت کرتی ہے اور ان کی مشکلات کو حل کرتی ہے چاہے ان کے نظریات کچھ بھی ہوں۔

* اپنی یونیورسٹی اور ملک کی دوسری یونیورسٹیوں کی انجمنوں کے ساتھ دائمی روابط کی کوشش کرنا ضروری ہے، اسی طرح پڑوسی ملکوں کی انجمنوں اور طلباء کے عالمی اداروں کے ساتھ وابستگی رکھنا بھی ضروری ہے۔

* انجمن کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ معاشرہ کے مختلف اداروں خصوصاً معاشرتی اداروں، سیاسی پارٹیوں، جمعیات، نوجوانوں کے اداروں اور دینی واشاعتی اداروں کے

ساتھ تعلقات استوار رکھے اور حکومتی اداروں کے ساتھ بھی ربط رکھے، آزادی، جمہوریت، معاشرہ کی ترقی اور طلباء کے مفادات کو پورا کرنے میں مزید ترقی کے لیے گفتگو کا سلسلہ جاری رکھے اور ان کے ساتھ تعاون کرے۔

طلباء کے مابین انتخابات:

عام طور پر طلباء کی انجمنوں کے انتخابات طلباء کے مابین آزادانہ ووٹنگ کے ذریعہ ہوتے ہیں، دنیا کے اکثر ممالک میں انتخابات بڑی حد تک پاکیزہ اور آزادانہ طور پر ہوتے ہیں لیکن بعض حکومتیں طلباء کے انتخابات میں بالقصد مداخلت کرتی ہیں، نتائج میں بے ایمانی یا اسکو کالعدم کرنے یا اپنے مخالفین کو اس سے دور رکھنے کے لیے پابندی لگانے کی کوششیں کرتی ہیں۔

حالات جس طرح کے بھی ہوں طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں کے لیے طلباء کے انتخابات سے متعلق بعض امور کا خیال رکھنا چاہئے:

* انتخابات آزادی کا بہت بڑا پروگرام، افکار وخیالات کو پیش کرنے کا بہترین موقع اور ہر نظریہ کو اپنانے کا حقیقی میزان ہوتے ہیں، اسی لئے عمل طلابی کے ذمہ داروں کے لیے ضروری ہے کہ پوری سرگرمی کے ساتھ انتخابات میں شرکت کریں اور شریفانہ مقابلہ کی کوشش کریں چاہے ان کے رجحانات کچھ بھی ہوں

* تمام لوگ انتخابات کے دوران آزادی کے سلسلہ میں طلباء کے حقوق کی حمایت کریں اور امیدواری، تحریک، ووٹنگ اور خیالات کے اظہار کے ذریعہ جمہوریت کے مطابق کام کریں۔

* طلباء کے انتخابات کا شمار گروپوں کی تیاری، قیادت کی فراہمی اور اجتماعی و جمہوری کاموں کی ٹریننگ کے وسائل میں ہوتا ہے، اسی طرح یہ معاشرہ کے تمام میدانوں میں قائدین کی فراہمی کا ایک اقدام بھی ہوتا ہے۔

* طلباء کے انتخابات کی تیاری جلدی ہونی چاہئے، عمل طلابی کے ذمہ داران بہت پہلے ہی سرگرم ہوجائیں، منصوبے بنائیں اور لسٹ تیار کریں، طلباء کے خیالات سے مطلع ہوں اور ان کے مشوروں کو جمع کریں۔

* طلباء کے انتخابات میں مداخلت کی کوششوں کے مقابلہ کے لیے متبادل منصوبوں کی تیاری، اسی طرح سختی اور دباؤ کی صورت میں کام کرنے کے لیے منصوبوں کی تیاری اور کام کے نئے وسائل کی تلاش بھی ضروری ہے۔

* انجمن پر مکمل قبضہ نہ کرکے اس کی اکثر کمیٹیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش ہونی چاہئے بلکہ تمام رجحانات کو شریک ہونے کا موقع دینا چاہئے، اسی طرح مختلف کمیٹیوں میں طلباء اور طالبات کو شریک کرنے اور تمام نظریات اور طلباء کے تمام گروپوں کی انجمن میں نمائندگی کی کوشش کرنی چاہئے۔

* انتخابی مہم کا انتظام ایک فنی کام ہے، اسی وجہ سے اس مہم کے لیے خاص کورسس اور میدانی و عملی ٹریننگ کے ذریعہ طلباء کے متحرک گروپوں کی تیاری ضروری ہے۔

* طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں کے لیے سختی اور ظلم وزیادتی سے مکمل اجتناب کرنا ضروری ہے خصوصاً طلباء کے انتخابات میں بلکہ تمام افراد کی آزادی، جمہوریت اور دوسروں کے آراء کے احترام کی فضا کو قائم رکھنا چاہئے۔

طلباء کے کامیاب انتخابات کا نسخہ

* سرآغاز ہی میں بہترین تیاری * آزادی اور پاکیزگی کا دفاع * طلباء کی خواہشات کی صحیح ترجمانی * ظلم وزیادتی اور تخریب کاری سے گریز * تمام احتمالات کے لیے مکمل تیاری * طلباء کے کامیاب انتخابات کا سرگرم وفعال انتظام

﴿۲﴾ طلباء کا ادارہ

طلباء کے ادارے بعض یونیورسٹیوں میں موجود عمل طلابی کی سرگرمیوں کے معاونین میں سے ہوتے ہیں جن کا نظریہ طلباء کی ایک تعداد کو جماعت کی شکل میں جمع کرنا اور اس کا مقصد یونیورسٹی کی نگرانی میں مختلف سرگرمیوں کی انجام دہی ہے، اس کے مندرجہ ذیل عہدیداران ہوتے ہیں:

۱۔ ادارہ کا اسپیکر جو انتظامی ذمہ دار ہوتا ہے۔

۲۔ اجتماعی، ثقافتی اور ورزشی امور ہر ایک کا الگ الگ ذمہ دار۔

۳۔ نگران: تدریسی عملہ کا رکن ہوتا ہے۔

۴۔ فاؤنڈر اراکین جنکی تعداد ۵۰ سے ایک سو تک ہوتی ہے۔

ادارہ کا انتظام:

ادارہ کا انتظام ایک میعادی کمیٹی کی نگرانی میں ہوتا ہے جس میں انجمن کا نگران (ناظم)، اس کا اسپیکر اور مختلف سرگرمیوں کے ذمہ داران ہوتے ہیں، یہ کمیٹی مختلف سرگرمیوں کے اوقات اور طریقہ کار کو منظم کرنے کے لیے تشکیل دی جاتی ہے۔

طلباء کے اداروں کی خصوصیات:

* خصوصاً طلباء کی انجمنوں کی عدم موجودگی میں چاہے اصلاً موجود نہ ہوں یا طلباء کی صحیح نمائندگی نہ کرتے ہوں یہ ادارے اہم معاون ہوتے ہیں۔
* یہ ادارے کسی بھی فکر و نظریہ کے تعارف کا بڑا موقع فراہم کرتے ہیں جب کہ

اس کے ذمہ داران کو انجمنوں کی طرح تمام طلباء کی نمائندگی سے کوئی سروکار نہیں ہوتا ہے۔

* مختلف رجحانات کی حقیقی نمائندگی کا بہترین موقع ملتا ہے اور یہیں سے آپس میں بہترین تعلقات کی استواری کا بھی موقع ملتا ہے۔

* اس کو قائم کرنا آسان ہوتا ہے کیونکہ اس میں انجمنوں کی طرح انتخابات نہیں ہوتے اور اس کی تعداد متعین نہیں ہوتی ہے، طلباء کے ہر گروہ کے لیے حق ہوتا ہے کہ وہ اپنی سرگرمیوں کے لیے ادارہ قائم کرے، اس میں صرف اس کے تمام شرائط کا لحاظ رکھنا ہوتا ہے۔

اداروں کے مقاصد اور وسائل:

یہ ادارے طلباء کی انجمن کے بہت سارے مقاصد کو اختیار کرتے ہیں اور اس کی متعدد سرگرمیوں میں شریک ہوتے ہیں چاہے وہ سرگرمیاں معاشرتی ہوں مثلاً اسفار یا فوجی کیمپ وغیرہ یا تہذیبی وثقافتی مثلاً محاضرات، تقریر پروگرام، پمفلٹس اور کتابچوں کی اشاعت، نمائشات، یا سیاسی ہوں مثلاً مظاہروں کا انتظام، قومی تہواروں کے موقع پر جلسے وجلوس اور اہم قومی مسائل کا تعارف وغیرہ۔

﴿۳﴾ سیر وسیاحت

بعض طلباء ثانوی مدارس کے ہوں یا یونیورسٹی کے اپنی بہت سی خواہشات کی طرح سیر وسیاحت اور اسکاؤٹ کے فن سے منسلک ہونے کے خواہشمند ہوتے ہیں جس کا فائدہ نوجوان اور معاشرہ دونوں کو ہوتا ہے، اسی وجہ سے ضروری ہے کہ عمل طلابی طلباء کے معاشرہ اور پورے معاشرہ کے ساتھ تعلقات قائم کرنے والے اس اہم اور سرگرم وسیلہ وذریعہ کی طرف زیادہ توجہ دے۔

عمل طلابی میں سیاحت کے مقاصد:

۱۔ نوجوانوں کی صلاحیتوں کو مفید چیزوں میں لگانا اور نقصان دہ چیزوں میں اس کو لگنے سے بچانا۔

۲۔ طلباء کی صلاحیتوں اور استعداد کو بڑھانا۔

۳۔ موجودہ اور آئندہ کے مراحل میں اس کے لیے مفید بہت سے فنون کی تعلیم دینا۔

۴۔ سیاح کی عام ثقافت اور اس سے متعلق امور سے واقف کرانا۔

۵۔ طالب علم میں پختہ اخلاق اور قدروں کو پیدا کرنا جن کا فائدہ اس کو اور معاشرہ دونوں کو پہونچتا ہے مثلاً سچائی، امانت، باہمی امداد وتعاون اور وفاداری وغیرہ۔

۶۔ طلباء کے معاشرہ کا تعاون وخدمت: مشکلات کو حل کرنے کی کوشش، تدریسی جگہوں پر توجہ اور انکو ترقی دینا۔

۷۔ معاشرہ میں عام خدماتی دوروں، طبی اور صفائی مہموں کے ذریعہ اپنی خدمات پیش کرنا۔

۸۔ مختلف ملکوں میں انکشافی کیمپوں کے ذریعہ دوسروں کے ساتھ تعلقات بنانا، اسی کے ذریعہ تجربات کی منتقلی اور طلباء کے مختلف مسائل سے واقفیت ہوتی ہے۔

سیر وسیاحت کے وسائل:

بہت سے ملکوں میں طلباء کی انجمنوں اور ثانوی مدارس میں موجود سیر وسیاحت کے لیے مخصوص کمیٹی کے ذریعہ اسکا کام ہوتا ہے، بعض مرتبہ مخصوص انکشافی سیاحتی جماعتیں ہوتی ہیں جو یا تو عام اداروں کے تابع ہوتی ہیں مثلاً سیاسی پارٹیاں اور معاشرتی تنظیمیں یا طلباء کے کسی ادارہ کے تابع ہوتی ہیں مثلاً طلباء کے ادارے، علمی ادارے اور طلباء کے ہاسٹلس وغیرہ۔

اس میں متعدد کام اور سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں جن کے ذریعہ وہ ادارے اپنے مقاصد پورے کرتے ہیں:

۱۔ منصوبوں کی تیاری اور اپنے حالات پر غور وخوض کے لیے اراکین کی میعادی میٹنگ منعقد کی جاتی ہے۔

۲۔ ثقافتی سرگرمیوں کا انتظام مثلاً محاضرات اور سیمنار وغیرہ۔

۳۔ صحافت، ڈرامہ اور دوسرے فنون کے لیے داخلی کمیٹیوں کی تشکیل۔

۴۔ سیاحت کے اراکین کے لیے کیمپوں اور اسفار کا انتظام، جن کے ذریعہ آپس میں مکمل طور پر معاملات کا موقع ملتا ہے اور انکو متعدد نافع فنون اور صلاحیتوں کی تربیت اور بلا واسطہ طریقوں اور کسی آئیڈیل کے ذریعہ ان کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

۵۔ انتظامی، انکشافی، فنی، سیاسی اور معاشرتی وغیرہ میدانوں میں تربیتی کورسس کا انتظام۔

۶۔ طلباء کی خدمت کے لیے کورسس کا انتظام، اس کے ذریعہ خدمات پیش کی جائیں، عام شعور بیدار کیا جائے، ثقافتی تربیت دی جائے، بہترین افکار اور اخلاق

کو عام کیا جائے اور تعلیمی اداروں پر توجہ دی جائے۔

۷۔ خدماتی اور طبی مہم، صفائی مہم، ثقافتی اور سیاسی مہم وغیرہ کے ذریعہ معاشرہ کا تعاون کیا جائے۔

سیر وسیاحت

* صلاحیتوں کا استعمال * صلاحیت میں اضافہ
* مستقبل کی تیاری * وسیع تہذیب
* اخلاق واقدار * طلباء کی خدمت وتعاون
* معاشرہ کی خدمت * تجربات کا تبادلہ

خلاصہ کلام

عمل طلابی کے ادارے

۱۔ طلباء کی انجمن

* طلباء کے اہم اداروں میں سے ہے
* انجمن کا انتظام علم، فن اور دائمی کام ہوتا ہے
* صحیح اور واضح منصوبہ بندی کامیابی کے اہم عوامل میں سے ہے
* تجاویز اور سرگرمیوں میں طلباء کی شرکت
* پوری قدرت اور صلاحیت کے ساتھ انتخابات کا انتظام کیا جائے

۲۔ طلباء کے ادارے

* عمل طلابی کے اہم معاونین
* خیالات ونظریات کو پیش کرنے کا آزاد اسٹیج
* اس کا قیام اور انتظام آسان اور جلد ہوتا ہے
* عمل طلابی کے مقاصد اور وسائل کی ترویج وتعمیل

۳۔ سیر وسیاحت

* طلباء کی دلچسپی کا سامان
* متعدد خصوصیات اور فوائد جس کی کوئی انتہا نہیں
* مختلف ومتنوع اور دلچسپ سرگرمیاں

چھٹی فصل

عمل طلابی کے میدان

﴿۱﴾ ثانوی مدارس میں عمل طلابی

ثانوی مرحلہ بڑا اہم ہوتا ہے، اسی زمانہ میں مراہقت (عنفوان شباب) کی ابتداء ہوتی ہے، اس کو معاشرہ میں اپنے وجود اور اپنی امت کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوتا ہے، اس کام کی اپنی جگہ اہمیت اور اس کی اپنی الگ خصوصیات ہوتی ہیں:

ثانوی مرحلہ میں عمل طلابی کی اہمیت:

۱۔ طالب علم کی کم عمری اور مراہقت (عنفوان شباب) کے دور سے گزرنے کی وجہ سے افکار وخیالات کی تشکیل اور اقدار وعقائد کی تفہیم اور ان کو دلوں میں پیوست کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

۲۔ اس مرحلہ کا طالب علم کی پوری زندگی پر اثر رہتا ہے، معاشرہ کے تئیں اپنی ذمہ داری کا احساس پیدا ہونے کے یہ ابتدائی قدم ہوتے ہیں۔

۳۔ اس مرحلہ میں جو مصروفیات ہوتی ہیں، وہ یونیورسٹی میں کام کے لیے مشعل

راہ ثابت ہوتی ہے، اور یہ یونیورسٹی میں عمل طلابی کے لیے تعاون فراہم کرتا ہے۔

۴۔ اس مرحلہ میں صلاحیتوں کی دریافت، استعداد اور مہارت میں اضافہ، صلاحیت کی ہمت افزائی اور مستقبل کے فوائد حاصل کرنے کے لیے اس کی رہنمائی کا کام آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ ثانوی درجات کے طلباء کے پاس فارغ اوقات زیادہ ہوتے ہیں جس سے ان کو تحریکی اور ابتدائی انتاج کی صلاحیت پیدا کرنے کا موقع ملتا ہے۔

۶۔ اس حساس دور میں نوجوانوں کی صلاحیتوں کا رخ انتاج، اپنی ذاتی ترقی اور معاشرہ کی خدمت کی طرف موڑا جاسکتا ہے جس سے وہ فساد، بگاڑ اور مخرب اخلاق چیزوں کے شکار ہونے سے محفوظ رہتے ہیں۔

۷۔ ثانوی مدارس میں عمل طلابی پر توجہ دینے سے مہذب، باشعور اور انتاج کی صلاحیت رکھنے والے نوجوانوں کی ایک صالح نسل تیار ہوتی ہے۔

اس کی اپنی خصوصیت کی وجہ سے بعض وسائل کو اہمیت دی جاتی ہے مثلاً:

۱۔ مدرس: مدرس کی رہنمائی اور اس کی ترقی کے لیے اس پر بہت زیادہ توجہ دی جائے اور مجرب وسائل کی طرف اس کی رہنمائی کی جائے، کیونکہ اس ابتدائی مرحلہ میں مدرس کا اثر طلباء پر بہت زیادہ ہوتا ہے اور مدرسین وطلباء کے مابین علمی اور نفسیاتی تعلقات کا اثر ان کی تربیت پر پڑتا ہے۔

۲۔ بامقصد عمل طلابی کے تربیت یافتہ مدرسین کی نگرانی میں بامقصد کمیٹیوں کی تشکیل مثلاً صحافت، نشر واشاعت، شعر وادب اور سیر وسیاحت وغیرہ

۳۔ مختلف مقابلوں اور سرگرمیوں کے ذریعہ صلاحیتوں کی دریافت اور ان کو ترقی دینا (رسائل ومجلات، جداری پرچے، شبینہ علمی مقابلے اور ورزشی کیمپ وغیرہ)۔

۴۔ گرمی کی چھٹیوں میں سفر اور کیمپوں کا انتظام اور ان سے استفادہ۔

۵۔ مختلف میدانوں میں ممتاز اور فائق طلباء پر توجہ، ان کی صلاحیتوں میں

اضافہ اوران کی رہنمائی۔

۶۔ سرپرستوں کی میٹنگ کا اہتمام اور مدرس اور گھر والوں کے مابین پائیدار تعلقات کا اہتمام وانصرام۔

۷۔ طالب علم کی موجودہ عمر کا لحاظ رکھا جائے، اس کو درپیش مسائل پر توجہ دی جائے اوراس کے ساتھ مناسب انداز میں ان مسائل کے بارے میں بحث کی جائے (جنس مخالف، جذباتی رجحان، زندگی میں انسان کا کردار، انتساب، خودی وغیرہ)

اخیر میں ثانوی اور جامعی مرحلوں میں کام کرنے والوں کے درمیان تعلقات میں پائیداری اور دوام کو یقینی بنانا ضروری ہے، وہ ایک دوسرے کے کاموں کی تکمیل اور ایک دوسرے کی رہنمائی کریں، اسی کے ذریعہ مقاصد کو حاصل کیا جاسکتا ہے اور پیداوار میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

ثانوی مدارس میں عمل طلابی کے مقاصد

* طالب علم اور طالبہ کی صحیح تربیت
* صلاحیتوں کی رہنمائی اوران کی ہمت افزائی
* معاشرہ کی خدمت کے لیے طالب علم کو سرگرم بنانا
* قوم اور وطن کی محبت کی روح کو عام کرنا
* امت کی طرف انتساب کی روح کی حفاظت

یونیورسٹیوں اور کالجوں میں عمل طلابی کے لیے ثانوی مدارس ہی کا عمل طلابی حقیقی معین اور مددگار ہوتا ہے

﴿۲﴾ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں عمل طلابی

یونیورسٹیوں اور کالجوں میں عمل طلابی اس کا ستون شمار کیا جاتا ہے، اس کے دوسرے میدانوں کے مقابلے میں اس کا ہی معاشرہ پر زیادہ اثر ہوتا ہے اور اس میں انتاجی کام زیادہ ہوتے ہیں، یونیورسٹیوں اور کالجوں میں عمل طلابی اپنی عام پالیسیوں، مقاصد اور وسائل کو ہی اختیار کرتا ہے لیکن اس مرحلہ کی بعض خصوصیات اور امتیازات ہوتے ہیں:

۱۔ یونیورسٹیاں نوجوانوں کی دائمی ملاقات گاہیں ہوتی ہیں، اس میں طلباء کی آپس میں ملاقات درسگاہوں اور میدانوں میں طویل مدت کے لیے ہوتی ہے، وہ آپس میں گفتگو کرتے ہیں، تجربات وخیالات کا تبادلہ ہوتا ہے اور آپس میں ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ یونیورسٹیوں کے طلباء معاشرہ کی ممتاز اکائی ہوتے ہیں، وہ نوجوانی کے تمام صفات جوش وجذبہ، تاثر، چستی اور ہمت وحوصلہ سے متصف ہوتے ہیں، اور مستقبل میں امید دلانے والی ہر نئی چیز کو قبول کرتے ہیں۔

۳۔ یونیورسٹی میں عمل طلابی جماعتوں کی تیاری اور تمام میدانوں میں معاشرہ کو قائدین کی فراہمی کا اہم میدان ہوتا ہے۔

۴۔ یونیورسٹی علم کا گہوارہ اور علمی بحث ومباحثہ کا مرکز ہوتا ہے، اسی وجہ سے یہ تہذیب کی تعمیر وترقی کے میدان میں گامزن ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔

۵۔ یونیورسٹی میں عمل طلابی پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے کیونکہ ہر ملک میں دسیوں بلکہ سینکڑوں یونیورسٹیاں اور کالجس پائے جاتے ہیں جہاں لاکھوں طلباء اور طالبات پڑھتے ہیں۔

۶۔ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں عمل طلابی انتاجی ہوتا ہے جس کے ذریعہ

صالح طلباء اور طالبات، اپنے وطن کو فائدہ پہنچانے والے اور اپنی قوم کے مسائل پر توجہ دینے والے شہری پیدا ہوتے ہیں۔

۷۔ طالبات پر توجہ دینا ایک ضرورت ہے کیونکہ وہ معاشرہ کی نصف آبادی ہوتی ہیں اور اس کی تربیت اور اس کو پروان چڑھانے کا ستون ہوتی ہیں، یونیورسٹی کی طالبات میں کام کرنا انتاجی کاموں کے اہم پلیٹ فارموں میں سے ہے۔

۸۔ یونیورسٹی اوپن معاشرہ ہوتا ہے، اس میں طلباء بہت سے اسباق اور اصول سیکھتے ہیں اور ان کی تربیت لیتے ہیں، ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں: آزادی۔ شوری۔ جمہوریت۔ آپسی گفتگو اور دوسروں کی رائے کا احترام۔ وطن سے محبت۔ احساس ذمہ داری۔ مستقبل کی امید۔ امت کی خواہشات اور امیدوں کو پورا کرنے کی ذمہ داری اپنے ذمہ لینا وغیرہ۔

۹۔ دوسروں کے بہ نسبت یونیورسٹی کے طلباء کے پاس فارغ اوقات زیادہ ہوتے ہیں، عمل طلابی میں کام کرنے والوں کے لیے ان اوقات کو نوجوانوں کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے والی مختلف اور متنوع سرگرمیوں اور کام کے مواقع کی فراہمی کے ذریعہ مفید چیزوں میں مشغول رکھنا ضروری ہے تاکہ بگاڑ وفساد، انحراف اور مخرب اخلاق چیزوں سے ان کی حفاظت کی جائے۔

۱۰۔ یونیورسٹی میں آزادی ہوتی ہے، اس میں تمام سیاسی رجحانات اور تمام اصحاب الرائے اور مفکرین اپنے خیالات کو پوری آزادی کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

۱۱۔ یونیورسٹی میں طالب علم کو اپنے سینئر افراد مثلاً تدریسی عملہ کے اراکین اور یونیورسٹی اور کالج کے منتظمین سے ملاقات کے بڑے مواقع ملتے ہیں، وہ ان سے علم کے ساتھ ساتھ زندگی کے تجربات بھی حاصل کرتا ہے۔

۱۲۔ طالب علم یونیورسٹی میں محاضرات، علمی مجالس، سیمیناروں، درس وتدریس اور ملاقاتوں وغیرہ کے ذریعہ معاشرہ اور حکومت کے ذمہ داران سے ملاقات کرتا ہے۔

۱۳۔ یونیورسٹیوں میں عمل طلابی عملی ہوتا ہے، اس میں طلباء دنیا بھر کے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں، تجربات کا تبادلہ کرتے ہیں اور ان سے تعلقات قائم کرتے ہیں۔

۱۴۔ پختہ اور طاقت ور عمل طلابی طلباء کی حفاظت کرتا ہے، ان کے ذہنوں کو انحراف اور اخلاقی بگاڑ سے محفوظ رکھتا ہے اور معاشرہ میں موجود انحراف اور بگاڑ کے دھاروں کا مقابلہ کرتا ہے۔

۱۵۔ طلباء ہی مستقبل کی نسل کے لیے مستقبل کی اولاد ہوتے ہیں، جب طلباء جن میں طالبات بھی شامل ہیں کی تربیت اور اصلاح پر مکمل توجہ دی جاتی ہے تو یہ صالح نسل امت کے مستقبل کو سنوارتی ہے اور ان کا پرچم بلند کرتی ہے۔

یونیورسٹیوں اور کالجوں میں عمل طلابی کی خصوصیات

* نوجوانوں کی دائمی ملاقات گاہ
* معاشرہ کی ممتاز اکائی جن سے امیدیں وابستہ ہوتی ہیں
* ممتاز جماعتوں کی تیاری
* معاشرہ کی قیادت کا وجود
* علم وتہذیب کا گہوارہ
* حقیقی عالمی کام
* تخلیقی اور انتاجی کام
* طالبہ پر خصوصی توجہ
* آزاد اور اوپن معاشرہ
* تجربات کا تبادلہ

﴿۳﴾ طالبات میں عمل طلابی

طالبات میں کام کرنا عمل طلابی کے اہم میدانوں میں سے ہے کیونکہ عورتیں مردوں کی طرح ہی مسئول ہوتی ہیں اوران پرتوجہ دینا مستقبل کی نسل کی ماؤں پرتوجہ دینا ہے، اکثر معاشروں میں طالبات کی تعلیم پر بڑی توجہ دی گئی ہے، یہاں تک کہ دنیا کی اکثر یونیورسٹیوں میں طالبات کی تعداد طلباء کے برابر بلکہ کبھی کبھار طلباء سے زیادہ ہوتی ہے۔

عمل طلابی کے تئیں طالبات کے جذبات طلباء کے مقابلہ میں زیادہ قوی ہوتے ہیں، کام میں محنت وکوشش اورعزم میں پختگی طالبات ہی میں زیادہ ہوتی ہے، اپنی سہیلیوں کے ساتھ ان کے معاشرتی تعلقات زیادہ گہرے اور پختہ ہوتے ہیں، مناقشہ اور بحث کی صلاحیت طالبہ میں طالب علم کے مساوی بلکہ بعض مرتبہ زیادہ ہوتی ہے اوراپنی سہیلیوں کواپنے افکار کے ذریعہ قانع کرنے، انکواپنی طرف مائل کرنے اورعمل طلابی و تخلیقی کاموں کے لیے ان میں رغبت ودلچسپی پیدا کرنے میں زیادہ مؤثر ہوتی ہیں۔

طالبات کے میدان میں کام کرنے کے مقاصد اور وسائل طلباء میں کام کرنے کے مقاصد ووسائل سے زیادہ مختلف نہیں ہوتے لیکن طالبہ کی مستقبل کی ذمہ داریوں (نسل کی تربیت اورشوہراور گھربار پرتوجہ) کے لیے اس کوتیار کرنے والے کام کو دیکھتے ہوئے کچھ زائد مقاصد ہوتے ہیں، عورت کی طبیعت کے مناسب، اس کی فطری نسوانیت کے مطابق اور معاشرہ کے عادات واطوار کے تحفظ کے اعتبار سے کچھ مخصوص وسائل بھی ہوتے ہیں۔

طالبات میں کام کرنے کے لیے کچھ مشورے وہدایات:

۱۔ طالبات پر جتنی توجہ دی جاسکتی ہے اتنی توجہ دینا عمل طلابی کے ذمہ داران

کے لیے ضروری ہے، اس کی کامیابی کے لیے زیادہ محنت کرنا، اپنا وقت دینا اور اس کی نگرانی کرنا بھی ضروری ہے۔

۲۔ عمل طلابی میں طالبات میں کام کرنے کے لیے ایک مخصوص کمیٹی کی تشکیل دی جاتی ہے، یہ کمیٹی منصوبے بناتی ہے، منصوبوں کی اصلاح کرتی ہے اور ان منصوبوں کو نافذ کرنے کی کوشش کرتی ہے، اس میدان میں کام کرنے والی خواتین کی نگرانی اور تربیت کرتی ہے اور مستقبل کی ذمہ داریوں کے لیے تیار کرتی ہے، اسی کے ساتھ ساتھ طالبات کی نگرانی بھی ضروری ہے، وارڈن بھی تجربہ حاصل کرنے کے لیے ان کے کاموں کی نگرانی کریں تاکہ وہ طالبات کو اپنی صف میں شامل کرنے کا کام آسانی کے ساتھ کر سکے اور ان کا اثر اور انتاجی کام بھی زیادہ ہو۔

۳۔ طالب علم کے ساتھ طلباء کے تمام اداروں مثلاً انجمنوں اور تحریکی کمیٹیوں وغیرہ کے انتظام میں شریک ہوں، اسی طرح طالب علم کے ساتھ طلباء کے سرگرم وسائل کی تیاری اور اس کے نفاذ میں شرکت مثلاً! (اسفار، کیمپ، نمائشات، ورزشی کیمپ اور فنی وثقافتی پروگرامات وغیرہ)

۴۔ طالبات اپنی فطرت کے مناسب اور اپنی خصوصیات کی رعایت کرتے ہوئے دوسرے پروگراموں کا بھی انتظام کریں۔

۵۔ عمل طلابی کے ذمہ داران کے لیے ضروری ہے کہ طالبات میں کام کرنے میں تربیتی پہلو پر بھی توجہ دیں، اس کے لیے منصوبے بنائیں اور اس کے نفاذ کی نگرانی کرتے رہیں تاکہ مستقبل کی نسل کے لیے بہترین تربیت کرنے والیوں کو تیار کیا جائے۔

۶۔ طالبات کی بورڈنگ کو عمل طالبات کے اہم مراکز میں شمار کیا جاتا ہے، یہ طالبات کا دائمی کیمپ ہوتا ہے، یہاں روزانہ آپس میں ایک دوسرے کی ملاقاتیں ہوتی ہیں، تو وہیں طالبات اور ان کے میدان میں کام کرنے والیوں کے درمیان بھی ملاقاتیں ہوتی ہیں اور یہ طالبہ کی فراغت اور مستقبل کی ذمہ داریوں کے لیے اس کو تیار

کرنے کا بہت ہی اہم تربیتی گہوارہ ہوتا ہے۔

۶۔ طالبات کے میدان میں کام کرنے والی ممتاز طالبات کی ہمت افزائی کی جاتی ہے اوران پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور معاشرہ کی ضرورت کے مطابق ان کی صلاحیتوں کو صحیح سمت دی جاتی ہے خصوصاً تعلیم وتربیت، طب ونرسنگ اور انسانی علوم وفنون کی طرف ان کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

۷۔ صلاحیتوں اور قابلیتوں کا انکشاف، ان کی ہمت افزائی اور انکو ترقی دینا بھی ضروری ہے، اسی طرح ان میدانوں میں باصلاحیت افراد کو لگانا بھی ضروری ہے جن سے طالبات کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور جن میں انتاجی صلاحیتوں سے بھرپور ان کے بہترین مستقبل کی ضمانت ہوتی ہے۔

۸۔ جس طرح عمل طلابی میں طلباء کے حلقوں میں قیادت کی تیاری پر توجہ دی جاتی ہے اسی طرح طالبات کے حلقوں میں قیادت کی تیاری پر توجہ دی جاتی ہے بلکہ کبھی کبھار طالبات کی قیادت پر زیادہ توجہ دینا ضروری ہے کیونکہ معاشرہ میں جس طرح مردوں میں قائدین کی ضرورت پڑتی ہے اس سے زیادہ عورتوں میں قائدین کی ضرورت ہوتی ہے۔

عورتیں مردوں کی طرح ہی مسئول ہوتی ہیں

مار کو اگر تربیت دی جائے تو اس کا کردار مدرسہ کی طرح ہوتا ہے جو پوری قوم کو بہترین تربیت دیتی ہے اور تیار کرتی ہے

﴿۴﴾ تدریسی وفود

یہ عمل طلابی کے اہم میدانوں میں سے ہے کیونکہ تدریسی وفود میں آنے والے طلباء اپنے ملکوں کے سفراء ہوتے ہیں، دنیا کے مختلف علاقوں سے یہ نوجوان علم کے حصول اور حال و مستقبل میں ان کی مدد کرنے والے تجربات کو حاصل کرنے کے لیے جمع ہوتے ہیں، جب یہ اپنے ملک واپس ہوتے ہیں تو ان میں سے اکثر طلباء اپنے معاشروں میں بااثر عہدوں پر فائز ہوتے ہیں اور چند ہی سالوں میں ان میں سے اکثر اپنے ملک میں منصوبے اور پالیسیاں طے کرنے والی کمیٹیوں تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔

اسی وجہ سے تدریسی وفود پر توجہ دینا ضروری ہے، صرف افراد کی اصلاح ہی کے لیے نہیں بلکہ دنیا کے مختلف علاقوں، قوموں اور حکومتوں و معاشروں کی اصلاح کے لیے، اسی کے ذریعہ روشن افکار اور صحت مند اقدار پوری دنیا میں پھیلائے جا سکتے ہیں۔

جب طالب علم پردیس میں آتا ہے تو اپنی مدد کرنے، اپنا ہاتھ خیر و تعاون کے لیے بڑھانے اور اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا کر اس کی وحشت و تنہائی دور کرنے، اس سے مانوس ہونے اور اس کو مشورہ دینے والے کا منتظر اور متلاشی رہتا ہے، اسی وجہ سے اس کو عمل طلابی میں کام کرنے والوں کی طرف سے تعاون کی ضرورت ہوتی ہے، شکریہ کے جذبہ کے ساتھ اس تعاون کو قبول کرتا ہے، اس کے بعد وہ بہت ہی آسانی سے اس کام میں پوری سرگرمی کے ساتھ شریک ہوتا ہے اور اس کی فکر میں پختگی آتی ہے۔

ان طلباء کی قسمیں:

ان طلباء کی دو قسمیں ہوتی ہیں، ہر ایک کے اپنے حالات ہوتے ہیں اور کام کے مختلف مقاصد اور وسائل ہوتے ہیں، ان دونوں کو ہم ذیل میں تفصیل کے ساتھ

پیش کررہے ہیں:

۱۔ اسلامی ممالک میں وافدین طلباء

۲۔ غیر اسلامی ممالک میں وافدین طلباء

۱۔ غیر اسلامی ممالک میں عمل طلابی

عام طور پر غیر اسلامی ممالک میں طلباء کی بڑی تعداد نہیں ہوتی، پردیسی ہونے کا احساس زیادہ گہرا ہوتا ہے اور یہ طلباء یونیورسٹی کے اندر اور باہر اپنے سے متعلق جماعتوں کے ساتھ منسلک ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنا خاص معاشرہ تشکیل دیتے ہیں۔

ان میں کام کرنے کے مقاصد

۱۔ اسلامی تشخص اور امت کی صحت مند قدروں کی حفاظت اور اس میں کسی بھی طرح کی کمی آنے سے روکنا

۲۔ متحدہ جماعت کی تشکیل جس کی طرف افراد مائل ہوں اور اس میں ان کے مشکلات کو حل کرنے کی صلاحیت ہو۔

۳۔ غیر اسلامی ممالک میں مسلمانوں کی بہترین تصویر پیش کرنا۔

۴۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعہ کی جانے والی اسلام کی بری تصویر کشی کا دفاع کرنا۔

۵۔ مستقبل کے لیے معاشروں میں قیادتوں کی تیاری۔

۶۔ جدید تہذیب وثقافت کی عالم اسلام میں منتقلی

غیر اسلامی ممالک میں عمل طلابی کے مقاصد

* اسلامی تشخص اور امت کی صحت مند قدروں کی حفاظت
* متحدہ سرگرم طلباء کی جماعت کی تشکیل

* اسلام اور مسلمانوں کی روشن وتابناک تصویر پیش کرنا
* اسلام اور امت عادلہ کے مسائل کا دفاع
* مستقبل کے لیے معاشروں میں قیادتوں کی تیاری
* جدید تہذیب کی عالم اسلام میں منتقلی

وسائل:

۱۔ حکومت کے تابع اداروں کے قوانین کے مطابق مختلف اداروں کا قیام
۲۔ غیر ملکی طلباء سے واقفیت اور ان کے اداروں کے درمیان رابطہ کرانا
۳۔ نئے طلباء کے استقبال میں پہل اور ان کے حالات درست ہونے تک ان کو ہر طرح کا تعاون دینا
۴۔ جب بھی ممکن ہو میعادی ملاقاتوں کا انتظام جس میں طلباء تعاون اور نصیحت پیش کرنے اور مشکلات کو حل کرنے کے لیے جمع ہوں
۵۔ ان ممالک میں مقیم مسلمانوں اور ادارہ کے درمیان تعلقات وروابط پیدا کرنا
۶۔ ملکی اور غیر ملکی اداروں کے سامنے مسلمان طلباء کی نمائندگی
۷۔ امت یا ملک کے مسائل سے واقف ہونے کے لیے میعادی اشاعتوں کے ذریعہ اعلامی (میڈیا) رابطہ
۸۔ عام مناسبتوں اور موقعوں سے فائدہ اٹھانا اور ان موقعوں پر جلسوں کا اہتمام کرنا مثلاً رمضان اور عیدین وغیرہ
۹۔ بامقصد اعلیٰ تعلیم اور اہم اختصاصی موضوعات کی طرف طلباء کی رہنمائی
۱۰۔ پردیس میں وافدین طلباء اور عمل طلابی کے مابین اور اصلی وطن میں اس کے قائدین کے درمیان مضبوط اور گہرے تعلقات کا قیام۔
۱۱۔ طلباء پر توجہ دینے اور مستقبل میں اپنے معاشرہ کی قائدانہ ذمہ داریوں کے

لیے ان کو تیار کرنے کے لیے کامل ومؤثر تربیتی پروگرام کی تیاری، اس کا نفاذ، اس کی نگرانی اور اس کا جائزہ۔

۱۲۔ اسلامی ممالک میں تہذیب کی منتقلی کے لیے علمی حصول اور علمی تفوق وامتیاز کی ہمت افزائی

۲- اسلامی ممالک میں وافدین طلباء:

یہ ان میدانوں میں سے ہے جن کے ذریعہ مختلف ممالک میں کام کرنے میں اہم رابطہ وتعلق پیدا کیا جاسکتا ہے، اس کام کے لیے یہ وفود بہترین بیج ثابت ہوسکتے ہیں، نوجوان دنیا کے مختلف گوشوں سے کسی بھی اسلامی ملک میں جمع ہوتے ہیں، وہ اپنی یونیورسٹیوں میں اسلامی علوم یا دوسرے اختصاصی مضامین پڑھتے ہیں، یہ اپنے معاشرہ کے سرخیل ہوتے ہیں اور بعد میں ان میں سے ہر ایک اپنے اختصاص کے اعتبار سے اپنے معاشرہ میں منفرد مقام حاصل کرتا ہے۔

ان میدانوں میں عمل طلابی کے مقاصد اور وسائل:

۱۔ قریب سے طلباء اور ان کی مشکلات ومسائل سے واقفیت اور ان کے حل کرنے میں ان کا تعاون

۲۔ مختلف الجنس افراد کے درمیان قربت پیدا کرنا، یہی مختلف ملکوں میں کام میں رابطہ وتعلق پیدا کرنے کی ابتداء ہے۔

۳۔ ملکی حالات کی وہیں کے لوگوں سے معلومات حاصل کرنا کیونکہ یہی معلومات حقیقت سے زیادہ قریب ہوتی ہیں۔

۴۔ علمی وتربیتی اعتبار سے طلباء کی پرورش کیونکہ طالب علم اپنے گھر والوں کے بغیر بہت سے نفسیاتی دشواریوں کا شکار ہوتا ہے، اس مرحلہ میں اس پر توجہ دینا بہت

ہی اہم ہوتا ہے، اس میں اپنی ذات پر بھروسہ اور دوسروں سے محبت کے اوصاف پیدا ہوتے ہیں، ان طلباء میں سے اکثر اپنی تعلیم کی تکمیل کے بعد اپنے ملکوں میں اہم سرکاری یا قومی مناصب وعہدوں پر فائز ہوتے ہیں، ان شخصیات کی تربیت کا فائدہ مکمل طور پر عمل طلابی کو پہونچتا ہے۔

۵۔ طلباء کے لیے عمل طلابی کے مختلف وسائل (جلسہ، محاضرہ، سفر، کیمپ اور تربیتی ورکشاپ وغیرہ) کا انعقاد

۶۔ نئے اور پرانے طلباء کے درمیان تعلقات کا قیام

۷۔ عربی زبان سیکھنے کے لیے طلباء کا تعاون اور ان پر توجہ اور ان ممالک کی ثقافتی اور جغرافیائی کیفیات سے واقفیت جہاں وہ پڑھتے ہیں۔

۸۔ علمی اعتبار سے ممتاز طلباء پر توجہ اور اعلیٰ تعلیم کے لیے ان کو نامزد کرنا

۹۔ تعلیمی اداروں یا عام خیراتی اداروں کے ذریعہ ضرورت مند طلباء کا مادی یا معنوی تعاون

۱۰۔ علاقائی عمل طلابی اور وافدین طلباء کے مابین تعلقات کا قیام

۱۱۔ فارغین طلباء کے ساتھ خط وکتابت اور ممکن ہو تو ان کے علاقوں میں جا کر ملاقاتوں کے ذریعہ ان کے ساتھ تعلقات باقی اور قائم رکھنا

۱۲۔ زمان ومکان یا جنسیت یا زبان کو رکاوٹ بنائے بغیر اسلامی اخوت کی حقیقی مثال ونمونہ پیش کرنا

﴿۵﴾ طلباء کے رہائشی علاقے

طلباء کے رہائشی علاقے ان کے قیام کی جگہیں ہوتی ہیں جہاں پردیسی طلباء اور یونیورسٹی میں پڑھنے والے ملکی طلباء رہتے ہیں، اس کی شکلیں ملکوں اور جگہوں کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں، کبھی تو ایک بندر رہائشی شہر کی طرح کالج یا یونیورسٹی سے ملحق ہوتے ہیں، جسکا ایک خاص نظام اور انتظام ہوتا ہے اور اس میں نگرانوں کی تعیین کی جاتی ہے، کبھی ہوسٹلس ادھر ادھر بکھرے ہوئے ہوتے ہیں، جو یونیورسٹی ہی کے نظام کے تحت ہوتے ہیں، کبھی چھوٹے چھوٹے کمروں کی شکل میں ہوتے ہیں جن کو طلباء خود کرایہ پر لیتے ہیں اور اس میں تنہا یا چند طلباء کے ساتھ رہتے ہیں، ان کے علاوہ بھی دوسری شکلیں ہوسکتی ہیں۔

طلباء کے رہائشی علاقوں میں عمل طلابی کی اہمیت:

مندرجہ ذیل اسباب کی وجہ سے عمل طلابی طلباء کے رہائشی علاقوں میں اپنے کاموں پر بہت زیادہ توجہ دیتا ہے:

۱۔ طلباء کے رہائشی علاقے طلباء یا طالبات کے ایسے کیمپس ہوتے ہیں جہاں اکثر اوقات طلباء کی ایک دوسرے کے ساتھ ملاقاتیں ہوتی ہیں اور ان کا اپنے قائدین کے ساتھ رابطہ ہوتا ہے۔

۲۔ طلباء کو ایک دوسرے کے ساتھ قریب سے واسطہ پڑتا ہے، اسی وجہ سے نفسیات اور طبیعتوں کے بارے میں معلوم کرنا اور اس کے مطابق برتاؤ کرنا آسان ہوتا ہے، شخصیت کے امتیازات اور عیوب ظاہر ہوتے ہیں اور امکانات، صلاحیت اور استعداد سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

۳۔ طلباء کے رہائشی علاقے طلباء کے مضبوط قلعے ہوتے ہیں جہاں طلباء اپنے حقوق کی مدافعت کرتے ہیں اور ان کی تحریک میں رکاوٹ ڈالنے والی اور اس کو روکنے والی کسی بھی خارجی مداخلت کے بغیر اپنی سرگرمیوں کو انجام دیتے ہیں۔

۴۔ طلباء کے رہائشی علاقے تربیتی کاموں کے اہم گہوارے ہوتے ہیں جہاں بہترین نتائج نکلتے ہیں، وہیں کام کرنے والے افراد پیدا ہوتے ہیں، صلاحیتیں بنتی ہیں اور قیادتوں کا وجود ہوتا ہے۔

۵۔ طلباء کے رہائشی علاقے تمام قسم کے طلباء کی مختلف علاقوں، اختصاصات، درجوں اور تہذیبوں وافکار سے منسلک ہونے کے باوجود ملاقات گاہیں ہوتی ہیں، اسی وجہ سے دوسروں کے ساتھ ملاقات کرنے اور تجربات حاصل کرنے کے یہ بڑے میدان ہوتے ہیں۔

۶۔ طلباء کے رہائشی علاقوں سے یونیورسٹی کے اندر عمل طلابی کے انتظام کو ترتیب دینے میں بڑی مدد ملتی ہے، یہیں پر تمام کالجوں، اداروں اور یونیورسٹیوں کے طلباء کے قائدین کی میٹنگ ہوتی ہے جہاں وہ اپنے کاموں کو ترتیب دیتے ہیں اور تجربات کا تبادلہ کرتے ہیں۔

طلباء کے رہائشی علاقوں میں کام کرنے کے سلسلہ میں چند مشورے:

۱۔ طلباء کے میدان میں کام کرنے والے طلباء اور طالبات دونوں کے تمام قسم کے رہائشی علاقوں پر زیادہ توجہ دیں، اس کے لیے منصوبیں بنائیں، صلاحیتوں کا استعمال کریں اور وہاں تسلسل کے ساتھ کام کریں اور ان کی نگرانی کرتے رہیں۔

۲۔ طلباء کے رہائشی علاقوں کی نگرانی کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دینا ضروری ہے جو کاموں کا منصوبہ تیار کرے، طلباء کے حالات سے مطلع ہو، کام کے نفاذ اور اس کے انتظام کی نگرانی کرے اور اس کے نتائج وثمرات حاصل کرے۔

۳۔ طلباء کے رہائشی علاقوں میں کام کرنے کے منصوبوں میں مندرجہ ذیل مقاصد پر توجہ دینا ضروری ہے:

* تربیتی کام: شخصیت کی تیاری اور افکار و خیالات کا تبادلہ۔
* صلاحیتوں، خوبیوں اور قابلیتوں کا انکشاف اور انکو استعمال میں لانا۔
* طلباء اور معاشرہ کے قائدین کی تشکیل۔
* کام کو وسعت دینا اور وسیع اجتماعی تعلقات کا جال بچھانا جس میں تمام علاقوں، شہروں اور دیہاتوں، تمام ثقافتی و تہذیبی اور اجتماعی معیاروں اور تمام فکری رجحانات کے طلباء شامل ہوں۔

۴۔ طلباء کے رہائشی علاقوں میں طلباء کو عمل طلابی کے تمام وسائل اور کاموں میں شریک کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے انفرادی کاموں کو بھی مرتب کرنا ضروری ہے جس میں ان کی خصوصیات اور امتیازات کو مدنظر رکھا جائے، پڑھائی کے بعد ان کے کمروں میں گزرنے والے وقت کے بڑے حصہ کو کام میں لایا جائے اور طلباء کے جمع ہونے کی جگہوں کینٹن، میدانات، مساجد اور مکتبات پر بھی توجہ دینا ضروری ہے۔

۵۔ طلباء کے رہائشی علاقوں میں کام چھٹیوں میں بھی جاری رہنا چاہئے، عمل طلابی کے ذمہ داران یہاں پر رہنے والے طلباء کے ساتھ خصوصی اسفار، کیمپ اور گرمی کی سرگرمیوں کو ترتیب دیں اور پروگرام مرتب کریں، اسی طرح طلباء کے ساتھ ان کے آبائی علاقوں میں ملاقاتوں پر بھی توجہ دینی چاہئے۔

۶۔ عمل طلابی کے میدان میں کام کرنے والوں کو طلباء میں پھیلنا چاہئے، ان کے ساتھ مضبوط اور پائیدار تعلقات استوار کرنا اور طلباء کے جمع ہونے کی جگہوں پر اپنے اوقات گزارنے چاہئے۔

۷۔ اس میدان میں کام کرتے وقت صلاحیتوں اور خوبیوں کے انکشاف، ان کو ترقی دینے، ان کی ہمت افزائی کرنے، ان کی صحیح رہنمائی اور عمل طلابی کے مفادات

کے مطابق ان سے استفادہ کرنے پر توجہ دینا ضروری ہے، اسی طرح طلباء کے قائدین کی تیاری اور ان کی تربیت پر توجہ دینی چاہیے۔

۸۔ ہوسٹلوں میں رہنے والے طلباء تمام ملکوں اور یونیورسٹی سے متصل علاقوں میں چھٹیوں میں یا فراغت کے بعد پھیل جاتے ہیں، اسی وجہ سے عمل طلابی صحیح فکر کی نشر واشاعت، صالح اصول ونظریات اور بنیادوں کو پھیلانے اور عمل واصلاح پر طلباء کی ہمت افزائی کرنے پر توجہ دیتا ہے، طالب علم کی صحیح اور بہترین تربیت کرنے، اس کی رہنمائی کرنے اور کاموں کے لیے اس کو سرگرم بنانے کی صورت میں اس کے ذریعہ اس کے ملک، شہر یا گاؤں میں اصلاح وعمل کا آغاز ہوسکتا ہے۔

۹۔ طلباء کے رہائشی علاقوں میں عمل طلابی طلباء کی مشکلات اور ان کے جائز مطالبات پر توجہ دیتا ہے، ان کے یومیہ مسائل کو حل کرتا ہے، ہوسٹلوں کے اندر اور باہر رفاہی کاموں میں حصہ لیتا ہے، بلکہ اس کام کی قیادت کرتا ہے اور اس میں پہل کرتا ہے۔

۱۰۔ ہوسٹلوں میں رہنے والے طلباء اور طالبات میں علمی تفوق وامتیاز رکھنے والوں کی ہمت افزائی، علمی تحقیق کے لیے امداد وتعاون، مذاکرہ اور ترقی کے لیے مناسب ماحول کی فراہمی اور اس میدان میں عمل طلابی کے قائدین کے بہترین نمونوں کو پیش کرنا ضروری ہے کو دو پہلوؤں اور زاویوں سے بیان کریں:

طلباء کے رہائشی علاقے

* طلباء اور ان کے قائدین کے دائمی کیمپس
* قریب سے واسطہ پڑنے کی وجہ سے شخصیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنا آسان ہوتا ہے
* مکمل طور پر حقوق کے حصول کا مضبوط قلعہ

* تربیتی کام اور قائدین کی تیاری کا اہم گہوارہ
* تمام قسم کے طلباء سے ملاقات کا بڑا اور وسیع میدان
* عمل طلابی کے انتظام کو ترتیب دینے کے بہترین مواقع
* تجربات کے تبادلہ اور حصول کا بہت بڑا میدان
* ان علاقوں میں کام کرنے کی نگرانی کے لیے مخصوص کمیٹی کو تشکیل دینا ضروری ہے
* طلباء میں پھیلنا اور اجتماعی تعلقات کا جال بچھانا ایک اہم مقصد ہے
* ہوسٹلوں میں رہنے والے طلباء کے انفرادی کاموں کو مرتب کرنا ضروری ہے
* طلباء کے رہائشی علاقوں میں چھٹیوں میں بھی کام جاری رہنا ضروری ہے
* مختلف علاقوں میں طلباء کے پھیلاؤ سے افکار کی بھی نشر و اشاعت ہوتی ہے
* طلباء کی مشکلات پر توجہ دینا اور ان کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرنا
* علمی اور تحقیقی امتیاز و تفوق کی ہمت افزائی پر توجہ دینا بھی ضروری ہے

﴿۶﴾ تدریسی عملہ

تدریسی عملہ کو تعلیمی وتربیتی کاموں کا جزء لاینفک سمجھا جاتا ہے بلکہ وہ اس کے قائدین اور سنگ بنیاد ہوتے ہیں، عمل طلابی میں بھی ان کی یہی حیثیت ہوتی ہے، ایک پہلو سے ان کی طرف سے عمل طلابی کی ہمت افزائی اور اس کی رہنمائی اور دوسرے پہلو سے اس کے دفاع اور حمایت میں ان کی اہمیت پر کسی کو شک نہیں ہوسکتا، ان تمام اسباب کی بناء پر ہم چاہتے ہیں کہ اس موضوع کو دو پہلوؤں اور زاویوں سے بیان کریں:

پہلا: تدریسی عمل کے تئیں طلباء کا رول **دوسرا**: عمل طلابی میں تدریسی عملہ کا رول، اس کی اپنی جگہ پر بڑی اہمیت ہے۔

۱- تدریسی عملہ کے تئیں طلباء کا رول:

طالب علم کا تدریسی عملہ کے ساتھ برتاؤ شاگرد کے استاذ اور اولاد کے والد کے ساتھ برتاؤ کی طرح ہی ہوتا ہے، اس کی عزت واحترام کرتا ہے، اس سے محبت کرتا ہے، اس سے قریب ہوتا ہے، اس کے علم اور تجربات سے استفادہ کرتا ہے، ہر موقع اور ہر مشکل گھڑی میں اس کی نصیحت ومشورہ اور رہنمائی کا طالب ہوتا ہے۔

تدریسی عملہ اور اس کے اراکین کے سلسلہ میں عمل طلابی کا یہی نظریہ ہے، عمل طلابی کا یہ ایک اہم جزء ہوتا ہے، ان سے عمل طلابی کا تعاون، ہمت افزائی اور رہنمائی ہوتی ہے، اسی وجہ سے عمل طلابی کے میدان میں کام کرنے والوں کے لیے تدریسی عملہ میں کام کرنے میں بڑی جدوجہد اور محنت، اپنے اساتذہ میں طلباء کی تحریک اور اس کے مطالبات کے سلسلہ میں تعاون کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی طرف توجہ

دینا بھی ضروری ہے، اس کے لیے مندرجہ ذیل امور پر توجہ دی جانی چاہئے:

* تدریسی عملہ کے ساتھ ملتے رہنا چاہئے، چاہے وہ کالجس اور یونیورسٹیوں کے منتظمین میں ہوں یا کسی انتظامی عہدہ پر فائز نہ ہوں، ان کے ساتھ پائیدار تعلقات کا قیام ہونا چاہئے اور طلباء سے متعلق اکثر امور میں ان سے رائے ومشورہ لینا چاہئے۔
* اساتذہ کا احترام اور ان کی عزت کرنا، ان کے مرتبہ کے مطابق ان کے ساتھ پیش آنا، افکار وخیالات میں اساتذہ کے ساتھ کتنا ہی شدید اختلاف کیوں نہ ہو ان کے ساتھ بے ادبی سے پیش نہیں آنا چاہئے۔
* انجمن کی مختلف کمیٹیوں میں تدریسی عملہ کی بڑی تعداد کو شامل کرنا اور عمل طلابی کے تحریکی گروپوں اور علمی اداروں اور اس کے علاوہ عمل طلابی کے دوسرے اداروں کا ان کو نگران بنانے کی کوشش کرنا چاہئے۔
* عمل طلابی کی منصوبہ بندی اور اس کی پالیسیوں اور منصوبوں کی تیاری میں تدریسی عملہ کے بعض اراکین کو شامل کرنے کی کوشش
* طلباء کی سرگرمیوں اسفار، کیمپوں، ورزشی پروگراموں، نمائشات اور سیمناروں وغیرہ میں تدریسی عملہ کے بعض افراد کو شریک کرنا چاہئے۔
* انفرادی اور اجتماعی مختلف وسائل کے ذریعہ عمل طلابی، اس کے انتظام اور سیاست کے بارے میں اساتذہ کے آراء وخیالات سے میعادی شکل میں مطلع ہونا اور ان کے مشوروں اور تجربات سے استفادہ کی کوشش کرنی چاہئے۔
* عمل طلابی اور علمی حصول میں اس طور پر توازن قائم کیا جائے کہ عمل طلابی کی طرف سے ممتاز طلباء کی ایک مناسب تعداد کا انتخاب کیا جائے جن میں سے اکثروں کو تدریسی عملہ کے اراکین میں شامل کیا جاسکے۔
* تدریسی عملہ کے اراکین کا ان کے مفادات میں تعاون کرنا، عمل طلابی کے تمام امکانات ووسائل کو ضرورت کے وقت ان کے تصرف میں دینا اور ان کی

تنظیموں اور اداروں کے ساتھ مضبوط تعلقات قائم کرنا چاہئے بلکہ ہمیشہ منصوبوں اور مقاصد و پالیسیوں میں یکسانیت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

* ایک پہلو سے عمل طلابی کے تمام رجحانات اور اداروں کے درمیان اور دوسرے پہلو سے انفرادی، اجتماعی اور جماعتی شکل میں تدریسی عملہ کے اراکین کے درمیان مختلف نظریات کو قریب کرنے اور فکری اختلافات اور مشترکہ کام کے مواقع پیدا کرنے کے مقصد کے حصول کے لیے تبادلہ خیالات کے ذریعہ مضبوط اور دائمی پل بنائے رکھنا چاہئے۔

* حکومت اور اس کے اداروں یا معاشرہ کے مختلف اداروں یا سیاسی جماعتوں یا کالجس و یونیورسٹیوں کے منصوبوں کی تیاری میں شریک تدریسی عملہ کے بااثر اور مرکزی افراد کے ساتھ بہترین تعلقات کے قیام کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس کے ذریعہ عمل طلابی کے لیے ان کی دلچسپی اور ان کا تعاون حاصل کیا جاسکتا ہے اور ان کے ساتھ افکار و خیالات کا تبادلہ کیا جاسکتا ہے، عمل طلابی کے ذمہ داران اور ان جیسے تدریسی عملہ کے افراد کے ساتھ ذاتی تعلقات کے قیام کی بھی کوشش ہونی چاہئے۔

تدریسی عملہ کے اراکین کے تئیں طلباء کا کردار

* اساتذہ کا احترام و عزت اور ان کے ساتھ ادب کے ساتھ پیش آنا
* اساتذہ کے ساتھ دائمی ربط اور ان کے ساتھ اچھے تعلقات کا قیام
* انجمنوں کی کمیٹیوں اور ٹیموں اور علمی اداروں میں ان کو شامل کرنا
* عمل طلابی اور اس کے اداروں کی منصوبہ بندی میں ان کو شریک کرنا
* عمل طلابی کے طریقہ کار سے متعلق ان کے افکار و خیالات سے مطلع ہونا
* تدریسی عملہ کے اراکین میں عمل طلابی کے سرگرم افراد کی ممکنہ بڑی تعداد کو

شامل کرنے کے لیے علمی ترقی اور تفوق و امتیاز

* ان کے مفادات کی حمایت اور ان کے اداروں کے ساتھ تعلقات کا قیام
* یونیورسٹیوں اور ملک میں تدریسی عملہ میں سے با اثر مرکزی افراد کے ساتھ تعلقات کی استواری

۲- عمل طلابی میں تدریسی عملہ کے اراکین کا رول:

طلباء کے علمی، اخلاقی یا عملی ہر ایک میدان میں تدریسی عملہ اہم کردار ادا کرتا ہے، دوسرے پہلو سے عمل طلابی کو صحیح سمت دینے، اس کی رہنمائی کرنے، اس کی حمایت کرنے اور اس کے دفاع میں تدریسی عملہ اور اس کی مختلف تنظیموں کا اہم رول ہوتا ہے، اگر ہم پوری وضاحت اور باریکی کے ساتھ بیاں کریں تو کہہ سکتے ہیں کہ طلباء اور عمل طلابی میں تدریسی عملہ مندرجہ ذیل مختلف میدانوں کے ذریعہ اہم کردار ادا کرتا ہے:

۱- اخلاقی میدان

استاذ کے معاملات ہمیشہ سب کے سامنے ہوتے ہیں، طلباء اس کو دیکھتے ہیں اور اس کو اپنے لئے نمونہ اور اعلیٰ مثال سمجھتے ہیں اور بلا شک وشبہ اس سے متاثر ہوتے ہیں، چاہے یہ عمل علمی پہلو سے مرتبط ہو یا ذاتی یا فکری یا تربیتی ہو، مندرجہ ذیل معاملات بہت اہم ہوتے ہیں:

* عام طور پر پابندی، خصوصا اوقات اور محاضرات کے متعینہ اوقات کی پابندی۔
* کتابوں کی قیمت میں اضافہ نہ کرنا
* الگ سے چند طلباء کو پڑھانے سے اجتناب
* واسطہ اور ذریعہ کو قبول نہ کرنا اور تمام طلباء کے مابین مساوات کرنا

* امتحانات میں انصاف کرنا اور کسی کے ساتھ رعایت نہ کرنا
* عام ومناسب اور بہترین اخلاق کا مظاہرہ
* گفتگو کے آداب کا لحاظ رکھنا اور طلباء کا مذاق اڑانے سے اجتناب
* طلباء کے خیالات کا احترام کرنا اور نظریات کے اظہار کرنے میں ہمت افزائی کرنا

۲- علمی میدان

اس میدان میں تدریسی عملہ کا سب سے بڑا رول ہوتا ہے، اس میدان میں جن امور کی کوشش کرنی چاہئے ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

* ہر سال شروع میں تدریسی مواد کی تعیین وتحدید
* مذاکرہ کے اسالیب کے بارے میں طلباء کو مشورے دینا
* یونیورسٹی کی کتابوں اور نوٹس کو درآمد کرانے میں تاخیر نہ کرنا یا اس کو تجارت بنانے سے اجتناب
* سال کے اختتام سے بہت پہلے ہی مقررہ کورس کو پورا کرنا تاکہ امتحانات سے پہلے مذاکرہ کے لیے وقت ملے
* علمی مواد کے لیے بہترین اور پختہ تیاری
* تعلیمی وسائل سے زیادہ سے زیادہ استفادہ
* تبادلہ خیالات اور مناقشہ کے اسلوب کا استعمال اور مناقشہ کی ہمت افزائی
* طلباء میں بہترین تربیتی، اخلاقی اور فکری پہلوؤں کو پیوست کرنے کے لیے نصاب تعلیم کے مشمولات سے استفادہ

۳- خدمت کا میدان

یہ اہم میدان ہے جس میں استاذ طلباء سے قریب ہوتا ہے اور خدمت کے

ذریعہ دوسروں کو فائدہ پہونچانے کا بہترین نمونہ پیش کرتا ہے مثلاً:

* مشکل مضامین کی تشریح کے لیے اضافی محاضرات
* محتاج اور نادار طلباء کے لیے نوٹس کی مفت فراہمی
* طلباء کی مشکلات کو حل کرنے میں سرگرم حصہ لینا
* گرمیوں کی چھٹی میں بعض طلباء کو کام کے مواقع فراہم کرنا
* طلباء کے جائز مطالبات کو انتظامیہ کے سامنے پیش کرنا
* محتاج طلباء کو زکاۃ اور صدقات کا ایک حصہ دینا
* ممتاز طلباء کو اساتذہ کے لیے مختص علمی مکتبہ سے استفادہ کی اجازت دینا۔

۴- عمل طلابی کا میدان

* طلباء کی مختلف سرگرمیوں میں شرکت کی کوشش کرنا
* انجمن کی مختلف کمیٹیوں میں حصہ لینا
* تحریکی گروپوں اور علمی اداروں کی نگرانی
* تدریسی عملہ کا اپنے ساتھیوں کو طلباء کی سرگرمیوں کے تعاون پر ابھارنا
* ثقافتی اور علمی سرگرمیوں میں شرکت مثلاً محاضرات، علمی مجالس وغیرہ
* معاشرہ کی مشکلات سے طلباء کو واقف کرانا، ان کے ساتھ اوپن مناقشات کرنا اور مثبت اور قومی روح میں اضافہ کرنا
* افکار و خیالات، مشوروں و رہنمائیوں کو پیش کر کے اور منصوبوں و پروگراموں کو ترتیب دینے میں شریک ہو کر عمل طلابی کی ترقی میں حصہ لینا
* ممتاز طلباء کی علمی تخصصات کی طرف رہنمائی کرنا جس سے ان کو سب ٹیچر کے طور پر تعیین کے مواقع فراہم ہو سکتے ہیں اور تدریسی و تربیتی اعتبار سے ان پر توجہ دینا
* عمل طلابی میں سرگرم طلباء جو درسی اعتبار سے کمزور ہوں ان پر توجہ دینا اور

ان کا تعاون کرنا

* طلباء کے قائدین اور ذمہ داروں کو تیار کرنے میں حصہ لینا
* تمام نظریات کے حامل طلباء کے ساتھ تعلقات رکھنا اور ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کا ماحول بنانا
* طلباء کے حقوق کا دفاع کرنا اور ان کے مطالبات کی حمایت کرنا
* طلباء کی تحریک کو فائدہ پہونچانے کے لیے کالج، یونیورسٹی اور حکومت میں انتظامی عہدوں میں طلباء کو نوکری دلانا

تدریسی عملہ کے اراکین تمام میدانوں میں طلباء کے لیے نمونہ ہوتے ہیں:
معاملات، علم و تحقیق، بامقصد عمل طلبی، طلباء اور معاشرہ کی خدمت وغیرہ۔

خلاصہ کلام

عمل طلابی کے میدان

۱- ثانوی اسکولوں میں عمل طلابی

- یونیورسٹیوں اور کالجوں میں عمل طلابی کا حقیقی اور اصلی مددگار و معین
- مدرس اور ممتاز و باصلاحیت طلباء پر توجہ دینا ضروری ہے
- طلباء کی عمر، ان کے مسائل اور دلچسپیوں کا خیال رکھنا

۲- یونیورسٹیوں اور کالجوں میں عمل طلابی

- ممتاز نوجوانوں کی یومیہ اور طویل مدتی دائمی ملاقات گاہ
- طلباء کی جماعتوں اور معاشرہ کے قائدین کی تیاری پر توجہ دینا
- حقیقی عالمی انتاجی کام جس میں علم و معرفت کو موضوع بنایا جاتا ہے

۳- طالبات میں عمل طلابی

- طالبات میں کام کرنے کے لیے مخصوص کمیٹی کی تشکیل اور طالبات ہی کا اس کی نگرانی کرنا
- طلباء کے تمام اداروں اور سرگرمیوں میں طالبات کی شرکت
- طالبات کے رہائشی علاقوں، تربیتی پہلو اور علمی تفوق و امتیاز پر توجہ دینا

۴- وافدین طلباء

- امت کے تشخص، مسلم اقدار اور اسلام کی روشن تصویر کا تحفظ
- متحدہ ٹیم کی تشکیل جس سے قائدین تیار ہوں اور تہذیب کی منتقلی ہو

۵- طلباء کے رہائشی علاقے

- قائدین کی تیاری اور حقوق کو حاصل کرنے کی کوشش اور تربیت کے دائمی کیمپ
- اجتماعی تعلقات، پورے سال کی مدت اور افکار کو پھیلانے کا بہترین موقع

۶- تدریسی عملہ کے اراکین

- عمل طلابی کی منصوبہ بندی، سرگرمیوں اور اداروں میں شرکت
- اخلاق، علم، عمل طلابی اور خدمت وتعاون کے عملی نمونے

ساتویں فصل

عمل طلابی میں تربیتی پہلو

﴿۱﴾ طلباء کی تربیتی خصوصیات وامتیازات

تربیت فطرت کے اعتبار سے انسانی، نفاذ کے اعتبار سے ذاتی اور شمولیت کے اعتبار سے اجتماعی کام ہے، وہ زندگی کا اسلوب ہے یا زندگی ہی ہے، آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک انسان اپنے بچوں اور نوخیز اولاد کی تربیت کا کام انجام دے رہا ہے تاکہ موجودہ زمانہ میں ان کی صحیح نشوونما، ان کی ترقی یافتہ جسمانی ضروریات کی تکمیل، ان کے روحانی، جسمانی، جذباتی اور عملی ضروریات کی تکمیل میں تعاون کیا جائے اور روشن مستقبل قریب کے لیے ان کو اپنی جماعت کے اراکین اور افراد کے طور پر تیار کیا جائے۔

تربیت ایک ضرورت ہے اور اس ضرورت کی تکمیل ضروری ہے کیونکہ اسی کے ذریعہ ایک جسمانی ڈھانچہ کو ممتاز شخصیت میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

ہم جس تربیت کو چاہتے ہیں:

جب تربیت کی یہ اہمیت ہے اور عمل طلابی میں اس کو اس طرح کی اولیت حاصل

ہے تو سوال اٹھتا ہے کہ ہم کیسی تربیت چاہتے ہیں؟

عالم اسلام کو مشرق اور مغرب سے درآمد بہت سے تربیت کے طریقوں اور اسلوبوں کا کئی سالوں سے واسطہ اور تجربہ ہے، ان سے نہ صالح نسلیں وجود میں آئیں، نہ امت کا مقام و مرتبہ بلند ہوا اور نہ امت کو اپنی خامیوں اور کوتاہیوں سے محفوظ رکھا، اسی وجہ سے عالم اسلام پر ضروری ہے کہ وہ اپنے اصلی سرچشموں کتاب وسنت کی طرف لوٹ آئے، یہی راستہ ہر زماں ومکاں کے لیے پائیدار اور صالح وبہترین منہج واسلوب ہے۔

یہاں سوال اٹھتا ہے کہ تربیت کے دوسرے اسلوبوں کے مقابلہ میں اسلامی تربیت کی کیا خصوصیات ہیں؟

اسلامی تربیت کی خصوصیات

۱- انسانی تربیت

انسان اور حیات وکائنات کے اسلامی تصور پر مبنی اسلامی تربیت کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ انسانی تربیت ہے، نبی کریم B نے اس کی کڑیوں کے تسلسل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے: میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا، اس کی تزئین وآرائش کی لیکن اس کے ایک کنارہ ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس گھر کو دیکھنے کے لیے آتے اور تعجب سے کہتے: یہاں پر اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ نبی کریم B نے فرمایا: میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (مسلم)

ہر زماں ومکاں پر حاوی، خدا کی مرضی اور فلاح انسانیت کو شامل پیغام ہے، اگر دوسرے تمام تربیت کے طریقوں اور اسلوبوں کا مقصد صالح شہری اور اقومی وطنی

ثقافت کے علمبردار افراد کی تیاری ہے تو اسلامی تربیت ایسا صالح انسان تیار کرتی ہے، جو فلاح انسانیت کا علمبردار ہوتا ہے۔

۲- کامل اور متوازن تربیت

تربیتی اسلوبوں نے انسان کے کسی ایک پہلو کو اپنا موضوع بنایا ہے، بعض اسالیب میں صرف جسم پر توجہ دی جاتی ہے، بعض صرف عقل پر توجہ دیتے ہیں، بعض روح کو توجہ کا مرکز بناتے ہیں اور بعض میں صرف انسان کے نفسیاتی پہلو پر توجہ دی جاتی ہے، صرف اسلام ہی نے وجود واحد میں نفس انسانی کی جسمانی، عقلی اور روحانی تمام پہلوؤں پر توازن کے ساتھ یکساں توجہ دی ہے، اس کے ذریعہ انسان کی تمام صلاحیتوں کی آبیاری کی ہے اور ان کے درمیان توازن پیدا کیا ہے۔

۳- حقیقی تربیت

انسان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی تربیت پر توجہ دی جاتی ہے، وہ نہ فرشتوں میں ہے اور نہ صرف حیوان ناطق ہے، اسلام دلچسپ چیزوں اور مکلفات کے تئیں اس کی کمزوری کو جانتا ہے، اسی وجہ سے انسانوں کو ایسی چیزوں کا مکلف نہیں بناتا جو اس کے بس میں نہیں ہوتا اور اس کو بلندی کی انتہا تک پہونچاتا تو ہے لیکن اس کی زندگی کی حقیقت سے غفلت نہیں برتی جاتی۔

۴- عملی تربیت

تعمیری کام یا بلند اخلاق یا سلوک وچلن میں اس طریقہ سے تبدیلی کی جاتی ہے کہ انسان کی اسلامی امور کے مطابق وجود کی تکمیل ہو جاتی ہے، اس میں صرف قول پر اکتفا نہیں کیا جاتا بلکہ عمل، کوشش اور تعمیر ہوتی ہے۔

۵- مسلسل تربیت: پوری زندگی مہد سے لحد تک یہ کام جاری رہتا ہے

۶- بتدریج تربیت:

ایک ہی ساتھ انسان کے پرانے اخلاق ذمیمہ کو اخلاق حسنہ میں تبدیل نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ کام بتدریج ہوتا ہے۔

۷- اخلاقی تربیت

اسلامی تربیت میں اخلاق کوئی تجارتی سامان اور مفاد نہیں ہے، بلند اخلاق ایسی صفت ہے جو انسان کے فکر وسلوک میں ممتاز خصوصیات کی جامع ہوتی ہے۔

۸- ایسی تربیت جس سے ضمیر زندہ ہوتا ہے

ضمیر ہی انسان کے بلند اخلاق کی طرف رہنمائی کا سب سے پہلا محرک اور اس کو رذائل سے سب سے پہلے روکنے والا ہوتا ہے، اسی وجہ سے اسلامی تربیت انسانی ضمیر کو زندہ کرنے پر توجہ دیتی ہے جس سے انسان مخلوقات پر نظر رکھنے کے بجائے اپنے رب پر نظر رکھتا ہے اور دنیا کے بجائے آخرت میں بدلہ کی امید رکھتا ہے، لوگوں کی طرف سے عقاب وسزا کے بجائے دنیا وآخرت میں اللہ کے عقاب سے ڈرتا ہے، اسی وجہ سے خلوت وجلوت میں اس کے اعمال درست رہتے ہیں اور وہ معاشرہ کا صالح جزء بنتا ہے اور اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔

۹- ایسی تربیت جس سے ذوق جمال حاصل ہوتا ہے

خوبصورتی کا ذوق انسان کی بلند خصوصیات میں ہے، اسلامی تربیت کا مقصد

انسان کا اپنے ماحول کے تمام معیار کے ذوق و جمال کو حاصل کرنا ہے

اسلامی تربیت کی خصوصیات

- انسانی تربیت
- کامل تربیت
- حقیقی تربیت
- عملی تربیت
- مسلسل تربیت
- بتدریج تربیت
- اخلاقی تربیت
- انسانی ضمیر کی تربیت
- ایسی تربیت جس سے جمال وخوبصورتی کا ذوق حاصل ہوتا ہے

طلباء کی تربیت کے ذرائع

طالب علم کے معاشرہ میں تربیت کے متعدد ذرائع ہوتے ہیں اوران کے ذریعہ تربیتی کاموں کے مقاصد اور اس کے مشمولات کی تکمیل ہوتی ہے، ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

۱- مدرس واستاذ

وہ مرشد، رہنمائی کرنے والا اور معلم ہوتا ہے، اسی طرح وہ مربی اور قدوہ بھی ہوتا ہے، استاذ اور مدرس کے کندھوں پر تربیتی میدان کی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے، جس طرح وہ تعلیمی کورس کی تکمیل کا ذمہ دار ہوتا ہے، اسی طرح تربیتی مقاصد کو بھی پورا کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

استاذ اور مدرس پر ہر وقت طلباء کی نگاہیں ہوتی ہیں، وہ اس کی باتیں سنتے ہیں،

او اس کو محفوظ کرتے ہیں، اسی وجہ سے استاذ اپنے قول وعمل اور ظاہری امور میں ان کا قدوہ ونمونہ ہوتا ہے۔

۲- عمل طلابی کے قائدین

جس طرح استاذ اور مدرس کی تربیتی کاموں میں بڑی اہمیت ہوتی ہے، اسی طرح عمل طلابی کے قائدین اور سرگرم اراکین کا بھی اثر ہوتا ہے، ان پر طلباء کی نگاہیں ہوتی ہیں، طلباء ان کی اقتداء کرتے ہیں، ان کے مشوروں پر چلتے ہیں اور ان کے ساتھی ان کو اپنا نمونہ بناتے ہیں، اسی وجہ سے عمل طلابی کے ذمہ داران اور قائدین کے لیے ضروری ہے کہ تربیتی کاموں میں قول کے بجائے عمل اور باتوں کے بجائے نمونہ پیش کر کے حصہ لیں۔

۳- تربیتی اسلوب

دنیا کے بہت سے تعلیمی اداروں کے تربیتی اسلوبوں میں بڑی خامی اور کمی پائی جاتی ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ یہ ادارے علمی نصاب اور تحصیل علمی پر تو توجہ دیتے ہیں لیکن تربیتی کاموں کو انفرادی کوششوں اور ذاتی جدوجہد کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔

اسی وجہ سے عمل طلابی کے میدان میں کام کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ تربیتی اسلوبوں کی تحقیق کریں اور معاشرہ پر ان کے اثرات کا جائزہ لیں اور ان کے نفاذ کے لیے مناسب منصوبے بنائیں چاہے طلباء کی جماعتوں میں ان کا نفاذ ہو یا عمل طلابی کے داخلی میدان میں، پھر ان کی نگرانی کریں اور ان کا جائزہ لیتے رہیں۔

تربیتی اسلوب کا ہمارے دین، ہمارے معاشروں کی پختہ قدروں اور ہمارے مستقبل کے واضح پروگرام کے مطابق ہونا ضروری ہے، اسی طرح اسلوب کا کامل ہونا بھی ضروری ہے جس میں تربیت کے کسی پہلو یا بنیاد کو چھوڑا نہ گیا ہو بلکہ ان تمام امور کو ملحوظ رکھا گیا ہو، اس کے ساتھ ساتھ اسلوب کا عملی ہونا بھی ضروری ہے جس میں

نظریات کے ساتھ نفاذ کا واضح پروگرام بھی ہو۔

۴۔ عملی تربیت

یہ طلباء کے معاشرہ جیسے اہم معاشرہ میں تربیتی کاموں کی خصوصیتوں میں سے ہے جو متحرک وزندہ وسرگرم اورنئی چیزوں کی تلاش میں رہنے والا معاشرہ ہوتا ہے جس میں روزانہ جدت، کام اور سرگرمیاں ہوتی ہیں، اس طرح کے سرگرم اور فعال معاشرہ میں یومیہ واقعات اور طلباء کی مختلف سرگرمیوں سے استفادہ اور معاشرہ کے ساتھ مختلف عناصر کی ہم آہنگی کے ذریعہ عملی تربیت کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے، ان تمام چیزوں سے استفادہ تربیتی کاموں کے مفاد کے لیے ہوتا ہے، اسی کے ذریعہ عملی موقعوں پر مبادی وقیم پختہ، ہمتیں بلند اور معانی وافکار مضبوط ہوتے ہیں جن کا طالب علم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتا ہے، اس ماحول میں رہتا ہے اور ان کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے، اسی وجہ سے اس کا اثر زیادہ اور نتیجہ خیز ہوتا ہے۔

طلباء کی تربیت کے چار ذرائع

- مدرس واستاذ
- عمل طلابی کے قائدین
- تربیتی اسلوب
- عملی تربیت

﴿۲﴾ افکار ونظریات میں ہم آہنگی

عمل طلابی قائدانہ عمل ہے، امت کے مسائل کو مکمل طور پر سمجھتا ہے اور امت کے مفادات کے لیے ہر مثبت کام میں پیش پیش رہتا ہے، اسی وجہ سے اس پر توجہ دینا، اس کی اصلاح ودرستگی کی فکر کرنا اور اس کی رہنمائی کرنا ضروری ہے۔

ہمیشہ سے یہی ہوتا آرہا ہے کہ صحیح کام پختہ افکار ونظریات کے ذریعہ وجود میں آتے ہیں جو کام کرنے والوں کو صحیح سمت اور اسلوب کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور ہر بگاڑ کی اصلاح ودرستگی اور ہر کوتاہی اور کمی کو پورا کرتے ہیں۔

لیکن زمان ومکان کے اعتبار سے عمل طلابی کی بہت زیادہ وسعت، دنیا کے گوشوں اور مختلف نسلوں میں اس کی جماعتوں کے پھیلاؤ اور اسی کے ساتھ عمل طلابی کے بعد ان میں کام کرنے والی جماعتوں کے مابین تعلقات پیدا کرنے میں دشواری کی وجہ سے خیالات اور اصطلاحات میں اختلاف اور افکار ونظریات میں تنوع پایا جاتا ہے، یہی تضاد اور اختلاف عالمی سطح پر عمل طلابی کے لیے حقیقی خطرہ بن گیا ہے۔

اس اہم کام میں علاقائی طریق اجتہاد کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی جو اجتہاد کبھی صحیح ہوتا ہے تو کبھی اس میں غلطی بھی ہوتی ہے یا ان ناپختہ تجربات کی کوئی گنجائش ہوتی ہے جو کبھی کامل صورت پیش کرتے ہیں تو کبھی اس میں خامیاں باقی رہتی ہیں، یہ سب اس لیے کہ عمل طلابی کے بنیادی افکار ونظریات کی مختلف تشریحات نہ کی جائیں کیونکہ اس سے اختلاف پیدا ہوتا ہے اور اس کا دائرہ وسیع ہوجاتا ہے، اسی وجہ سے عاملین کے درمیان بنیادی افکار ونظریات اور استعمال کئے جانے والے الفاظ، اصطلاحات اور اقوال کی واضح تعریفات میں اتفاق پیدا کرنا ضروری ہے جس کو تمام لوگ مختلف جماعتوں، معاشروں اور ماحول کے اعتبار سے مختلف شکلوں میں سمجھ لیں۔

نظریات اور افکار میں اتحاد پیدا کرنے کے اقدامات

افکار ونظریات میں اتحاد پیدا کرنے کا کام متعدد مرتب ومنظم اقدامات کے ذریعہ انجام پاتا ہے جو ایک دوسرے مرتبط سے ہوتے ہیں، اس میدان میں کام کرنے والوں کے لیے اس کی رعایت کرنا ضروری ہے، ہم نے دنیا کے مختلف گوشوں میں عمل طلابی کے عاملین کے درمیان افکار ونظریات میں اتفاق پیدا کرنے والے ہمارے اس کام میں ان اقدامات کی رعایت اور ان میں سے ہر ایک اقدام کو بہترین طریقہ سے مکمل کرنے کی کوشش کی ہے، عام فائدہ کے لیے ہم یہاں ان اقدامات کو تفصیل کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔

پہلا اقدام: ان افکار کی تعیین جن میں اتفاق پیدا کرنا ہے

پہلے ان افکار کو جمع کیا جاتا ہے جن کو سمجھنے میں اختلافات ہوتے ہیں اور جو عمل طلابی کی فکر اور تحریک کے بنیادی عناصر ہوتے ہیں، اس کی تکمیل کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مختلف نسلوں میں عمل طلابی پر توجہ دینے والوں اور طلباء کی ایک یا زائد نشستیں منعقد کی جائیں، ذہنی آزمائشوں کی چھٹائی اور افکار کو جمع کرنے کے لیے اوپن مناقشہ اور تبادلہ خیالات کی مجلسوں اور نشستوں کا انتظام کیا جائے، پھر جن اہم افکار میں عاملین کے درمیان اتحاد پیدا کرنا ضروری ہے ان افکار کی فہرست تیار کرنے کے لیے مسلسل جائزہ لیا جائے اور انکو مرتب کیا جائے۔

دوسرا اقدام: اولیت کے اعتبار سے افکار کی تحقیق وتلاش

اتحاد پیدا کئے جانے والے افکار ونظریات کی فہرست کی تیاری کے بعد عمل طلابی کے میدان میں کام کرنے والوں کی تحریک اور فکر میں اثر اندازی اور ہر فکر کی اہمیت کے اعتبار سے انکو مرتب کیا جانا چاہئے پھر اس کے بعد ہر فکر کی اولیت کے اعتبار

سے تحقیق کی جانی چاہئے، ہم ہر فکر کی طبیعت اور اہمیت کے اعتبار سے اس کے تحقیقی وسائل میں تنوع اختیار کر سکتے ہیں، یہاں پر ہم افکار و وسائل کی تحقیق کے بعض اسالیب کو اختصاراً بیان کر رہے ہیں:

- مناقشہ وتبادلہ خیالات کی نشستیں: کسی بھی تحقیق کی جانے والی فکر کے سلسلہ میں ایجنڈا تیار کیا جائے اور عمل طلابی سے منسلک بعض افراد اور چند اصحاب الرائے لوگوں میں اس کو تقسیم کیا جائے اور اس فکر پر مناقشہ کرنے کے لیے ایک یا زائد نشستوں میں ان تمام افراد کو مدعو کیا جائے پھر اس کو از سر نو تیار کیا جائے۔
- کسی کتاب یا کتاب کے کسی جزء پر اعتماد کیا جائے: اتحاد پیدا کئے جانے والی کسی فکر پر دلالت کرنے کے لیے کئی کتابوں کو پڑھا جائے اور اس کے اجزاء کا انتخاب کیا جائے یا کسی ایک کتاب یا اس کے کسی جزء کا انتخاب کیا جائے، اس میں مؤلف یا مؤلفین کی طرف بھی اشارہ کیا جائے۔
- ماہرین سے رجوع کرنا: تحقیقی کئے جانے والے موضوع میں کسی ماہر کے ساتھ بات کی جائے اور اس کے ساتھ مل کر مناقشہ کا عام نقشہ تیار کیا جائے اور اس کام کو پورا کرنے کے لیے اس کی نگرانی پر اتفاق کیا جائے۔
- M.A اور Ph.D کے مقالات: جن موضوعات پر تحقیق کرنی ہے اس سلسلہ میں تدریسی عملہ کے اراکین کے ساتھ گفتگو کر کے انکے تحقیقی منصوبوں میں ان کو شامل کیا جائے اور M.A اور P.hd میں پڑھنے والے طلباء کے ذریعہ ان کو تیار کیا جائے۔
- مقابلیں: جن موضوعات پر تحقیق کرنی ہے ان میں مقابلہ کا اعلان کیا جائے پھر پیش کردہ مقالات کو جانچا جائے اور ان میں سے بہترین مقالوں کا انتخاب کیا جائے۔

تیسرا اقدام: لٹریچر کی تیاری اور اس کی تقسیم

صرف ایک فکر اور خیال کو الگ سے یا کئی متقارب افکار کے تحقیقی نتیجہ کو ایک

ساتھ ماحول اور معاشرہ کے مطابق کتابی شکل میں شائع کیا جائے اور اشاعت کی شکلوں میں تنوع کا خیال رکھنا چاہئے تا کہ طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں اور اس پر توجہ دینے والوں کی بڑی تعداد تک اس کو پہونچایا جائے، اشاعت کی متعدد شکلیں مندرجہ ذیل ہیں:

- کتابیں اور پمفلٹس : اتحاد المنظمات الطلابیۃ (S.O.U) نے افکار و نظریات میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے سلسلہ میں کتابی سلسلہ شائع کرنے میں پہل کی ہے اور اس میں ان اہم افکار و نظریات کو شامل کیا ہے جن میں پوری دنیا میں طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں کے درمیان اتحاد پیدا کرنا ضروری ہے۔
- آڈیو اور ویڈیو کیسٹ: اس کو آسانی کے ساتھ تقسیم کیا اور پھیلایا جاسکتا ہے، تمام لوگوں کے لیے اس کا سننا آسان ہوتا ہے اور ان افکار کو بہترین اور آسان شکل میں پہنچایا جاسکتا ہے۔
- کمپوٹر کے پروگرامات اور سی ڈیس : انٹرنیٹ اور خصوصاً طلباء کے ویب سائٹ کے ذریعہ آسانی کے ساتھ اس کو منتقل اور ارسال کیا جاسکتا ہے، اتحاد المنظمات S.O.U کا ویب سائٹ www.students-online.ws ہے۔
- محاضرات، جلسے اور مناظرے: اتحاد پیدا کئے جانے والے نظریات و افکار کو محاضروں، جلسوں اور مناظروں میں شامل کیا جاتا ہے اور اس سے نتائج و ثمرات حاصل کئے جاتے ہیں۔
- تربیتی پروگرام اور کورسس: کورسس کو تیاری کیا جاتا ہے اور ان کو طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں کے تربیتی پروگرام میں شامل کیا جاتا ہے۔

جن علاقوں میں افکار و نظریات میں اتحاد پیدا کرنا ہے وہاں ان اشاعتوں کی تقسیم اور اس طرح کی میٹنگوں کو منعقد کرنے کے لیے فوراً منصوبہ بنانا عمل طلابی کے میدان میں کام کرنے والوں کے لیے ضروری ہے، اسی طرح عاملین کا ان تحقیقات سے

استفادہ کرنا اور مفہوم وفکر کی مناسبت اور علاقہ کے حالات کے اعتبار سے تمام عاملین اور طلباء میں اس لٹریچر کے پہنچنے کے بارے میں یقین حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔

چوتھا اقدام: جائزہ اور نگرانی

یہ ضروری اقدام ہے، اس سے مفر نہیں، پروگرام اور منصوبہ کے نفاذ کی نگرانی اور اس کا جائزہ لینا اور مطلوبہ مقصد کے حصول میں استعمال کردہ وسائل کی صلاحیت کا اندازہ لگانا ضروری ہے، اندازہ لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ غلط افکار ونظریات کی تصحیح اور بامقصد نظریات میں اتحاد پیدا کرنے کے کام کی تکمیل کا فیصد نکالا جائے۔

افکار ونظریات میں اتحاد پیدا کرنے کے اقدامات

۱۔ ان نظریات کی تعیین جن میں اتحاد پیدا کرنا ہے
۲۔ اولیت کے اعتبار سے افکار ونظریات کی تحقیق وترتیب
۳۔ لٹریچر کی تیاری اور تقسیم
۴۔ نفاذ اور نتائج کا جائزہ اور نگرانی

اس موضوع پر کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ

سلسلۃ توحید المفاہیم کے عنوان کے تحت کتابوں کا سلسلہ شائع کرنے میں **اتحاد المنظمات الطلابیہ** S.O.U نے پہل کی ہے، جن نظریات میں کام کرنے والوں کے درمیان اتحاد پیدا کرنا ہے ان کو چار خانوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں سے ہر ایک کئی افکار ونظریات پر مشتمل ہے۔

۱۔ دعوتی افکار ونظریات

- حق وباطل کے درمیان: اللہ کے کائناتی قوانین کی تحقیق تاکہ حق وباطل

کے درمیان مقابلہ کیا جا سکے اور ان قوانین کو نیک کاموں کے لیے مسخر کیا جائے۔

- امت کی بیداری میں نوجوانوں کا کردار
- شوریٰ: اس کی اہمیت، میدانات اور اس کے نئے انطباقات
- دعوت: اس کے مراحل، مقاصد، اسالیب اور اس کی راہ میں آنے والی رکاوٹیں
- عورت اور معاشرہ میں اس کا کردار

۲- تربیتی افکار و نظریات

- تبادلہ خیالات اور مناقشہ کے آداب: محبت والفت میں بگاڑ آئے بغیر ہم کس طرح تبادلہ خیالات اور اختلاف کریں؟
- تبدیلی: انسان اور اس کے معاشرہ میں ایک کائناتی قانون ہے کہ ہم اپنی ذات اور معاشروں میں بہترین تبدیلی کس طرح لائیں؟
- محبت: طاقت کو ابھارنے اور افراد و معاشروں میں حرکت پیدا کرنے کا عظیم جذبہ ہے۔
- قدوہ و نمونہ: دعوت اور تبدیلی کا پہلا ذریعہ ہے
- شخصیت کی ترقی: ذمہ داری کا احساس، جذبہ پیدا کرنے والی چیز کا وجود، اپنی ذات سے واقفیت، اس کے ساتھ بہترین طریقہ سے پیش آنا اور اس کو ترقی دینے کی کوشش کرنا۔

۳- انتظامی افکار و نظریات

- وقت کا صحیح استعمال
- انتظامی کام
- قیادت
- جلسوں کا انتظام
- ادارتی کام

۴- سیاسی افکار ونظریات

- بیت المقدس
- اسلامی مملکت
- متعدد افکار
- عالمگیریت
- اقلیات
- جماعتی کام

﴿۳﴾ سیاسی تربیت

طالب علم کا سیاسی رول

یونیورسٹیاں علمی، اجتماعی، فکری اور سیاسی پہلوؤں سے اپنے معاشروں کی خدمت میں قائدانہ رول ادا کرتی ہیں۔

ایک لمبے عرصہ تک تیسری دنیا کے اکثر ممالک پر حکمرانی کرنے والی استعماری طاقتوں کو یونیورسٹیوں کے اس رول کا علم ہوا تو انہوں نے علاقائی یونیورسٹیوں کو بند کرادیا یا ان یونیورسٹیوں یا ان کے فارغین کی حیثیت گھٹادی مثلاً مصر میں جامعہ ازہر، ٹیونس میں جامعہ زیتونیہ، مغرب میں جامعہ قرونیہ اور ترکی وہندوستان میں دسیوں اسلامی یونیورسٹیوں کے ساتھ ہوا اور اس کے متبادل کے طور پر غیر ملکی یونیورسٹیوں کی بنیاد ڈالی گئی جس میں اساتذہ، کتابیں، نظام تعلیم اور زبان درآمد کی گئی، ان یونیورسٹیوں میں فارغ ہونے والے افراد اپنے ملک کے لیے نقصان دہ اور بیکار ہوتے ہیں، اور زبانی، فکری، سیاسی اور دینی اعتبار سے وہ سب فارغین ان یونیورسٹیوں کے تابع ہوتے ہیں۔

ترکی وطنیت کی سازش اور خلافت اسلامیہ کے متعدد قبائل پر ترکی قومیت کو لاگو کرنے کا کام اجنبی یونیورسٹیوں میں انجام پایا، مشرقی یورپ کے ملکوں کو عثمانی حکومت سے الگ کرنے کی سازش استنبول کی روبرٹ کالج یونیورسٹی میں رچی گئی، امت اسلامیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لیے قومیت کی سازش بیروت کی ''**الجامعة اليسوعية السورية**'' میں تیار کی گئی، اس کے علاوہ بھی بہت سی مثالیں ہیں۔

اپنے اسی طریقہ کار سے استعماری قوتوں نے تیسری دنیا کے ممالک پر اپنے عسکری قبضہ کو یونیورسٹیوں کے ذریعہ فکری قبضہ میں تبدیل کردیا، اسی اجنبی تسلط

پر ردعمل کے طور پر طالب علم کو اپنے مقام اور ذمہ داریوں کا احساس ہونے لگا اور اپنے اور اپنی قوم کے حقوق کو غاصبین سے دوبارہ حاصل کرنے کے لیے اس کی فکر میں تحریک پیدا ہونے لگی۔

دنیا کی اکثر تحریکات آزادی طلبہ ہی کے ذریعہ وجود میں آئیں، مصر میں طلباء ہی نے فلسطین میں ۱۹۴۸ء کو صہیونی قبضہ اور ۱۹۵۱ء میں قناۃ السویس (سوئز پل) پر انگریزی قبضہ کے خلاف آزادی کے معرکوں میں حصہ لیا، پوری دنیا کے طلباء ہر سال ۲۱ فروری کو جو عالمی یوم طالب علم مناتے ہیں وہ مصری طلباء کا ۱۹۴۶ء میں فاسد حکومت کے خلاف مزاحمت کا دن ہے، مصری طلباء ہی نے ۱۹۶۸ء میں ڈکٹیٹرشپ کا مقابلہ کیا، ان ہی مصری طلباء نے یونیورسٹیوں اور بعد میں سیاسی جماعتوں میں جمہوری تحریکات کی قیادت کی ہے۔

ترکی میں طلباء ہی نے فوجی ڈکٹیٹرشپ کے دھارے کو بدل دیا اور اس کو مسمار کر دیا جس نے امت پر ایسے اقدار کو تھوپ دیا تھا جن کا امت کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں تھا اور جس نے امت کے تشخص اور مستقبل کو خطرہ میں ڈال دیا تھا۔

انڈونیشیا میں طلباء ہی ۱۹۴۵ء میں جنگ آزادی کے شکار ہوئے، انہوں نے ہی ۱۹۶۳ء میں سوکارتو کے زمانہ میں کیمونزم کا خاتمہ کیا اور انہوں نے ہی سوہارتو کے زمانے ۱۹۹۷ء میں استعمار کو ختم کیا۔

ایران میں طلباء ہی نے اپنے ملک میں مغرب کے ایجنڈوں کی حکومت ختم کی اور اپنے ملک کو آزادی دلانے اور ان کی حکومت سے چھٹکارا حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا، انہوں نے ہی ان کے ملک کے خلاف استعماری طاقتوں کی طرف سے بھڑکائی گئی جنگوں اور حملوں کو برداشت کیا۔

فلسطین میں طلباء ہی اپنے ملک پر غیروں کے قبضہ کے خلاف خون ریز جنگ کی قیادت کر رہے ہیں، اس طرح کے واقعات صرف اسلامی ممالک ہی میں پیش نہیں آئے بلکہ کئی دوسرے ملکوں میں دائیں اور بائیں محاذ کی تحریکات کو قائم کرنے والے

طلباء ہی ہیں جیسا کہ بولنڈا، فرانس، کیوبا، مجر، چوٹیمالا، سلواکیہ، مکسیکو، اسپین اور چین وغیرہ میں ہوا۔

اس طرح کے سیاسی کردار کو انجام دینے کے لیے طلباء کا تعاون کرنے والے بنیادی عناصر مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ایک ہی جگہ طویل مدت کے لیے طلباء کی بڑی تعداد جمع ہونے کی وجہ سے آپسی تبادلہ خیالات کے ذریعہ یومیہ حادثات کو ایک ہی نظریہ سے دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

۲۔ طالب علم اپنی مراہقت کا زمانہ یونیورسٹی میں گزارتا ہے، اس مرحلہ کی خصوصیات میں بلاک بنانے کی خواہش، امت کے مسائل پر توجہ اور اقدار و قیم کے لیے اپنی قربانی دینا وغیرہ شامل ہیں جس سے ممتاز سیاسی رول کی ادائیگی میں مدد ملتی ہے۔

۳۔ یونیورسٹی کا طالب علم: اس زمانہ میں خاندانی ذمہ داریوں سے آزادی زیادہ ہوتی ہے، اسی لئے اس زمانہ میں اپنے وطن اور اس کی قدروں کے لیے قربانی دینے کا جذبہ زیادہ پایا جاتا ہے۔

۴۔ یونیورسٹی کا طالب علم قبائل کے تجربات، آزادی کی تحریکات، اجنبی افکار اور امت کے ممتاز تشخص سے دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ واقف رہتا ہے، ان عوامل کے ساتھ اس کی ہم آہنگی اور انسجام سے سیاسی کاموں میں اس کے لیے بہترین اسلوب اور طریقہ کار واضح ہوتا ہے۔

۵۔ طالب علم یونیورسٹی میں تھوڑی بہت ان تمام ذمہ داریوں کو نبھاتا ہے جن ذمہ داریوں کو سیاست دان یونیورسٹیوں کے باہر انجام دیتے ہیں، اپنے افکار پر مطمئن کرنے کے لیے اپنے ساتھیوں میں خطاب کرتا ہے، ان کے ساتھ گروپ کی شکل میں جمع ہوتا ہے، طلباء کے انتخابات میں شرکت کرتا ہے، کسی تجویز کو منظور کرانے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ شورائی نظام پر بھروسہ کرتا ہے، اور طلباء کی پارلیمنٹ میں اپنے حق کے حصول کی کوشش کرتا ہے، اختصار کے ساتھ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک سیاست دان

ہوتا ہے جو یونیورسٹی میں اپنے وجود کو ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ بعد میں ایک پیشہ ور (Profational) سیاست دان بن جائے

طلباء کے سیاسی کردار کو فعال بنانے والے عوامل وعناصر

- طلباء کے پاس مناقشہ اور تبادلہ خیالات اور سیاسی واقعات کے تجزیہ کا بڑا وقت ہوتا ہے۔
- طلباء کے عمری مرحلہ کی خصوصیات ان کو امت کے مسائل میں مشغول رکھنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہیں۔
- دوسروں کے تجربات سے زیادہ واقفیت
- طلباء کا ذمہ داریوں سے آزاد ہونا
- یونیورسٹیاں سیاسی ذمہ داریوں اور اس کی کوششوں کی تربیت کا چھوٹا سا میدان ہوتی ہیں۔

سیاسی تربیت

ان ہی اسباب کی وجہ سے تربیت میں جس سے طالب علم کی شخصیت کو عقلی، نفسیاتی، جسمانی اور روحانی تمام پہلوؤں سے تیار کیا جاتا ہے، اس میں سیاسی تربیت کو بھی شامل کیا جانا ضروری ہے۔

طلباء کی سیاسی تربیت کا پیش کردہ منصوبہ اور پروگرام

پروگرام کے مقاصد:

اس پروگرام کا یعنی طلباء کی تربیت میں سیاسی تربیت کا بنیادی مقصد طلباء اور

معاشرہ دونوں کی ضرورتوں کو پورا کرنا اور سیاسی ترقی کے کاموں میں شرکت کے لیے طلباء کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہے، اس بنیادی مقصد کی تفصیل مندرجہ ذیل فروعی مقاصد کے ذریعہ کی جاسکتی ہے:

۱- علمی مقاصد جن سے طلباء کا سیاسی شعور ترقی کرتا ہے اور ان کی مندرجہ ذیل معلومات کے اضافہ میں مدد ملتی ہے:

۱۔ معاشرہ کا فلسفہ، اس کے مقاصد اور مشکلات
۲۔ ملکی تاریخ اور اس کے بنیادی معالم ونشانات
۳۔ سیاسی نظام، اس کے ادارے اور موجودہ سیاسی تہذیب وثقافت
۴۔ سیاسی کام اور موجودہ سیاسی قوتیں
۵۔ شہریت کی ذمہ داریاں اور حقوق

۲- وجدانی مقاصد جس سے طلباء کے مثبت رجحانات میں ترقی ہوتی ہے:

۱۔ جمہوری کام
۲۔ موضوعی تبادلہ خیالات اور مناقشہ کے اصول ومبادیات
۳۔ معاشرہ کے مسائل اور مشکلات
۴۔ تبدیلی لانے میں یونیورسٹی کا کردار
۵۔ ذاتی سیاسی ثقافت
۶۔ امت کے تشخص کا شعور اور نسبت کی تشکیل

۳- اخلاقی مقاصد جس سے طلباء کی مثبت شرکت کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے:

۱۔ نوجوانوں کے ادارے
۲۔ یونیورسٹی کے منصوبہ وپالیسی کا انتخابی کام
۳۔ مختلف مراحل اور شکلوں میں سیاسی کام

۴۔ پیش کردہ مختلف مسائل میں اپنی رائے کا اظہار
۵۔ یونیورسٹی اور معاشرہ کی مشکلات کا مقابلہ اور انکو حل کرنے کی کوشش
۶۔ طلباء کے مابین اور ذمہ داروں کے ساتھ با مقصد تبادلہ خیالات
۷۔ معاشرہ کے مخالف فکری اور سیاسی رجحانات کا مقابلہ

طلباء کے سیاسی پروگرام کے مقاصد

* معلوماتی مقاصد * جذباتی مقاصد * اخلاقی مقاصد

پروگرام کا خطہ ومنشور

۱۔ نظریاتی مشمولات اور مندرجہ ذیل معیاروں کی روشنی میں اس کی تعیین ہوتی ہے:
۱۔ موجوسہ سیاسی اور معاشرتی نظام کی خصوصیات
۲۔ سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی ترقی کے منصوبے
۳۔ تعلیمی اداروں میں موجود تربیتی نظام کی خصوصیات
۴۔ طلباء کی معاشرتی اور نفسیاتی خصوصیات

مندرجہ ذیل موضوعات پر پروگرام کے نظریاتی مشمولات کو تشکیل دیا جاسکتا ہے:

۱۔ سیاسی نظام میں فوج کا قانون (حکومت فوج کے حوالہ کرنے کا قانون، حکومت چلانے کا قانون)

۲۔ حکومت (اس کے اراکین، خصوصیات، حکومتوں کی قسمیں، حکومت کی ذمہ داریاں، اس کی فوجیں اور اس کے عام مقاصد)

۳۔ سیاسی نظام میں حقوق اور ذمہ داریاں (حاکم ومحکوم کے حقوق اور ذمہ داریاں، کیپی ٹیٹ اور اپوزیشن، آزادی وانصاف وغیرہ)

۴۔ حاکم اور اپوزیشن دونوں کے لیے سیاسی شرکت کے تربیتی ذرائع
۵۔ معاشرہ کا عام فلسفہ اور بنیادی سیاسی فلسفہ
۶۔ قومی تاریخ کے آثار و نقوش اور اس کے مشہور واقعات اور ان میں طلباء کا کردار
۷۔ سیاسی نظام اور اس کے ادارے اور حکومت میں پالیسیوں کا انتخابی عمل
۸۔ سیاسی کاموں کی خصوصیات اور اس کی مؤثر طاقتیں
۹۔ معاشرتی اور معاشی اہم مشکلات اور ان کے مقابلہ میں طلباء کا کردار
۱۰۔ طالب علم کی شخصیت کے مثبت و منفی معاملات و امور
۱۱۔ علاقائی، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر معاصر فکری اور سیاسی رجحانات

۲۔ پروگرام کا عملی نمونہ جو مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہوتا ہے:

۱۔ طلباء اور عام سیاسی سیمنار اور جلسے
۲۔ طلباء کی اور عام سیاسی میٹنگیں اور مناقشات
۳۔ طلباء کی انجمن اور طلباء کی جمعیات کی سیاسی سرگرمیاں
۴۔ معاشرہ کے مختلف سطحوں پر انتخابی کاموں میں شرکت
۵۔ یونیورسٹی سے باہر سیاسی پارٹیوں کی سرگرمیوں میں شرکت
۶۔ معاشرہ کے خدماتی پروگراموں اور عملی کیمپوں میں شرکت
۷۔ طلباء اور نوجوانوں کے علاقائی اور عالمی اداروں کی سرگرمیوں میں شرکت
۸۔ یونیورسٹی کے انتظامی امور میں شرکت
۹۔ طلابی، علاقائی اور عالمی ذرائع ابلاغ

پروگرام کا انتظام

● منصوبہ کی تیاری اور پروگرام کی نگرانی کے لیے کمیٹی کی تشکیل

- طلباء کی سیاسی تربیت کے لیے نظریاتی نصاب تعلیم تیار کیا جاتا ہے جو نظریاتی مشمولات میں مندرج موضوعات اور حسب ضرورت اس کے علاوہ دوسرے موضوعات پر مشتمل ہوتا ہے۔
- طلباء کے لیے سلسلہ وار میعادی محاضرات کا انتظام کیا جاتا ہے جو نظریاتی مشمولات پر مشتمل ہوتا ہے
- نظریاتی مشمولات پر مشتمل سیاسی مناظرات اور جلسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے
- طلابی اور عام سرگرمیوں میں طلباء کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے پروگرام مرتب کیا جاتا ہے۔
- مناقشات میں طلباء کو اپنے خیالات کے اظہار کی اجازت دینا اور ان کی ہمت افزائی کرنا ضروری ہے۔
- پروگرام کے عملی پہلو کے نفاذ کے لیے تفصیلی پروگرام تیار کیا جائے
- رپورٹوں کے ذریعہ اور خیالات کو معلوم کر کے اور اس کے علاوہ دوسرے وسائل کے ذریعہ نافذ کئے گئے امور کی نگرانی اور جائزہ

طلباء کا اپنے سیاسی کردار کو ادا کرنے سے کنارہ کشی اختیار کرنا

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ یونیورسٹی کا طالب علم فطرتاً یونیورسٹی اور معاشرہ میں سیاسی رول ادا کرنے والا ہوتا ہے، اس میں طالب علم، اس کے عمری مرحلہ علمی تحقیقات، عملی تجربات اور جماعتی کوششوں سے متعلق اسباب کارفرما ہوتے ہیں اور بامقصد، واضح اور مسلسل تربیتی پروگراموں سے اس میں پختگی اور گہرائی پیدا ہوتی ہے جس میں نظریاتی اور ثقافتی تحقیقات عملی اور تطبیقی پہلو کی تکمیل کرتے ہیں، ان تمام امور کی وجہ سے ایک سنجیدہ طالب علم کو اپنی امت کے فکری، معاشرتی وسماجی اور سیاسی تمام مسائل پر توجہ دینے والے انسان میں تبدیل کرنے میں مدد ملتی ہے، یہ سب اس وقت ہوتا ہے

جب حالات نارمل ہوتے ہیں اور حاکم ومحکوم، یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلباء، منصوبے بنانے والے ماہر مربی حضرات اور یونیورسٹی کی کتابوں اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے والے وسائل میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے، اور غیر طبعی حالات میں مشکلات پیش آتی ہیں جو حالات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ایک فرد یا جماعت کی حکومت میں جو اپنی قوم پر صرف اپنی رائے تھوپنا چاہتے ہیں، ذرائع ابلاغ میں بھی اسی کی تسبیح بیان کی جاتی ہے اور اس کے مآثر وکارناموں کو گنایا جاتا ہے، اختلاف، جمہوری کاموں، عام آزادی، تبادلہ خیالات کے اصول وضوابط اور حکومت کے ساتھ امن وامان اور سلامتی کے تبادلہ کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی، ہر اعتراض کرنے والا اپنی صفائی اور دوستی ثابت کرنے تک متہم ہوتا ہے۔

۲۔ ان حالات میں تعلیمی اداروں پر پابندی ہوتی ہے کیونکہ یہی ادارے ڈکٹیٹر شپ کے لیے حقیقی خطرہ ہوتے ہیں، اسی وجہ سے تعلیمی پروگراموں، تربیتی مواد، مدرسین اور کتابوں کو اپنے افکار کے مطابق ڈھالا جاتا ہے، ان حالات میں طالب علم پر بیکاری کا حملہ ہوتا ہے اور تربیتی وسیاسی کام ٹھپ ہوجاتے ہیں، تو یہ ماحول:

۱۔ طلباء اور سیاسی قائدین کے درمیان تبادلہ خیالات اور گفتگو کے مواقع فراہم نہیں کرتا

۲۔ درسی امور میں کسی قرارداد کو منظور کرانے میں اپنی رائے کا اظہار اور اپنی مشکلات سے متعلق تحقیقات سے مطلع ہونے کے مواقع طلباء کو فراہم نہیں ہوتے

۳۔ طلباء کو سیاسی کوششوں کے لیے بڑا وقت نہیں ملتا (درسی نظام کسا ہوا ہوتا ہے اور تعلیم دونوں وقت ہوتی ہے وغیرہ)

۴۔ یونیورسٹی کا نصاب تعلیم طلباء کے شعور اور سیاسی سمجھ بوجھ کی ترقی میں معاون نہیں ہوتا۔

۵۔ یونیورسٹی کا حکومتی نصاب تعلیم طلباء کی تنقید اور موضوعی تبادلہ خیالات کی

صلاحیت میں اضافہ نہیں کرتا۔

۶۔ طلباء کی تنظیموں کو سیاسی سرگرمیوں سے الگ کر دیا جاتا ہے اور طلباء ان سرگرمیوں سے استفادہ نہیں کر پاتے۔

۷۔ نصاب تعلیم میں سیاسی تربیت سے متعلق خاص مضمون نہیں پایا جاتا۔

۸۔ طلباء کی سرگرمیوں اور خصوصاً سیاسی سرگرمیوں میں حکومت کی مداخلت

۹۔ طلباء کی سرگرمیوں خصوصاً سیاسی سرگرمیوں کے لیے پابندیوں سے پابجولاں منصوبے اور لائحہ عمل تیار کرنا اور سیاسی وفکری اعتبار سے سرگرم طلباء کو سزائیں دینا۔

۱۰۔ معاشرہ کے مسائل کے احساس اور ان سے ہم آہنگ ہونے کے لیے طلباء کی رہنمائی کے مواقع فراہم کرنے میں یونیورسٹی کے رول میں کوتاہی اور کمی

۱۱۔ یونیورسٹی کے ذمہ داران کا اس بات پر مطمئن ہو جانا کہ یونیورسٹی صرف اکیڈمک (علمی) تحقیقات کے لیے ہوتی ہے

۱۲۔ طلباء کے آزادانہ ذرائع ابلاغ کی اجازت نہیں ہوتی۔

۱۳۔ تمام مراکز اور نوجوانوں پر توجہ دینے والے تمام وسائل طالب علم کی ذمہ داری کو اس کے مفہوم سے کورا کرنے اور اس کو بے قیمت مقاصد میں تبدیل کرنے کا کام کرتے ہیں مثلاً تفریحی پروگرامات یا مخلوط اسفار

۱۴۔ سیاسی شعور کی نشر واشاعت یا سیاسی کاموں کی انجام دہی میں سیاسی جماعتوں یا پیشہ وارانہ (Profational) تنظیموں کا اپنے مطلوبہ کردار ورول کی ادائیگی کی قدرت نہ رکھنا

طلباء کی ذمہ داری

ان حالات میں حالات کی اصلاح، ڈکٹیٹرشپ کو ختم کرنے، قومی حکومت کو واپس لانے اور مختلف گروپوں کے درمیان سیاسی کاموں کی تکمیل کے لیے طلباء پر اپنے

کردار کو پورا کرنے کے لیے ذمہ داریاں دوگنی ہوجاتی ہیں، طلباء مقصد تک لے جانے والے بہترین وسائل کو اختیار کریں اور اس سلسلہ میں اپنی قربانیوں کے ذریعہ نتائج کو برداشت کریں۔

سیاسی تربیت طلباء کی تربیت کا اہم جزء ہوتا ہے اس پر توجہ دینا اور اس کے لیے الگ سے منصوبہ و پروگرام بنانا ضروری ہے

﴿۴﴾ تحقیقات ومقالات

عمل طلابی کو عموماً اور عمل طلابی کے تربیتی کاموں کو خصوصاً مختلف موضوعات پر تحقیقات اور مقالوں کے ایک سیلاب کی ضرورت پڑتی ہے جو غلط مبادی واصول کی تصحیح و اصلاح، متضاد نظریات میں اتحاد پیدا کرنے اور صحیح نظریات میں پختگی لانے کا کام کرتے ہیں، بلاشک وشبہ اس کی بڑی اہمیت ہے، طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں کے لیے اس پر ہمیشہ توجہ دینا ضروری ہے۔

تحقیقات ومقالات کی قسمیں

تحقیقات اور مقالات کی دو بنیادی قسمیں ہیں:

۱- مرحلہ وار تحقیقات

یہ تحقیقات کا ایک مجموعہ ہوتا ہے جو عمل طلابی کی خامیوں کو درست کرتا ہے اور اس میدان میں کام کرنے والوں کے لیے موجود ناموافق حالات کی اصلاح کرتا ہے یا موجودہ کسی مشکل کا حل پیش کرتا ہے یا ترقی کی کسی فکر وسوچ یا رائے کی تفصیلات پیش کرتا ہے، یہ تحقیقات جلد تیار کرلی جاتی ہیں، عمل طلابی کے ذمہ داران اس کو عمل طلابی کی رہنمائی اور اس کے طریقہ کار کی اصلاح کے لیے تیزی اور اتقان وپختگی کے ساتھ تیار کرتے ہیں۔

۲- طویل مدتی تحقیقات

یہ تحقیقات کا دوسرا مجموعہ ہوتا ہے، اس میں ان نظریات کو موضوع بنایا جاتا ہے

جن کی عمل طلابی کو اپنے مستقبل کی تعمیر میں ضرورت پڑتی ہے، مستقبل کے عملی منصوبے بنائے جاتے ہیں، مستقبل کی متوقع مشکلات اور ان کا حل بیان کیا جاتا ہے، مستقبل کے واقعات کے لیے مشکلات کے مختلف خاکے تیار کئے جاتے ہیں اور ہر خاکہ کے مقابلہ کے لیے مضبوط اور پختہ منصوبے بنائے جاتے ہیں۔

ان موضوعات میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں:

○ دشوار حالات میں کام کرنے کا طریقہ واسلوب ○ عمل طلابی کو درپیش چیلنجس ○ اعلامی انقلاب ○ آئندہ صدی کی تربیت ○ طالب علم کی شخصیت کے امتیازات ○ طلباء کی قیادت کے ممتاز صفات ○ عالمگیریت اور عمل طلابی ○ آئندہ صدی میں امت میں عمل طلابی کا کردار وغیرہ

تحقیقات ومقالات کا میدان

تحقیقات کی دونوں قسموں کے بہت سے میدان ہوتے ہیں، عمل طلابی کے میدانوں میں اضافہ اور تنوع سے ان میدانوں میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے، ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

● فکری تحقیقات ومقالات: یہ ان تحقیقات کا مجموعہ ہے جو عمل طلابی پر نظر رکھتے ہیں، اس کے افکار اور تبدیل شدہ اور غیر تبدیل شدہ امور کی تحقیق کرتے ہیں، اس کے افکار ونظریات کی اصلاح کرتے ہیں، ان میں اتحاد پیدا کرتے ہیں اور ان کے نقائص دور کرتے ہیں۔

● تربیتی تحقیقات ومقالات: یہ ان تحقیقات کا مجموعہ ہے جو عمل طلابی کے تربیتی کاموں کی تمام شکلوں اور اسالیب ووسائل کی تحقیق کرتے ہیں، اس کی مشکلات حل کرتے ہیں، اس کے مناہج اور اسالیب کو ترقی دیتے ہیں اور اس کے مستقبل کے منصوبوں کو مرتب کرتے ہیں۔

● فنی تحقیقات ومقالات: یہ تحقیقات عمل طلابی کے فنی پہلو سے متعلق ہوتی ہیں، اس میں تفصیل کے ساتھ عمل طلابی کے وسائل، اس کی عملی مشکلات اور اس کے مختلف اداروں کے انتظام پر بحث کی جاتی ہے۔

● مخصوص تحقیقات ومقالات: اس میں ان مخصوص مضامین کو موضوع بنایا جاتا ہے جن سے عمل طلابی کو فائدہ پہونچتا ہے مثلاً: عمل طلابی میں ذرائع ابلاغ اور اس کی تفصیلات۔ عمل طلابی میں ٹریننگ وتربیت اور تربیتی نقشہ وغیرہ۔

مقالات اور تحقیقات کو تیار کرنے کے وسائل

سب سے پہلے عمل طلابی کے ذمہ داران کے لیے اس میدان پر توجہ دینا ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر مشکلات میں روز بروز اضافہ ہوجاتا ہے، خیالات وافکار میں اختلاف پیدا ہوتا ہے، کام منقسم ہوجاتا ہے اور کمزور پڑجاتا ہے، مستقبل دھندلا جاتا ہے، مستقبل پر دشمنوں کا قبضہ ہوجاتا ہے نہ کہ دوستوں اور ساتھیوں کا۔

سب سے پہلے تحقیقات ومقالات کی تیاری کے لیے مخصوص کسی کمیٹی یا تحقیقاتی مرکز کی تشکیل ضروری ہے جو اس کی ذمہ داری قبول کرے، ماہر متخصصین سے مدد لے اور عمل طلابی کے قائدین کی طرف سے بہترین شکل میں اس کی نگرانی کی جائے۔

تحقیقاتی کمیٹی یا تحقیقاتی مرکز کے ذمہ داران اپنے مقالات وتحقیقات کی تیاری میں محقق طریقہ کار اور اسلوب کو اختیار کرتے ہیں جس کی چند تفصیلات ذیل میں بیان کی جارہی ہیں:

۱- تحقیقاتی نقشہ کی تیاری

یہ کام عمل طلابی کے حالات، مشکلات، تکلیفات اور منصوبوں کے بارے میں بہت سی معلومات جمع کرکے مکمل کیا جاسکتا ہے، معلومات جمع کرنے کے بہت سے

طریقے ہیں، ان میں سروے، شخصی ملاقات اور خط و کتابت وغیرہ شامل ہیں، یہ معلومات عمل طلابی کی تمام سطحوں اور اس سے متعلق تمام افراد یعنی طلباء سے لیکر عمل طلابی کی اعلی قیادتوں، اس کے مشیرین اور قدیم قائدین وغیرہ کے ذریعہ جمع کی جاسکتی ہیں۔

ان معلومات پر غور وخوض کیا جاتا ہے اور تحقیق کی جانے والی مشکلات، گہرائی پیدا کئے جانے والے افکار، تکمیل تک پہونچائے جانے والے منصوبوں اور واضح کئے جانے والی مستقبل کی بلندیوں کی تعیین کی جاتی ہے پھر اس کے بعد فکری، تربیتی، فنی اور اختصاصی وغیرہ ہر ایک میدان میں مرحلہ وار یا طویل مدتی تحقیقات و مقالات کی تعیین کی جاتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہر تحقیق اور تصور کے انتاجی اسلوب کے لیے اس کے ابتدائی عناصر وضع کئے جاتے ہیں، اسی کو تحقیقی نقشہ کہا جاتا ہے۔

۲- نفاذ کی تیاری

یہ مرحلہ پچھلے مرحلہ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے اور اسی میں شامل ہے، اس میں تحقیقاتی کمیٹی یا مرکز کی طرف سے مختلف میدان کے ماہرین سے ملاقاتیں کی جاتی ہیں، ان کے آراء ومشوروں سے استفادہ کیا جاتا ہے، ان سے تعاون طلب کیا جاتا ہے اور بعض تحقیقات و مقالات کی تیاری کے لیے ان کے ساتھ معاہدہ کیا جاتا ہے، اسی طرح اعلی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے ساتھ ملاقاتیں کر کے اپنے فکر وخیال کی تشریح کی جاتی ہے تا کہ بعض اہم موضوعات کو M.A اور Ph.D کے مقالات میں شامل کیا جائے خصوصاً دوسری قسم کے طویل مدتی مقالات کو۔

اخیر میں کمیٹی یا مرکز کی طرف سے افکار وخیالات معلوم کرنے اور بعض تحقیقات و مقالات کو تیار کرنے پر اتفاق کرنے کے لیے بحث وتحقیق پر قادر طلباء، عمل طلابی کے میدان میں کام کرنے والوں اور اس کے قائدین کے ساتھ ملاقاتیں کی جاتی ہیں۔

۳- نفاذ اور اس کی نگرانی

بحث وتحقیق کرنے والوں میں مقالات وتحقیقات کی تقسیم کی جاتی ہے اور تحقیق یا بحث کی تیاری تک ان کاموں کی نگرانی کی جاتی ہے۔

۴- اجراء

تحقیق کا اجراء موضوع وماحول اور مکان وزمان کے مناسب حجم وشکل میں کتاب یا پمفلٹ یا آڈیو یا ویڈیو کیسٹ یا سی ڈی وغیرہ کی شکل میں کیا جائے اور اس کو تقسیم کیا جائے اور اس سے اسفادہ کا جائزہ لیا جائے۔

تحقیقات ومقالات کی تیاری کا منہج واسلوب

- تحقیقاتی نقشہ کی تیاری
- تحقیقات کا نفاذ اور اس کی نگرانی
- نقشہ کے نفاذ کی تیاری
- تحقیقات کا اجراء اور ان کی نشر واشاعت

﴿۵﴾ طالب علم کے آداب

طالب علم کے آداب بلند ہوتے ہیں، اس کا دین اخلاق وعادات اور اطوار اس کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں نبی کریم B کے اقوال وافعال بڑے مؤثر ہوتے ہیں جنہوں نے فرمایا کہ ''میرے رب نے مجھے ادب سکھایا تو بہترین ادب سکھایا''۔

طالب علم کے آداب واخلاق اس کی شخصیت کے نقوش کا اہم نقش ہوتا ہے اور اس کی تربیت کی کڑیوں میں سے ایک اہم کڑی ہوتی ہے، طالب علم کی طرف سے ان آداب کو اپنانے اور ان کے عادی ہونے میں اس کا تعاون کرنے والی سرگرمیوں اور وسائل کو مرتب کرنا عمل طلابی کے ذمہ داران کے لیے ضروری ہے۔

آداب کی مندرجہ ذیل قسمیں کی جاسکتی ہیں:

۱- اللہ تعالی کے ساتھ طالب علم کے آداب

۱۔ اللہ پر اپنے ایمان کو مضبوط کرو، عقیدہ توحید کو مانو اور اس کو ہر نقص وکمی سے پاک سمجھو۔

۲۔ اپنے ہر معاملہ میں اللہ پر بھروسہ کرو اور ہمیشہ دعا کے ذریعہ اس کی پناہ میں رہو۔

۳۔ اپنے رب کی عبادت کرو جیسا کہ اس نے حکم دیا ہے، نماز اور تمام عبادات کی پابندی کرو۔

۴۔ اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرو اور ریا سے بچو۔

۵۔ گناہ سے بچو اور کسی بھی گناہ کے سرزد ہونے پر توبہ میں جلدی کرو۔

۶۔ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اور اس بات کو جان لو کہ دین معاملات کا نام ہے۔

۲- طالب علم کے اپنے ساتھ آداب

۱۔ اپنی ذات کو اچھی طرح سے جان لو، اپنی صلاحیتوں اور کمزوریوں کو جانو۔

۲۔ اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ کرو، انکو ترقی دو اور ان کو کام میں لگاؤ۔

۳۔ اپنے کمزور پہلوؤں کو ختم کرنے کی کوشش کرو اور ان کو مضبوط پہلوؤں میں تبدیل کرو۔

۴۔ اپنی ذات کو مہذب بناؤ، ہمیشہ مطالعہ کرتے رہو، ہر نئی چیز سے واقف رہو، اس سے تم مہذب آدمی بن جاؤ گے۔

۵۔ اپنے جسم پر توجہ دو، ہمیشہ ورزش کرتے رہو اور اپنی صلاحیت کی حفاظت کرو۔

۶۔ اپنے تمام معاملات میں نظم و ترتیب کا خیال رکھو، بے ترتیبی سے بچو۔

۷۔ اپنے اور اپنے متعلقین کے اوقات کی حفاظت کرو، اپنے وقت کے انتظام کے فنون سیکھو۔

۸۔ کوئی پیشہ یا صنعت سیکھو، آسان پیشوں اور صنعتوں میں مہارت حاصل کرو۔

۱۰۔ ہمیشہ صاف ستھرا رہو، نظافت و طہارت ایمان میں سے ہے، اپنے جسم اور کپڑوں کی صفائی کا اہتمام کرو۔

۱۱۔ کھانے کے آداب کی پابندی کرو..... کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ دھوؤ۔ اللہ کا نام لو۔ داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اپنے سامنے سے کھاؤ۔ کھانا زیادہ نہ کھاؤ اور پیٹ بھر کر نہ کھاؤ۔ اپنی پلیٹ میں کھانا نہ بچاؤ۔ منہ میں لقمہ ہونے کی صورت میں گفتگو نہ کرو کھانے کی جگہ کی صفائی کا خیال رکھو۔ کھانے کے بعد اللہ کی حمد بیان کرو (الحمد للّٰہ الذی أطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین)

۱۲۔ سونے کے آداب کی رعایت کرو..... جلدی سوؤ اور جلدی اٹھو، سونے کی دعاؤں کی پابندی کرو، داہنے کروٹ سوؤ، نیند آنے تک اللہ کا ذکر کرتے رہو۔

۳۔ استاذ کے ساتھ طالب علم کے آداب

۱۔ **متعینہ وقت سے چند منٹ پہلے ہی اپنے کلاس روم پہونچو اور کاپی و قلم ہمیشہ**

ساتھ لیتے آؤ۔

۲۔ مناسب ہیئت میں بیٹھو، بولنے والے پر اپنی آنکھیں جمائے رہو، جب استاذ بول رہا ہو تو دوسری جگہ نظر نہ کرو۔

۳۔ کبھی بھی اپنے مدرس واستاذ کے ساتھ قطع تعلق نہ کرو، بات کرنی ہو تو ہاتھ اٹھا کر مطلع کرو، اگر استاذ تمہاری طرف متوجہ نہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ استاذ اس وقت نہیں چاہ رہا ہے کہ آپ گفتگو کریں، اپنا ہاتھ نیچے کرو اور درس کے بعد مدرس سے بات کرو

۴۔ درس کے دوران مدرس کی طرف کان لگائے رہو، نوٹس لکھو اور دوران درس اپنے ساتھیوں سے بات نہ کرو۔

۵۔ پریڈ کے اختتام پر افراتفری نہ مچاؤ، مدرس سے پہلے یا گھنٹے کے اختتام سے پہلے کلاس روم سے نہ نکلو۔

۶۔ مجلس میں کھانے پینے سے بچے رہو، الا یہ کہ ذمہ دار کی طرف سے اجازت دی جائے، سگریٹ نوشی وغیرہ بری

عادات سے پہلی فرصت میں اپنے نفس پر کنٹرول کر کے اپنی صحت کے خاطر چھٹکارا حاصل کرنا چاہئے۔

۷۔ جب استاذ کے ساتھ کوئی اختلاف ہو تو اپنی رائے کا اظہار شرافت اور سنجیدگی کے ساتھ کرنا چاہئے۔

۴۔ ملاقات کے وقت طالب علم کے آداب

۱۔ ہمیشہ مسکراتے رہو اور ترش روئی سے بچے رہو۔

۲۔ ہمیشہ نرمی کے ساتھ گفتگو کرو اور اپنی آواز بلند نہ کرو۔

۳۔ ہنستے رہو لیکن قہقہہ اور شور سے بچو۔

۴۔ جب تک مخاطب کھڑا رہے تم بھی کھڑے رہو یا اس کو بیٹھنے کے لیے کہو اور

اس کے بیٹھنے کے بعد ہی بیٹھو۔

۵۔ سلام میں پہل کرو کیونکہ سلام محبت کی کنجی ہے۔

۶۔ بہترین انداز میں سلام کا جواب دو، الفاظ واضح، صاف اور خوشی و ہمت افزائی کا اظہار کرنے والے ہوں۔

۷۔ دوسروں کی موجودگی میں جمائی نہ لو، اگر جمائی آئے تو ادب کے ساتھ اس کا مقابلہ کرو یا اپنے ہاتھ سے منہ کو بند کرلو۔

۸۔ ہمیشہ سیدھا کھڑے رہو، جلوت میں تیڑھے میڑھے کھڑے نہ رہو، البتہ خلوت اور تنہائی میں ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۔ جو بات تم سے کہی جارہی ہو اس پر پوری توجہ دو۔

۱۰۔ تمہاری موجودگی میں کوئی چھینکے اور الحمدللہ کہے تو تم فوراً یرحمک اللہ کہو۔

۱۱۔ اپنے بارے میں بہت کم بات کرو، کسی شخص کی برائی کرنے سے پرہیز کرو، اگرچہ تمہاری بات صحیح ہی کیوں نہ ہو کیونکہ یہی غیبت ہے۔

۱۲۔ اپنے مخاطب سے ہر موقع پر بات کرنے کا فن سیکھو اور اس کو بہترین دعا دو اور اس بات کو یاد رکھو کہ اپنے بھائی سے ہنس کر بات کرنے میں بھی ثواب ہے۔

۵- لوگوں کے ساتھ طالب علم کے آداب

۱۔ لوگوں کے ساتھ بہترین اخلاق کا معاملہ کرو اور حسن اخلاق میں دوسروں کے لیے نمونہ بنو۔

۲۔ برائی کا بدلہ اچھائی سے دو، جو تم کو محروم کرے اس کو دو، اپنے پر زیادتی کرنے والوں کو معاف کرو، جو تم سے قطع تعلق کرے اس سے تم تعلقات جوڑو۔

۳۔ قول و عمل میں تضاد سے بچو۔

۴۔ والدین کا ادب کرو، ان کو اف تک نہ کہو اور ان کو نہ ڈانٹو، ان کے ساتھ

بہترین سلوک کرو۔

۵۔ صلہ رحمی کرو، اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرو۔

۶۔ اپنے استاذ کی عزت کرو، ان کا ادب واحترام کرو اور اپنے قول وعمل سے ان کو تکلیف نہ دو، ان کے علم سے استفادہ کرو اور ان کا شکریہ ادا کرو

۷۔ اپنے پڑوسیوں کا ادب کرو، ان کے ساتھ بہترین سلوک کرو، ان سے محبت کرو اور اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہ دو۔

۸۔ اچھے اور صالح لوگوں کے ساتھ رہو، با اخلاق مؤمن ہی کی صحبت اختیار کرو، اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اور ان کے مخلص بن جاؤ، بھلائی میں ان کی مدد کرو۔

۹۔ حرام معاملات مثلاً سود اور ناجائز تعلقات سے بچو۔

۱۰۔ تمام لوگوں کی خدمت کرو، لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرو اور بھلائی میں ان کی مدد کرو۔

۶- عام آداب

۱۔ اپنے کام میں پختگی پیدا کرو اور بہترین طریقہ سے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤ، کام سے پہلے اور کام کے دوران بہترین ٹریننگ حاصل کرو۔

۲۔ اپنے تمام معاملات میں سنجیدہ رہو، غیر سنجیدہ باتوں اور ظاہری لچک سے بچو۔

۳۔ زیادہ نہ ہنسو، اپنے متعلقین کے ساتھ ہنسی مذاق کرو اور ہمیشہ ادب کا لحاظ رکھتے ہوئے ہنسو۔

۴۔ کام کو انجام دینے والے بنو، اپنے کام میں جلدی نہ کرو اور نہ ٹال مٹول کرو۔

۵۔ حلم وبردباری کے ساتھ پیش آؤ، غصہ کرنا ہو تو صرف اللہ کے خاطر کرو۔

۶۔ اپنے قول وعمل میں ہمیشہ سچے رہو، جھوٹ سے بچو چاہے مذاق ہی کیوں نہ ہو۔

۷۔ بہادر اور اقدام کرنے والے بنو، اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو۔

۸۔ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کرو، وعدہ خلافی نہ کرو، تاخیر نہ کرو اور وعدہ سے چند منٹ پہلے ہی پہونچو۔

۹۔ تمام حالات میں شرافت کا خیال رکھو، اپنے مال، تعاون اور بہترین باتوں کے ذریعہ صدقہ کرو۔

۱۰۔ محبت کرنے والے، دوسروں کے محبوب، نرم خو اور نرم گفتار اور نرم کردار والے بنو۔

۱۱۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ، مصیبتوں پر صبر کرو، الحمد للہ، انا للہ وانا الیہ راجعون، اللھم أجرنی فی مصیبتی واخلفنی خیراً منھا کہو۔

۱۲۔ ہمیشہ نیک شگون لو، پہلے اللہ پر بھروسہ کرو پھر اپنی صلاحیتوں پر، اپنے بہترین مستقبل کی ہمیشہ امید رکھو اور کبھی بدشگونی نہ لو۔

۱۳۔ اللہ کے ساتھ ادب کے ساتھ پیش آؤ، اس پر بھروسہ کرو اس کی عبادت کرو، عمل میں اخلاص پیدا کرو اور پکی سچی توبہ کرو

۱۴۔ اپنے نفس کے ساتھ ادب کے ساتھ پیش آؤ، اس سے واقف ہو جاؤ اور اپنی ذات پر بھروسہ کرو، اپنی روح اور جسم پر توجہ دو اور توبہ کرتے رہو

۱۵۔ استاذ کا ادب کرو، اس کی عزت کرو، اس کی باتوں کو غور سے سنو اس کے علم سے استفادہ کرو اور ادب کے ساتھ ان سے بحث ومباحثہ کرو

۱۶۔ ملاقات کے آداب کا خیال رکھو، اس پر توجہ دو، مناقشہ کے آداب کا خیال رکھو اور اخوت وبھائی چارگی کو عام کرو

۱۷۔ لوگوں کا ادب کرو، اپنے اخلاق کو بہتر بناؤ، اپنے والدین، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ساتھ نیک سلوک کرو اور بہترین دوستوں کا انتخاب کرو

خلاصہ کلام

عمل طلابی کا تربیتی پہلو

۱- اسلامی تربیت کی خصوصیات

۱۔ زمان ومکان میں پھیلی ہوئی رب کے احکام کے مطابق انسانی تربیت

۲۔ جسم وروح پر توجہ دینے والی کامل اور متوازن تربیت

۳۔ انسان کی طبیعت کی رعایت کرنے والی اور انسان کو اس کے طاقت بھر مکلف کرنے والی حقیقی تربیت

۴۔ قول سے زیادہ عمل پر توجہ دینے والی عملی اور اخلاقی تربیت

۵۔ پوری زندگی (عمر کے تمام مراحل میں) جاری رہنے والی تربیت

۶۔ تدریجی تربیت جس میں انسانی صلاحیتوں پر توجہ دی جاتی ہے اور آہنگی کے ساتھ ان کو اللہ تک پہونچاتی ہے۔

۷۔ انسانی ضمیر کو زندہ کرنے والی اور اللہ کے مراقبہ اور خوف کو بڑھانے والی تربیت

۸۔ ایسی تربیت جس میں جمال وحسن کا ذوق حاصل ہوتا ہے اور انسان کو بلند ذوق ملتا ہے۔

۲- افکار وخیالات اور نظریات میں ہم آہنگی

۱۔ ہر زمان ومکان کے لحاظ سے عمل طلابی کے اہم مسائل میں سے ہے۔
۲۔ عمل طلابی کے میدان میں کام کرنے والوں کے درمیان متحد کئے جانے والے افکار ونظریات کی دقت وباریکی کے ساتھ تعیین ضروری ہے
۳۔ اولیت کے اعتبار سے افکار ونظریات کی یکے بعد دیگرے تحقیق کی جاتی ہے اور اس پر غور وخوض کیا جاتا ہے۔
۴۔ مناسب شکل میں برآمد تحقیقی نتائج کا اجراء کیا جاتا ہے اور استفادہ کے لیے تقسیم کیا جاتا ہے۔
۵۔ اس کے ساتھ ہی نتائج کا جائزہ لیا جاتا ہے اور اولیت کے اعتبار سے ان کی اصلاح کی جاتی ہے تاکہ ہر کمی کی تلافی کی جائے

۳- سیاسی تربیت

۱۔ یونیورسٹی اور معاشرہ کی سیاسی زندگی میں طالب علم کا اہم کردار اور رول ہوتا ہے۔
۲۔ سیاسی تربیت سے طالب علم کی تعمیر ہوتی ہے جس سے وہ اپنا رول بخوبی نبھاتا ہے۔
۳۔ سیاسی تربیت کے علمی، نفسیاتی اور اخلاقی مقاصد ہوتے ہیں۔
۴۔ طالب علم کی سیاسی طور پر تربیت کے لیے نظریاتی اور عملی منصوبہ کو تیار کرنا ضروری ہے۔

۴- تحقیقات ومقالات

۱۔ طلباء کی تحقیقات کی دو قسمیں ہیں: (۱) مرحلہ وار (۲) طویل مدتی
۲۔ مقالات وتحقیقات کے متعدد میدانات ہیں جن میں فکری، تربیتی، طلابی، فنی اور اختصاصی تحقیقات شامل ہیں۔

۳۔ واضح تحقیقی نقشہ کی تیاری ہی عمل طلابی کی صحیح ابتداء ہے جس میں حالات اور ضرورتوں کا خیال رکھا گیا ہو۔

۴۔ اولیت کے اعتبار سے تحقیقات کے نفاذ کی تیاری اس کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے اور اسی کے ذریعہ اس کی تکمیل بھی ہوتی ہے

۵۔ تحقیق کرنے والوں میں مقالات وتحقیقات تقسیم کیا جائے اور مقالہ کی تیاری تک اس کی نگرانی کی جاتی رہے۔

۶۔ مناسب شکل وصورت میں تحقیق کا اجراء کیا جائے اور استفادہ کے لیے تقسیم کیا جائے

۵- طالب علم کے آداب

۱۔ طالب علم کے اللہ کے ساتھ کچھ آداب ہوتے ہیں: وہ اللہ پر بھروسہ کرے، اس کی عبادت کرے، عمل میں اخلاص پیدا کرے اور اس کے حضور خالص توبہ کرے۔

۲۔ طالب علم کے اپنی ذات کے ساتھ کچھ آداب ہوتے ہیں: اپنی ذات سے واقف ہو، اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ کرے، اپنے کام میں پختگی پیدا کرے اور اپنے ذات کی ترتیب اور نظافت وصفائی کا خیال رکھے۔

۳۔ اپنے اساتذہ کے ساتھ پیش آنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں: اس کی عزت واحترام کرے، اس کے علم سے استفادہ کرے، اس کے ساتھ بحث ومباحثہ میں ادب کے ساتھ پیش آئے، علمی مجالس کا احترام کرے اور علم کے حصول کی کوشش کرے

۴۔ ملاقات کے کچھ آداب ہوتے ہیں: لوگوں سے ملاقات کی کوشش کرے اور اس میں آداب کا لحاظ رکھے، اخوت وبھائی چارگی کو عام کرنے کی کوشش کرے، ہر کہی جانے والی بات کو توجہ سے سنے، تبادلہ خیالات اور مناقشہ کے آداب کی پابندی کرے۔

۵۔ لوگوں کے ساتھ پیش آنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں: ان کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے، برائی کا بدلہ بھلائی سے دے، اپنے والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ

حسن سلوک کرے، پروسیوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرے، بہترین دوستوں کا انتخاب کرے، حرام معاملات سے بچے اور لوگوں کی خدمت کرے۔

۶۔ طالب علم کے کچھ عام آداب ہوتے ہیں: اپنے کام میں مہارت پیدا کرے، اپنے اندر سنجیدگی اور کاموں کو انجام دینے کی صلاحیت پیدا کرے، زیادہ نہ ہنسے، حلم و بردباری کو اپنائے، اپنے قول و عمل میں سچا ہو، اپنے وعدوں کی پابندی کرے اور ہر معاملہ میں بہادری کا ثبوت دے۔

آٹھویں فصل

عمل طلابی کا انتظام

۱ انتظامی اصول ومبادیات

''ہر کام کے لیے صحیح انتظام کی ضرورت پڑتی ہے''۔

اس قاعدہ واصول میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، اگر محدود کاموں میں یہ اصول صحیح ہے تو عمل طلابی جیسے وسیع اور بڑے کاموں میں یہ زیادہ واضح بات ہے، اسی وجہ سے اس عظیم کام کے ذمہ داروں اور اس میدان میں کام کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ انتظامی فن میں مہارت حاصل کریں، اپنی صلاحیتوں کو بڑھائیں اور اپنی تربیت کے ساتھ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو بھی ٹریننگ دیں تاکہ ایک عظیم کام کے لیے صحیح انتظام تک پہنچا جاسکے۔

صحیح انتظام کے مقاصد

صحیح انتظام کے متعدد بنیادی مقاصد ہیں جن میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ معلومات کو تفقہ وتدبر پر محمول کرنا (منظم ومرتب معلومات)

۲۔ اختلاف اور آپسی چپقلش کے بجائے تحریک میں ہم آہنگی اور اتحاد پیدا کرنا

۳۔ کام کرنے والے افراد کے درمیان عمل طلابی کے میدان میں انفرادیت اور بے ترتیبی کے بجائے اجتماعیت اور تعاون کی فضا ہموار کرنا

۴۔ انتاج اور اپنے مناسب ڈیوٹی کے ممکنہ بلند معیار کی تکمیل کے مقصد سے ترقی کی ممکنہ بلند حد تک عاملین کو ترقی دینا

انتظام کے عام اصول

صحیح انتظام میں مجرب اور نفاذ کے قابل متعدد اصول کا التزام ضروری ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ کاموں کی تقسیم: یہ اختصاص کا اصول ہے، افراد سے استفادہ کے لیے اس کو ضروری شمار کیا جاتا ہے اور اس کو انتظامی اور فنی ہر قسم کے کاموں پر منطبق کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ اقتدار اور ذمہ داری: یہ دونوں آپس میں مرتبط ہوتے ہیں، اقتدار دو جزء کا مجموعہ ہوتا ہے، سرکاری (قانونی) یہ ذمہ دار کے عہدہ سے معلوم ہوتا ہے اور دوسرے ذاتی جو ذمہ دار کی ذہانت، تجربہ، نفسیاتی قوت اور تجربات سے معلوم ہوتا ہے۔

۳۔ ڈسپلن (نظم ونسق): اطاعت، اہتمام اور پابندی کے لیے پیش کردہ نظاموں کے احترام کا نام ہے، نظم ونسق کے لیے تمام سطحوں پر بہترین ذمہ دار کی ضرورت ہوتی ہے۔

۴۔ قائد ایک ہو، محکومین کا صرف ایک ہی امیر سے احکامات لینا ضروری ہے۔

۵۔ رخ اور مقصد ایک ہو، ان تمام سرگرمیوں کا منصوبہ ایک ہی ہو جن کا مقصد ایک ہی ہوتا ہے۔

۶۔ ہر ایک کو عام مصلحت کا خیال رکھنا چاہئے، عام مصلحت اور مفاد اور خاص مصلحت ومفاد میں کسی بھی ٹکراؤ کے حل کے لیے جو ذمہ دار ہے مداخلت کرے گا۔

۷۔ نتائج وفوائد کا حصول اور اس کی ادائیگی کا طریقہ کار کا عاجلانہ ہونا اور مکمل

طور پر تمام افراد کے لیے قابل قبول ہونا ضروری ہے، یہ فائدہ یا تو مادی ہوگا یا معنوی۔

۸۔ مرکزیت: اقتدار پر توجہ مرکوز کرنے یا اس میں تفریق پیدا کرنے کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ حالات کی تعیین کی جائے۔

۹۔ قیادت کا تسلسل: تسلسل ڈیوٹی میں بلند معیاروں سے کم معیاروں تک رہتا ہے، کاموں کے دوران اس کا خیال رکھنا ضروری ہے، صرف وہ مخصوص حالات اس سے مستثنیٰ ہیں جن کی طرف تنظیم کے قانون اور دستور میں اشارہ کیا گیا ہو۔

۱۰۔ انتظام: ہر چیز یا شخص کے لیے مناسب جگہ کا تعین اور ہر چیز یا شخص کو اس کے مقام و مرتبہ کے مطابق جگہ مہیا کرنا۔

۱۱۔ انصاف: ذمہ داروں کی طرف سے مہربانی، محبت اور انصاف سے افراد کی محبت اور ادارہ کی خدمت کے جذبہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۲۔ ڈیوٹی میں تبادلہ نہ کیا جائے: یہ بات تجربہ سے ثابت ہے کہ بلاسبب تبادلہ انتظام کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کے برے اثرات سامنے آتے ہیں، اس سے ہمیشہ خطرہ لاحق ہوتا ہے اور مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ ذمہ داری کی تبدیلی سزا کے طور پر نہ ہو کیونکہ اس سے فرد اور ادارہ دونوں کو سخت نقصان پہونچتا ہے۔

۱۳۔ پیش قدمی اور مثبت کام: اپنے ماتحت کام کرنے والوں کو آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہئے، ہمیشہ ان کو احکامات اور اپنے منصوبوں پر مجبور نہیں کرنا چاہئے۔

۱۴۔ انتساب اور ادارہ کے کاموں کو انجام دینے کا جذبہ: ماتحتی میں کام کرنے والوں میں ادارہ کے ساتھ محبت کا جذبہ ہونا چاہئے اور اس کے مقاصد کی تکمیل کے لیے ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔

انتظام کے عام اصول ومبادی

- کاموں کی تقسیم
- اقتدار اور ذمہ داری
- نظم ونسق
- قیادت میں وحدت
- نتیجہ
- رخ اور مقصد میں اتحاد
- مرکزیت
- عام مصلحت اور مفاد کی پابندی
- نظام
- قیادت کا تسلسل
- انصاف
- ڈیوٹی میں عدم تبادلہ
- مثبت کام
- انتساب اور ادارہ کے کاموں کو انجام دینے کا جذبہ

انتظامی کام

متعینہ مقاصد تک پہنچنے کے لیے اختیار کی جانے والی تجاویز کا مجموعہ ہوتا ہے، مقصد کی تعریف مندرجہ ذیل طریقہ سے کی جاسکتی ہے، مقصد نام ہے محدود متعین زمانہ میں نظریاتی فکر کی عملی طور پر تکمیل کا، اسی وجہ سے انتظامی کاموں کی ابتداء انتہائی مقصد کی تعیین اور اس کی مرحلہ وار مقاصد میں تقسیم کے ذریعہ ہوتی ہے۔

انتظامی کام مقاصد کو حاصل کرنے تک چار متعین مراحل سے گزرتا ہے، منصوبہ بندی، انتظام، رہنمائی، نگرانی اور جائزہ:

منصوبہ بندی

یہ انتظامی کاموں میں بنیادی پتھر کی حیثیت رکھتا ہے، اسی کے ذریعہ کسی بھی ادارہ یا سوسائٹی کی کامیابی کی ابتداء ہوتی ہے، منصوبہ بندی مندرجہ ذیل پانچ بنیادی عناصر پر مشتمل ہوتی ہے:

۱- امکانات کی تعیین

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ منصوبہ بندی اسی وقت صحیح اور دور اندیشی کا کام ہوتا ہے جب حالات کا جائزہ لیا جائے اور امکانات کی تعیین کی جائے، اس میں مندرجہ ذیل چیزوں کو شامل کرنا ضروری ہے:

- افراد: ادارہ سے قربت اور دوری کے اعتبار سے ان کی ترتیب ضروری ہے۔
- مالیات: مادی امکانات کے حدود میں کام کرنا ممکن ہوتا ہے۔
- دوسرے مادی امکانات: جائیداد، بک اسٹال اور خاص ملکیت وغیرہ
- کام کے لیے فارغ کئے جانے والے اوقات: یہ ہماری موجودہ زندگی کے اہم عناصر میں سے ہیں، اسی وجہ سے ادارہ میں کام کرنے والوں کے فارغ اوقات کو جاننا اور اسی کی روشنی میں منصوبہ بندی کرنا ضروری ہے۔

۲- مقاصد اور پالیسیوں کی تعیین

۱۔ پالیسیاں ان اصولوں کا مجموعہ ہوتی ہیں جو ادارہ میں کام کے دوران اس کی تحریک میں پختگی پیدا کرتے ہیں، ان سے غفلت برتنے یا ان میں کوتاہی کرنے سے اجتناب ضروری ہے۔

۲۔ ان ہی پالیسیوں کی روشنی میں ادارہ کے انتہائی مقاصد کی تعیین کی جاتی ہے پھر اس کو منصوبہ کے مطابق مرحلہ وار مقاصد میں تقسیم کیا جاتا ہے

۳۔ ہر مقصد کا بہترین مقصد کے صفات سے متصف ہونا ضروری ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

- حقیقی ہوں جن کو حاصل کرنا ممکن ہو۔
- بلند حوصلگی: اس کے ذریعہ بہترین طریقہ سے کام کی تکمیل ہوتی ہے۔

- مقصد واضح ہو، جس میں کوئی جھول یا پیچیدگی نہ ہو۔
- مقصد کی تکمیل کی مدت متعین ہو۔
- مقصد مشترک ہو جس سے ادارہ اور افراد دونوں کے مقاصد کی تکمیل ہوتی ہو۔

۳- اولیات کی ترتیب

متعین کردہ مقاصد کو اولیت کے اعتبار سے مرتب کرنا ضروری ہے، اس کے لیے ابجدی (یعنی الف، ب، ج، دکا) اسلوب اپنایا جاسکتا ہے، ہر مقصد کی الگ الگ پہچان رکھی جائے، اگر مقصد مرکزی اور اسٹراٹیجی ہو جس سے بے نیازی برتنا یا اس کی اہمیت کو گھٹانا ناممکن ہو تو اس کو اولیت (اُ) لکھا جائے، غیر مرکزی اہم مقاصد کو اولیت (ب) لکھا جائے اور ان سے کم اہمیت والے مقاصد کو جن سے بے نیازی برتنا یا ان کو مؤخر کرنا ممکن ہو تو اولیت (ج) لکھا جائے، اولیت (ج) والے مقاصد میں نظر ثانی کی جائے اور ان تمام مقاصد کو حذف کیا جائے جن سے استغناء ممکن ہو اور جن کی تکمیل سے منصوبہ کے کسی کام کی تکمیل نہ ہوتی ہو، پھر اولیت (اُ) اور (ب) کے مقاصد کو بھی اولیت کے اعتبار سے اس طرح مرتب کیا جائے کہ اس کی شکل مندرجہ ذیل ہو جائے:

(اُ۔۱) (اُ۔۲) (اُ۔۳) وغیرہ (ب۔۱) (ب۔۲) (ب۔۳) وغیرہ

۴- وسائل کی تعیین

منصوبہ کے ہر ایک مقصد کی تکمیل کے لیے اپنے حالات اور امکانات کے حدود میں متعدد وسائل کو متعین کیا جائے اور ان وسائل کو اولیت کے اعتبار سے مرتب کیا جائے۔

۵- میعادی پروگراموں کی تعیین و ترتیب:

اس کا شمار منصوبہ بندی کے اہم عناصر میں ہوتا ہے، متعینہ مدت میں مقصد کا

حصول منصوبہ کی کامیابی کا میزان ہوتا ہے، اسی وجہ سے منصوبہ میں ہر مقصد اور سرگرمی کے لیے میعادی پروگرام کی تعیین وترتیب اور اس کی مکمل طور پر پابندی ضروری ہے۔

۶- اندازاً بجٹ تیار کرنا

سرگرمیوں کے لیے ضروری اموال اور مادی وبشری امکانات کا اندازہ لگایا جائے پھر ان امکانات کی فراہمی کے وسائل متعین کئے جائیں

۲- انتظام

یہ اہم مرحلہ ہوتا ہے جس پر توجہ دینا اور مکمل طور پر اس کی انجام دہی ضروری ہے، اس مرحلہ میں چار عناصر شامل ہوتے ہیں:

۱- ذمہ داریوں کی تقسیم

ذمہ داریوں کی تعیین کی جاتی ہے اور مختلف معیاروں پر ان کو تقسیم کیا جاتا ہے، ذمہ داریوں کی تقسیم سے مقاصد کی تکمیل اور اختلافات ومشکلات پر قابو پانے میں مدد ملتی ہے۔

۲- ذمہ داریوں کی تعیین

یہ مرحلہ افراد پر ذمہ داری عائد کرنے کا ہے، ہر کام کسی ایک فرد یا چند افراد کے حوالہ کیا جائے، اس سے کاموں کو پورا کرنے، اس کے جائزہ اور ذمہ دار کو کسی بھی کوتاہی کی آسانی کے ساتھ تعیین کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

۳- صلاحیتوں اور قابلیتوں کی تعیین

انتظامی امور کے لیے ضروری امور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تجاویز کو نافذ کرنے

میں کام کرنے والوں کی صلاحیتوں اور قابلیتوں کی تعیین کی جائے۔

۴- انتظامی کمیٹی کی ترقی

ہر ذمہ دار کو ہمیشہ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اپنا بدل یا نائب تیار رکھنا چاہئے جو اس کا جانشین بن سکے، اس کے ذریعہ ادارہ اور ذمہ داران عاملین کے معیار کو بلند، ضرورت کے وقت نئے عاملین کا اضافہ اور نئے عہدوں اور نئی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے افراد کو تیار کر سکتے ہیں۔

۳- رہنمائی اور ہمت افزائی

اس مرحلہ کا مقصد کام کے ذمہ داران کی طرف سے عاملین کی نگرانی، ان کی رہنمائی، ان پر قابو، کام کے لیے ان کی ہمت افزائی اور ان کے لیے مناسب فضا کی ہمواری ہے تاکہ عاملین مطلوبہ کاموں کو اعلیٰ انتاجی صلاحیتوں کے ساتھ انجام دے سکیں۔

اسی طرح کام بغیر رکاوٹوں کے متعینہ رخ پر انجام پانے کے لیے رہنمائی میں ادارہ کی کمیٹیوں اور دوسری قسموں کے درمیان توازن اور ہم آہنگی پیدا کرنا اور کاموں کے دوران پیدا ہونے والی مشکلات کا مقابلہ کرنا بھی ضروری ہے۔

رہنمائی اور ہمت افزائی کی تکمیل مندرجہ ذیل اہم وسائل کے ذریعہ ہوتی ہے:

○ ادارہ میں کام کرنے والوں کے درمیان تعارف، معلومات کے تبادلہ اور خبروں، شکایتوں اور مشوروں کو پیش کرنے کے لیے ملاقات کے مواقع فراہم کرنا۔

○ ذمہ داروں اور ان کے ماتحت کام کرنے والوں اور ان کے اور ان کے نائبین کے درمیان مسلسل تعلقات اور ملاقات کے مواقع اس طور پر فراہم کرنا کہ ذمہ دار اپنے ماتحت کام کرنے والے تمام افراد کی رائے سے واقف ہو سکے، صرف چند افراد کی رائے پر اکتفا نہ کرے تاکہ تجویز منظور کرنے میں تمام افراد کو شریک کیا جا سکے۔

○ عاملین کے درمیان تعلقات کی استواری کے ذریعہ کام کی اہمیت اور اس میں ان کے کردار کی اہمیت کا احساس دلا کر اور ان کے مطابق ذمہ داری ان کے حوالہ کر کے ان کی معنوی سطح کی بلندی۔

○ عاملین کے سامنے قدوہ اور نمونہ بننے کے لیے کاموں میں قائدانہ معیار سے اوپر اٹھنا تا کہ تمام عاملین کے لیے ان کی قیادتوں سے عملی درس لینا ممکن ہو۔

○ عاملین کی ترقی اور ان کی تربیت کی نگرانی کے ساتھ ساتھ وسائل میں ابتکار وجدت پیدا کرنے میں ان کو آزادی دی جائے۔

۴- متابعت اور جائزہ

یہ مطلوبہ مقصد کے حصول تک اسلوب اور طریقہ کار کی اصلاح کے لیے کاموں کی ترقی کے جائزہ اور نگرانی، اور مقصد کی تکمیل کرنے والی چیز کا موازنہ ومقابلہ اور مناسب وقت میں مداخلت کا نام ہے، اس کام میں ادارہ کے اندر اور باہر تبدیلیوں کا جائزہ اور ان تبدیلیوں کے مطابق مرحلہ وار مقاصد میں بھی تبدیلی شامل ہے۔

اس کام کے دو عناصر ہیں:

۱- نگرانی کے معیار

یعنی ان دو معیاروں کی تعیین ہے جن کی بنیاد پر مقصد کی طرف پیش رفت اور عدم پیش رفت کا اندازہ لگایا جاتا ہے مثلاً:

○ کمیت کے اعتبار سے: نمبر وار طریقہ سے جائزہ لیا جاتا ہے۔

○ کیفیت اور نوعیت کے اعتبار سے: کمیت پر توجہ مرکوز کرنے سے زیادہ کام کے متعینہ معیاروں کی تکمیل پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔

۲- کاموں کی ادائیگی کا اندازہ اور غلطیوں کی اصلاح

مکمل حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے متعین کردہ معیاروں کے نفاذ سے اس کی انجام دہی ہوتی ہے، پھر ادارہ کی اپنی ذمہ داری کی ادائیگی، اس کے مقاصد کی تکمیل، انحراف اور غلطی کے اسباب کی تعیین اور ان کے تدارک سے کامیابی تک پہنچا جاسکتا ہے۔

انتظامی کام

۱- منصوبہ بندی

- امکانیات کی تعیین وتحدید
- پالیسیوں اور مقاصد کی تعیین
- اولیات کی ترتیب (اہمیت والے کاموں کی ترتیب)
- میعادی پروگراموں کی تیاری
- وسائل کی تعیین
- اندازأبجٹ کی تیاری

۲- انتظام

- ذمہ داریوں کی تقسیم
- ذمہ داریوں کی تعیین
- صلاحیتوں کی تعیین
- انتظامی کمیٹی کی ترقی

۳- رہنمائی اور ہمت افزائی

- عاملین کے درمیان ملاقات کے مواقع فراہم کرنا
- قیادت کے ساتھ دائمی تعلقات
- ہر کام میں قیادت سے اوپر اٹھنا
- ابتکار اور جدت کی ہمت افزائی

۴- متابعت ونگرانی

- نگرانی کے معیار
- کاموں کی ادائیگی کا اندازہ اور غلطیوں کی اصلاح

۲ استراتیجی منصوبہ بندی

طلباء کا معاشرہ سریع الحرکت ہونے، دائمی شکل میں افراد کی تبدیلی اور اس کے علاوہ اس کی بہت ساری سرگرمیوں مثلاً ادارہ، معاشرہ اور حکومت کی سرگرمیوں کی وجہ سے ممتاز ہے جس کے نتیجہ میں عمل طلابی کو بہت سے غیر ضروری اختلافات سے واسطہ پڑتا ہے جن سے چھٹکارا حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے اور یہ منتظمین کے لیے بوجھ بن جاتے ہیں، عمل طلابی کے انتظام اور قیادت میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے، عمل طلابی کو ایسی حقیقی قیادت کی ضرورت پڑتی ہے جو عمل طلابی کو متعین رخ پر آگے بڑھائے اور اس رخ ومقصد کے سلسلہ میں مہیا تمام ممکنہ وسائل اور عمل طلابی کے ذمہ داران کے افکار کی اہم امور کی طرف رہنمائی کرے۔

انتظام اور قیادت کے درمیان فرق

انتظام صحیح شکل میں معاملات وامور کی ادائیگی کا نام ہے اور قیادت صحیح امور کے انتخاب کا نام ہے، یعنی قیادت اہم اور صحیح امور کی تعیین کرتی ہے اور دوسروں کو اس کی تکمیل کے لیے ابھارتی ہے، وہ تفصیلات میں گئے بغیر کلی صورت کو دیکھتی ہے اور حقیقی دنیا میں پائے جانے والے امور کو وجود بخشنے کے لیے ابھرتی ہے۔

قیادت کا پہلا کام استراتیجی منصوبہ بندی ہے جس کے معنی صحیح عمل طلابی کے متعین پہلو کی تیاری ہے، یعنی قیادت صرف ان واضح علامات ونشانات کو ہدف بناتی ہے جہاں تک عمل طلابی کو پہونچنا ہے اور اس کے علاوہ دوسرے راستوں کو چھوڑ دیتی ہے، کسی چیز کو وجود میں لانے کے لیے دو مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، پہلا مرحلہ عقلی یا ذہنی ایجاد کا ہوتا ہے، یہی سب سے زیادہ مشکل مرحلہ ہوتا ہے جہاں پر متعین مقصد پر

دوسروں کو ابھارنے کے لیے ذمہ داریوں اور واجبات کی تعیین ہوتی ہے۔

دوسرا مرحلہ مادی ایجاد کا ہوتا ہے، اس سے مراد مکمل طور پر اختراعی تصوارات کو حیطۂ وجود میں لانا ہے، جس طرح کہ انجینئر عمارتوں کی تعمیر سے پہلے اور دوران خاکہ تیار کرتا ہے، مثلاً اصلاح کے قائدین میں سے ایک کے ساتھ یہی واقعہ پیش آیا، اس نے واضح اور صاف مقصد تک پہنچنے کے لیے اپنے اور اپنے متبعین کے لیے عام اور واضح اصولوں کی تعیین کی، اسی نے کہا ہے کہ ''آج کے خواب مستقبل کے حقائق ہوتے ہیں، اور ماضی کے خواب آج کے حقائق ہوتے ہیں''، اسی وجہ سے عمل طلابی کی قیادت کے لیے کاموں کی کلی شکل وصورت پر توجہ دینا اور فضول دقائق کی موشگافیوں اور تفصیلات میں وقت ضائع نہ کرنا اور عمل طلابی کو بلندی تک پہنچانا اور ترقی دینا ضروری ہے، مثلاً تجربات کو دوسروں تک پہنچانے کا مسئلہ: عمل طلابی کی قیادت کے لیے ضروری ہے کہ یونیورسٹی کے طلباء سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے اس مرحلہ سے پہلے والے مرحلہ ثانویہ میں عمل طلابی کے دائرہ کو وسیع کرے تاکہ یونیورسٹی میں ان کی تیاری پر زیادہ وقت نہ لگے اور طلباء میں تجربات کی منتقلی کے لیے متعین طریقہ کار کو تیار کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے تاکہ ہر مرتبہ ابتدائی نقطہ ہی سے کام شروع نہ کیا جائے۔

قیادت کے لیے سب سے مشکل کام اپنے مخصوص نظریہ اور ذاتی سیرت وکردار سے چھٹکارا حاصل کرنا، پرانے افراد کے چلے جانے کی وجہ سے نئے افراد کیساتھ واسطہ پڑنا، مخالف رائے رکھنے والوں کے ساتھ تعلقات وروابط کو استوار رکھنا ہے، الغرض صرف مشترک افکار وخیالات رکھنے والے افراد کی مثال کافی ہے،، اگر قیادت یہ کام نہ کرے تو عمل طلابی فکری جمود وتعطل کا شکار ہو جائے گا۔

استراتیجی منصوبہ بندی آئندہ مرحلہ (۵ سے ۲۰ سال تک کی عمر میں) عمل طلابی کی متعین ذہنی شکل بنانے کا نام ہے، اس کے بعد ہم پر اسی ذہنی شکل کی تکمیل کے لیے اہم وسائل اور اس شکل کی تکمیل میں حائل رکاوٹوں کی تعیین ضروری ہے، سب سے اہم

مشورہ یہ ہے کہ حالات کے سامنے اپنا سر نہ جھکائیں بلکہ نئے اور جدید وسائل اور راستوں کو تلاش کریں اور ہر وقت درپیش رکاوٹوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کریں۔

استراتیجی منصوبہ بندی کی تعریف

اسی کے مطابق استراتیجی منصوبہ بندی کی تعریف یہ کی جاسکتی ہے کہ اس سے مراد صلاحیتوں اور کاموں تک پہونچنے کی ہر وہ منظم اور سرگرم کوشش ہے جس سے ادارہ کی ماہیت اور شکل تیار ہوتی ہو اور مناہج و مقاصد واضح ہوتے ہوں۔

استراتیجی منصوبہ بندی کے مراحل:

یہ مراحل تدریجی اور مسلسل ہوتے ہیں اور ان کے درمیان تفریق کرنا مشکل ہوتا ہے:

پہلا مرحلہ: منصوبہ بندی کی تیاری میں جلدی کرنے اور اس پر اتفاق کرنے کا مرحلہ، اس مرحلہ میں مندرجہ ذیل امور کی تعیین کی جاتی ہے:

- قرارداد کے عناصر یا ادارہ کے باہر اور اندر اس پر اثر انداز ہونے والے امور
- کاموں میں شریک کئے جانے والے ضروری عناصر اور اقسام
- کاموں کے لیے کئے جانے والے ممکنہ اقدامات اور ان میں شامل تجاویز اور مراحل
- استراتیجی منصوبہ بندی تیار کرنے والے ذمہ دار افراد کا رول اور ان کی ذمہ داریوں کی تعیین

دوسرا مرحلہ: ادارہ کا پیغام اور اس کے قیم و مبادی کی تعیین:

- کوئی بھی ادارہ ہو وہ ذریعہ ہوتا ہے نہ کہ بذات خود مقصد، اس میں ایک پیغام ہوتا ہے، اسی کی تکمیل اس کے عملی وجود کا جواز فراہم کرتا ہے۔
- ادارہ کا پیغام ہی مقاصد کی وضاحت کرتا ہے اور ادارہ کو بہت سے غیر ضروری اختلافات سے بچاتا ہے اور مثبت افکار کے حصول میں ادارہ کے افراد کا تعاون کرتا ہے۔

○ اسی طرح یہ دوسروں کو مائل کرنے والی قوت اور واضح مقاصد کے حامل اس ادارہ کے ساتھ ہم آہنگی اور اس سے وابستہ ہونے پر ابھارنے والے عوامل کی حیثیت رکھتا ہے۔

پیغام کی تیاری میں مندرجہ ذیل امور کو شامل کرنا ضروری ہے:

○ ہم کون ہیں؟ ہمارے وجود کا مقصد کیا ہے؟ کن مشکلات کے حل کے لیے اس ادارہ کا وجود ہوا؟

○ ان مشکلات کے حل کے لیے ہم نے کیا کیا اور کیا کر رہے ہیں؟ ہم سے استفادہ کرنے یا متاثر ہونے والے افراد یا جماعتوں کے تئیں ہمارا کیا کردار ہونا ضروری ہے؟

○ ہمارا فلسفہ اور ہمارے مرکزی قیم ومبادی کیا ہیں؟

○ ہم میں وہ کیا صفات اور امتیازات ہیں جو دوسری تنظیموں میں نہیں ہیں۔

تیسرا مرحلہ: ادارہ کے داخلی اور خارجی ماحول کا جائزہ

یہ مرحلہ مضبوط اور کمزور پہلوؤں اور کام کے پوشیدہ مواقع کی تعیین کا ہوتا ہے تاکہ کمزور پہلوؤں کے علاج کے ساتھ ان موقعوں کو استعمال میں لایا جائے۔

چوتھا مرحلہ: مرکزی استراتیجی مسائل کی تعیین

ادارہ کو درپیش مرکزی استراتیجی مشکلات ومسائل کی تعیین کی جاتی ہے اور ان مسائل کا مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہونا ضروری ہے:

۱۔ واضح، متعین اور لکھا ہوا ہو اور ادارہ کے پاس اس کے مقابلہ کے وسائل موجود ہوں۔

۲۔ ان حقائق کا تذکرہ ضروری ہے جن سے اس مسئلہ کا دوسرے مسائل کو چھوڑ کر استراتیجی مسئلہ ہونا ثابت ہو۔

۳۔ اس مسئلہ پر توجہ دینے کی وجہ سے مرتب ہونے والے نتائج کی تعیین کرنا

کام کرنے والوں کے لیے ضروری ہے۔

۴۔ اہمیت اور جلدی حل کرنے کے اعتبار سے اُ ھم فاُ ھم کی ترتیب ضروری ہے۔

پانچواں مرحلہ: استراتیجی مسائل کے حل کے لیے پالیسیوں کی تیاری

اس میں متبادل امور پیش کئے جاتے ہیں جن کے ذریعہ مسائل کا حل اور ان کا مناسب اور بہترین بدل پیش کیا جاسکتا ہے۔

چھٹا مرحلہ: ادارہ کے مستقبل کے لیے سرگرم وفعال مقصد کی تیاری

اس سے ادارہ کے افراد کے مستقبل کے مقاصد کی وضاحت ہوتی ہے اور ان میں سے ہر فرد کے مطلوبہ کردار اور اس کی ذمہ داری کی مناسبت سے واقفیت میں مدد ملتی ہے، اسی طرح ان مقاصد کو واضح متعین اور تاویل نہ کئے جانے کے قابل شکل میں پیش کیا جانا ضروری ہے اور ان مقاصد کا جاذب نظر، ابھارنے والے اور مؤثر ہونا ضروری ہے۔

استراتیجی منصوبہ بندی

پہلا مرحلہ	:	منصوبہ بندی کی تیاری میں جلدی کرنا اور اس پر اتفاق کرنا
دوسرا مرحلہ	:	پیغام اور مبادی واصول کی تعیین
تیسرا مرحلہ	:	ادارہ کے ماحول کا جائزہ
چوتھا مرحلہ	:	استراتیجی مسائل کی تعیین
پانچواں مرحلہ	:	پالیسیوں کی تیاری
چھٹا مرحلہ	:	مستقبل کے مقاصد کی تعیین

پلاننگ اور منصوبہ بندی سے کام کی طرف منتقلی

بیانات، معلومات، تجاویز، تحقیقات اور منصوبوں کی بہت بڑی تعداد مطلوبہ

تبدیلی یا اصلاح وترقی کے بغیر ادارہ کے پاس جمع رہتے ہیں، بلکہ کبھی کبھار جب مشکلات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو مکمل طور پر اس کے برعکس ہوتا ہے، وہ تنظیم اپنے پاس موجود منصوبہ بندی کی نظریاتی فکر رہنے کے باوجود ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی، اس کا سبب ان منصوبوں کا الماری میں بند رہنا ہے اور متعین عملی پروگراموں میں تبدیل نہ ہونا ہے، اسی وجہ سے ہمارے لئے مندرجہ ذیل امور کو اپنانا ضروری ہے:

- مادی اور نفری صلاحیتوں اور قابلیتوں سے واقفیت
- منصوبہ کو پورا کرنے کے لیے ان صلاحیتوں کا استعمال
- پھر ذمہ داریوں کی اس انداز میں تقسیم کہ اس ادارہ کے ہر رکن کو اس بات کا احساس ہو کہ اگر وہ اپنی ذمہ داری پوری نہ کرے تو منصوبہ اور ادارہ دونوں ناکام ہوجائیں گے۔

اسٹراتیجی منصوبہ بندی باشعور قیادت کی اہم ذمہ داریوں میں سے ہے

﴿۳﴾ دستور کا نمونہ اور معاملات کے نظام کا نمونہ

ہر ادارہ کے لیے ایک دستور کا ہونا ضروری ہے جس سے تحریک منظم ہوتی ہے اور اس کے عام مبادی واصول اور پالیسیوں کی وضاحت ہوتی ہے، اسی طرح معاملات کے نظام کا بھی ہونا ضروری ہے جس سے مناقشہ (تبادلہ خیالات)، ووٹنگ اور قرارداد کی منظوری کے کاموں میں ترتیب پیدا ہوتی ہے۔

ہم یہاں پر قاری کے سامنے طلباء کے اداروں کے دستور کا نمونہ پیش کر رہے ہیں جس سے کسی بھی ادارہ کو استفادہ کرنا اور اسی کے مطابق اپنے ادارہ کو ترتیب دینا ممکن ہو جائیگا، اسی طرح ہم آپ کے سامنے معاملات کے نظام کا نمونہ بھی پیش کر رہے ہیں جس سے تم اپنے مناسب اور اپنے لئے مخصوص نظام تیار کر سکتے ہو:

۱- دستور

جزء نمبر ۱۔ ادارہ کا نام

جزء نمبر ۲۔ ادارہ کا شعار (امتیازی نشان)

جزء نمبر ۳۔ (ا) ادارہ کی نوعیت

مثلاً: انجمن طلباء کا آزاد ادارہ ہے جس میں مندرجہ ذیل کمیٹیاں ہوتی ہیں

(ب) ادارہ کے مقاصد: مقرر کردہ مقاصد بیان کئے جائیں۔

جزء نمبر ۴۔ ادارہ کے وسائل: مقرر کردہ وسائل بیان کئے جائیں۔

جزء نمبر ۵۔ رکنیت:

مثلاً: (ا) انجمن کی رکنیت کی مندرجہ ذیل شکل ہے:

(۱) رکن عامل (۲) رکن معاون

(ب) رکن عامل کے لیے مندرجہ ذیل امور سے متصف ہونا ضروری ہے

(ج) رکن معاون کے لیے مندرجہ ذیل امور سے متصف ہونا ضروری ہے

(د) دونوں قسم کے اراکین کو تمام حقوق حاصل ہیں لیکن امیدواری اور ووٹنگ کا حق صرف اراکین عاملہ کو ہوگا، ان کو کسی بھی باصلاحیت فرد کو امیدوار بنانے کا حق بھی ہوتا ہے، چاہے امیدوار کسی بھی قسم کا ہو۔

(ہ) رکنیت کی درخواستیں دو اراکین عاملہ کی توثیق کے ساتھ انجمن کی انتظامی کمیٹی کے پاس عمومی میٹنگ سے کم از کم تین ماہ قبل پیش کی جانی چاہئے۔

(و) عمومی کمیٹی کی منظوری سے ہی انجمن کے نئے اراکین بنائے جائیں گے۔

(ز) کوئی بھی اگر دو سال مسلسل اس کے لیے ضروری میٹنگوں اور پروگراموں میں شریک نہ ہو تو وہ عمومی کمیٹی میں ووٹنگ کے حق سے محروم ہو جائے گا لیکن عمومی کمیٹی میں انتظامی کمیٹی کی سفارش سے اس حق کو بحال کیا جا سکتا ہے۔

جزء نمبر ۶۔ رکنیت سے معطلی یا رکنیت ختم کرنا:

مثلاً: انتظامی کمیٹی کی سفارش پر عمومی کمیٹی کو قرارداد منظور کر کے کسی کو رکنیت سے معطل کرنے یا کسی کی رکنیت ختم کرنے کا حق ہوتا ہے جب اس رکن کا انجمن مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہونا ثابت ہو جائے۔

جزء نمبر ۷۔ عمومی کمیٹی

مثلاً: (ا) عمومی کمیٹی کی تشکیل اراکین عاملین و معاونین اور انتظامی کمیٹی کے ذریعہ ہوتی ہے۔

(ب) عمومی کمیٹی کی میٹنگ ہر دو سال میں ایک مرتبہ ناظم کی دعوت اور انتظامی کمیٹی کی منظوری سے ہوتی ہے۔

ہنگامی میٹنگیں انتظامی کمیٹی کی منظوری یا اراکین عاملین کی کم از کم ایک تہائی تعداد کے تحریری مطالبہ پر منعقد کی جاتی ہیں

(ج) عمومی کمیٹی کی صدارت کے لیے کسی شریک کا انتخاب اسی میٹنگ میں کیا جائے گا۔

(د) یہ کمیٹی اکثریت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی قراردادیں منظور کرے گی، الا یہ کہ اس کے خلاف کوئی نص صریح ہو۔

(ہ) انتظامی کمیٹی، انجمن کے اراکین کو مہر بند دعوت نامے کمیٹی کی میٹنگ سے تین ماہ قبل ارسال کرے گی، یہ میٹنگ اراکین عاملین کی نصف تعداد کی حاضری کے بعد ہی شروع ہوگی، ورنہ یہ میٹنگ ایک سال کے اندر دوبارہ طلب کی جائے گی، اس وقت تعداد کا اعتبار نہیں کیا جائیگا۔

(ز) عمومی کمیٹی کے اختیارات

۱۔ رکنیت، نظام اور رکنیت سے متعلق مسائل کا حل

۲۔ انتظامی کمیٹی کے اراکین کا انتخاب

۳۔ انتظامی کمیٹی کی طرف سے پیش کردہ اور انجمن کی سرگرمیوں سے متعلق رپورٹوں کی تحقیق اور مراجعت

۴۔ انتظامی کمیٹی کی قراردادوں کے مطابق آئندہ سالوں کے لیے طلباء کی سرگرمیوں پر تبادلہ خیالات اور ان سرگرمیوں اور ان کے نفاذ کے اسالیب وطریقہ کار کی منصوبہ بندی۔

۵۔ انجمن کے عام بجٹ کی منظوری

جزء نمبر ۸: انتظامی کمیٹی

مثلاً (ا) عمومی کمیٹی امیدواروں میں سے انتظامی کمیٹی کا انتخاب کرتی ہے۔

(۲) (ا) (ل) انتظامی کمیٹی عمومی کمیٹی کی قراردادوں اور توصیات کو نافذ کرتی ہے، اسی طرح دوسری ممبر تنظیموں کے تعاون سے انجمن کی سرگرمیوں کو انجام دیتی ہے۔

(ب) انتظامی کمیٹی عمومی کمیٹی کے سامنے انجمن اور اس کی ذیلی کمیٹیوں کی

سرگرمیوں اور منصوبوں پر مشتمل رپورٹ پیش کرتی ہے۔

(ب) انتظامی کمیٹی میں مندرجہ ذیل افراد ہوتے ہیں:

۱۔ ناظم

۲۔ نائب ناظم

۳۔ مالیات کا ذمہ دار

۴۔ عمومی کمیٹی کی طرف سے متعین کردہ علاقوں کے نمائندے

(ج) انتظامی کمیٹی کی میعاد دو سال یا عمومی کمیٹی کے نئے اجلاس تک کی مدت میں جس کی مدت زیادہ ہوگی اس کا اعتبار کیا جائیگا

(ر) ناظم کے اختیارات

۱۔ ناظم انجمن کا قانونی اسپیکر ہوتا ہے، وہی اداروں اور تنظیموں میں اس کی نمائندگی کرتا ہے اور اس کی انتظامی کمیٹی کی صدارت کرتا ہے

۲۔ ذیلی کمیٹیوں کا قیام اور ان کے کاموں اور مدت کی تعیین

جزء نمبر ۹۔ مالیات

مثلاً: ادارہ مالیات میں آزاد ہوگا، اس کی ذمہ داری ناظم مالیات کے ذمہ ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل مصادر پر انجمن کی مالیات کا انحصار ہوگا:

۱۔ انتظامی کمیٹی کی طرف سے متعین کردہ اراکین کی فیس

۲۔ تبرعات اور چندہ اور ہدایا وغیرہ جن میں انجمن کے مقاصد کے منافی شرائط نہ رکھے گئے ہوں۔

۳۔ استثماری پروگرام (انویسمنٹ)

جزء نمبر ۱۰۔ دستور میں تبدیلی

مثلاً: (أ) عمومی کمیٹی کی میٹنگ سے کم از کم تین ماہ قبل انتظامی کمیٹی کے منظور شدہ دستور میں تبدیلی و ترمیم کی تجاویز پیش کی جائیں گی جس کو انتظامی کمیٹی اراکین کی

خدمت میں مطالعہ کے لیے ارسال کرے گی۔

(ب) انتظامی کمیٹی دستور کے سلسلہ میں پیش کردہ ترمیمات کو اس کے ضروری اسباب کے ساتھ عمومی کمیٹی کے سامنے پیش کرے گی

(ج) عمومی کمیٹی کی قانونی میٹنگ میں حاضرین اراکین کی دوتہائی تعداد کی موافقت سے دستور میں تبدیلی کی قرارداد پیش کی جائے گی۔

جزء نمبر ۱۱: انجمن کو تحلیل کرنا

مثلاً: انجمن کے زوال یا تحلیل کی صورت میں اس کی تمام مالیات کو ماتحت تنظیموں کے حوالہ کیا جائے گا اور انتظامی کمیٹی کی طرف سے منتخب کردہ کمیٹی کے ذریعہ تصفیہ کیا جائے گا۔

معاملات کا نظام

جزء نمبر ۱:

۱۔ کوئی بھی مسئلہ جو اسلام اور اخلاقیات کے اصول ومبادی کے مخالف ہو تو اس کو نظام سے خارج سمجھا جائے گا۔

۲۔ جو بھی مسئلہ انجمن کے دستور اور اس کے داخلی لائحہ عمل کے مخالف اور متضاد ہو اس کو نظام سے خارج سمجھا جائے گا۔

۳۔ کوئی بھی رکن، عمومی کمیٹی میں تجویز پیش کرنا یا گفتگو کرنا چاہے تو ہاتھ اٹھانے کے بعد ہی صدر اسکو گفتگو کرنے کا موقع دے گا۔

جزء ۴۔ جب کسی رکن کو کمیٹی میں بولنے کا موقع دیا جائے تو کسی بھی دوسرے رکن یا صدر کو اس کی بات کاٹنے کا حق نہیں ہوگا، صرف مندرجہ ذیل امور میں بات کاٹی جاسکتی ہے:

۱۔ انتظامی نکتہ ۲۔ امتیازی نکتہ ۳۔ معلوماتی نکتہ

جزء نمبر ۲۔ (أ) مرکزی تجاویز

۱۔ مرکزی تجویز کی تعریف: ہر وہ تجویز جس کو متعین موضوع کی شکل میں عمومی کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے چاہے موضوع جو بھی ہو

۲۔ مرکزی تجاویز کو صدر کے سامنے بالمشافہ پیش کرنے کے فوراً بعد تحریری طور پر پیش کرنا بھی ضروری ہوگا۔

۳۔ کسی بھی مرکزی تجویز کے لیے ضروری ہے کہ کوئی دوسرا رکن اس کی تائید کرے تاکہ تجویز پیش کرنے والے کو گفتگو کا موقع بھی ملے۔

۴۔ کسی مرکزی تجویز پر بحث جاری رہنے کی صورت میں کوئی دوسری مرکزی تجویز پیش نہیں کی جائے گی۔

(ب) انتظامی تجویز

۱۔ انتظامی تجویز کی تعریف: کسی بھی مرکزی تجویز کی اضافی تجویز اس مقصد سے پیش کی جائے کہ مرکزی تجویز پر گفتگو کرنے والوں کی تعداد متعین کی جائے یا اس کے لیے وقت کی تعیین کی جائے یا اس مرکزی تجویز پر مباحثہ بند کیا جائے۔

۲۔ اسی طرح مرکزی تجویز کے کسی بھی متبادل تجویز میں انتظامی تجاویز کا اضافہ ممکن ہے۔

۳۔ انتظامی تجاویز کو مرکزی یا اس سے متعلق متبادل تجاویز پر فوقیت دی جائے گی۔

(ج) متبادل تجاویز

تعریف: متبادل تجویز کا مقصد تجویز کی بناوٹ کو مباحثہ کے موضوع میں تبدیل کرنا یا خود تجویز کی اس ارادہ سے تبدیلی کہ عمومی کمیٹی کی موافقت سے اس تجویز کو کامیابی کا موقع فراہم کیا جائے۔

۱۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہر متبادل تجویز کی موافقت کرنے والا کوئی ہو۔

۲۔ متبادل تجویز کی پیشی کے وقت صدر کے لیے ضروری ہے کہ مرکزی تجویز پیش کرنے والے سے سوال کرے کہ اسے تبدیلی قبول ہے یا نہیں، اگر اسکو قبول کرلے تو یہ تبدیلی مرکزی تجویز میں شامل کی جائے گی اور یہ تجویز متبادل باقی نہیں رہے گی۔

۳۔ متبادل تجویز میں تبدیلی کی تجویز پیش کی جاسکتی ہے لیکن اس دوسری متبادل تجویز میں تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

۴۔ اس فقرہ کے فقرہ نمبر۲ میں بیان کردہ نظام کو دوسرے درجہ کی متبادل تجاویز پر منطبق کیا جائے گا۔

۵۔ ایک ہی وقت میں ایک سے زائد متبادل تجویز کو پیش کرنے کی اجازت نہیں ہوگی خواہ وہ تجویز پہلے درجہ کی ہو یا دوسرے درجہ کی۔

۶۔ ایک ہی وقت میں کسی بھی درجہ کی ایک سے زائد متبادل تجویز کو پیش کیا جاسکتا ہے اور تجاویز کو یکے بعد دیگرے پیش کیا جائے گا۔

مناقشہ وتبادلہ خیالات

جزء نمبر۳۔ (أ) عام امور

۱۔ تمام مباحثے اخوت اور یکجہتی کے ماحول میں ہوں۔

۲۔ کسی بھی رکن کو مناقشہ میں ایک ہی موضوع پر دو سے زائد مرتبہ بولنے کا حق نہیں ہے (چاہے تجویز مرکزی ہو یا متبادل) لیکن اجازت ملنے کی صورت میں بول سکتا ہے۔

۳۔ کسی بھی رکن کو صدر کی اجازت کے بغیر ایک ہی مرتبہ دس منٹ سے زائد بولنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

۴۔ مرکزی یا متبادل تجویز پیش کرنے والے رکن کو اپنی تجویز کے متعلق مناقشہ کی اختتامی گفتگو صرف پانچ منٹ کرنے کا حق ہے، بیس منٹ کا اس کا بنیادی حق اس کے علاوہ ہے۔

۵۔ کسی بھی انتظامی تجویز سے متعلق گفتگو کا حق صرف دو افراد کو ہوگا، ایک تجویز کی تائید اور دوسرا اس کی مخالفت میں بات کرے گا۔

(ب) مناقشہ کا نظام

۱۔ مناقشات میں مندرجہ ذیل ترتیب کو ملحوظ رکھا جائے گا

(أ) انتظامی نکتہ (ب) امتیازی نکتہ (ج) معلوماتی نکتہ

(د) تحریک التواء (ہ) انتظامی تجویز (و) دوسرے درجہ کی متبادل تجویز

(ز) پہلے درجہ کی متبادل تجویز (ح) مرکزی تجویز

۲۔ دوسرے درجہ کی متبادل تجویز پر اتفاق ہو تو پہلے درجہ کی تبدیل شدہ متبادل تجویز پر بحث کی جائے گی پھر اس پر موافقت کے بعد تبدیل شدہ مرکزی تجویز کو بحث کو موضوع بنایا جائے گا۔

انتظام، امتیاز، معلومات اور تحریک التواء کے نکتے

جزء نمبر ۴۔ کسی بھی رکن کو صرف صدر کے سامنے کھڑے ہونے یا اس کو مخاطب کرنے کی صورت میں مندرجہ ذیل نکتوں کو چھیڑنے کا حق حاصل ہے:

(أ) نظام کا نکتہ

۱۔ **تعریف** :صدر کی توجہ اس انتظامی نظام کی طرف متوجہ کرنے کے لیے ابھارا جانے والا نکتہ نظام کا نکتہ کہلاتا ہے۔

۲۔ صدر کا معاملات کے نظام کے قواعد کی رعایت نہ کرنے کی صورت میں نظام کا نکتہ پیش کیا جائے گا۔

(ب) امتیازی نکتہ

تعریف: امتیازی نکتہ کا تعلق موضوع بحث مسئلہ سے نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق عمومی کمیٹی یا اس کے کسی رکن کے حقوق و اختیارات سے ہوتا ہے۔

(ج) معلوماتی نکتہ

۱۔ **تعریف:** معلوماتی نکتہ معلومات کو پیش کرنے یا طلب کرنے کے خاطر پیش کیا جاتا ہے۔

۲۔ اگر کسی رکن سے گفتگو کا حق چھین لیا جائے تو صدر کے لیے پوچھنا ضروری ہے کہ معلومات پہنچانا یا قبول کرنا اسکو منظور ہے

(د) تحریک التواء

۱۔ ہر ایک رکن کو کسی بھی تجویز (قرارداد) یا صدر کی طرف سے صادر کردہ حکم پر مراجعت کرنے کے لیے تحریک التواء پیش کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

۲۔ تحریک التواء کو پیش کرنے کے فوراً بعد صدر کے لیے ضروری ہوگا کہ اپنے حکم یا قرارداد کی مختصراً تشریح کرے۔

۳۔ تحریک التواء کو ووٹنگ کے لئے فوراً پیش کیا جائے گا، اس پر بحث شروع نہیں کی جائے گی۔

۴۔ اگر تحریک التواء اکثریت سے کامیاب ہوجائے تو صدر کے لیے اپنا حکم یا قرارداد کو کالعدم کرنا ضروری ہے۔

ووٹنگ

جزء نمبر ۵۔

۱۔ تمام مسائل میں ووٹنگ ہاتھ اٹھا کر ہوگی، صرف انتظامیہ کے انتخاب میں تحریری ووٹنگ ضروری ہے۔

۲۔ صدر کو ووٹوں کی گنتی میں اپنے تعاون کے لیے ایک یا زائد افراد کے انتخاب کا حق ہوگا۔

۳۔ ووٹنگ کا نتیجہ معلوم ہونے کے فوراً بعد اس کا اعلان کیا جائے گا۔

۴۔ اگر موافق اور مخالف ووٹوں کی تعداد یکساں ہو تو نئے سرے سے تجویز مناقشہ کے لیے پیش کی جائے گی، دو افراد کو اس کے بارے میں گفتگو کی اجازت دی جائے گی، ایک تائید میں گفتگو کرے گا، دوسرا مخالفت میں، اگر دوسری مرتبہ بھی برابری ہو جائے تو ناظم اگر اس اجلاس کی صدارت کر رہا ہو تو ترجیحی ووٹ دے گا۔

۵۔ معلوماتی نکتہ چھیڑنے کی صورت میں ووٹنگ کے نتیجہ کی تفصیلات جاننے کا ہر ایک رکن کو حق ہوگا، مثلاً موافق اور مخالف ووٹوں کی تعداد

۶۔ صدر کو بحیثیت عمومی کمیٹی کے رکن ہونے کے ہر مسئلہ میں ووٹ دینے کا حق ہوگا

جزء نمبر ۶۔ نظام کی تبدیلی

عمومی کمیٹی کے کسی بھی اجلاس میں موجود اراکین کی اکثریت کی موافقت سے معاملات کے نظام میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

صحیح عمل طلابی کی بنیاد
صحیح انتظامی اداروں واضح استراتیجی مقاصد
مکمل وواضح دستورپر ہے

خلاصہ کلام

عمل طلابی کا انتظام

۱- انتظامی اصول وضوابط

◎ ادارہ کے عام اصول ومبادیات

۱۔ کاموں کی تقسیم
۲۔ ذمہ داری
۳۔ نظم ونسق
۴۔ قیادت میں وحدت
۵۔ نتیجہ
۶۔ رخ اور مقصد میں وحدانیت
۷۔ مرکزیت
۸۔ اصلاح عام کا خیال رکھنا
۹۔ نظام
۱۰۔ قیادی تسلسل
۱۱۔ عدل وانصاف
۱۲۔ ڈیوٹی میں پائیداری (عدم تبادلہ)
۱۳۔ مثبت کام
۱۴۔ قربانی اور نسبت

◎ انتظامی عمل

۱۔ منصوبہ بندی
۲۔ رہنمائی اور ہمت افزائی
۳۔ تنظیم وترتیب
۴۔ نگرانی اور جائزہ

۲- استراتیجی منصوبہ بندی

پہلا مرحلہ : پہل اور اتفاق کا مرحلہ

دوسرا مرحلہ : پیغام اور قیم ومبادی کی تعیین

تیسرا مرحلہ : ادارہ کے ماحول کا جائزہ

چوتھا مرحلہ : استراتیجی مسائل کی تعیین

پانچواں مرحلہ: پالیسیوں کی تیاری

چھٹا مرحلہ : مستقبل کے مقاصد کی تیاری

۳- دستور اور معاملات کے نظام کا نمونہ

نویں فصل

عمل طلابی میں تربیت وٹریننگ

(۱) تربیت..... مستقبل کی ترقی کا پیش خیمہ

تربیت تعلیم اور وسائل تعلیم کی ترقی کی نئی زبان ہے، دنیا میں آج تربیت تعلیم کے اہم وسائل میں سے ایک ہے، اس میں صرف معلومات کو پہنچانے پر اکتفا نہیں کیا جاتا، اس میں بہترین اسلوب، ہموار ماحول اور پرلطف اوقات کے ذریعہ رجحانات میں تبدیلی، عملی تجربات اور مہارتوں کو حاصل کرنا بھی شامل ہے، اس میں گفتگو، مناقشہ، قصہ، کہانی، تجربہ، جذبات کو ابھارنا اور لطف اندوزی بھی ہوتی ہے، یہ تمام چیزیں طالب علم کی صلاحیت میں اضافہ، اس کی انتاجی استعداد میں زیادتی اور نئے قائدانہ عہدوں کے لیے اس کی تیاری میں حصہ لیتے ہیں۔

تربیت کی تعریف

تربیت کی بہت سی تعریفات کی گئی ہیں لیکن تمام تعریفات اس پر متفق ہیں کہ

تربیت مسلسل عمل کا نام ہے جس میں منتخب کردہ ٹریننگ حاصل کرنے والے چند افراد کو پوری توجہ کے ساتھ متعینہ تربیتی ضرورتوں کے مطابق تربیت دی جاتی ہے، ان کی صلاحیتوں کو ترقی دینے، ان کے رجحانات میں تبدیلی لانے اور ان کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے ضروری اسالیب اور تجربات سے ان کو اس مقصد سے لیس کیا جاتا ہے کہ ان کے انتاج میں اضافہ ہو، ان کی مشکلات کو حل کیا جائے اور وہ اپنی ملازمتوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔

تربیت کی تاریخ

تربیت ایک قدیم کام ہے، اس کی ابتداء انسان کی ان اصول وقوانین کو جاننے کے وقت سے ہوتی ہے جن کے ذریعہ افراد کے درمیان تعلقات کی ہمواری اور ذمہ داریوں کی تعیین ہوتی ہے، قدیم شہر بابل اور مصر کی فرعونی تہذیب میں اس کام کے تعلقات کا پتہ چلتا ہے کیونکہ منصوبہ بندی اور ترقی کے اسالیب کو اختیار کر۔ کے تمام تجربات اور معلومات ومعارف کو جمع اور محفوظ کیا گیا ہے، جس سے تجربات اور معلومات کی منتقلی کا تربیت زندہ وسرگرم وسیلہ وذریعہ بن گئی ہے۔

اسلامی تہذیب تربیت اور تعلیم بالغان کے اصولوں کے اعتبار سے دوسری تہذیبوں کے مقابلہ میں بہت آگے ہے، قرآن کریم نے قرأت کی تعلیم، مکاتب، مجالس اور علم وحکمت کے گہواروں کے وجود پھر اصول دین اور اس کے بعد علوم و معارف اور آداب کی منتقلی کے لیے تعلیم کے اسالیب میں تنوع اختیار کرنے میں بڑا رول ادا کیا ہے، مسلمانوں نے معلم کے آداب کا پہلا مجموعہ ''المدرب'' اور متعلمین کے آداب کا پہلا مجموعہ ''المتدرب'' اور بحث ومناقشہ اور تعلیم بالغان کے اصول وقواعد کی پہلی کتاب تیار کی، قرون وسطی میں فنی تعلیم کی انفرادی شکل میں ابتداء ہوئی پھر اس کے بعد اجتماعی شکل میں، لیکن ۱۵۰۰ء میں طباعت کی پہلی مشین کے ایجاد سے پریس کے

ذریعہ علوم ومعارف اور تجربات کی ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقلی میں بہت زیادہ تیزی آئی اور اس میں اضافہ ہوا۔

صنعتی انقلاب کی ابتداء، زراعتی معاشرہ سے صنعتی معاشرہ میں تبدیلی ومنتقلی اور نئی نئی ایجادات کے طوفان کے ساتھ صنعتی تعلیم اور تربیتی اسلوب کا ایجاد ہوا، ویسٹن جاؤس اور جنرل الکٹریک کی پاٹنرشپ والی ایک کمپنی کے زیر اہتمام پہلے اسکول کی بنیاد پڑی

موجودہ زمانہ میں تربیت کا حقیقی چلن اس صدی کے چوتھے دہے میں ٹریننگ کے ذمہ داران کی طرف سے ۱۹۴۰ء میں پہلے ادارہ کے قیام سے ہوا، اسی وقت سے تربیتی اسلوب کا عملی طور پر اور تربیتی وسائل اور تقلیدی تعلیمی وسائل کا استعمال ہونے لگا پھر فلموں، ٹیلی ویژن اور آڈیو کیسٹوں وغیرہ کا استعمال ہونے لگا۔

چھٹے دہے میں کمپوٹر کی ایجاد سے تربیتی علم اور اس کی صنعت میں ترقی ہوئی اور پوری دنیا میں تربیتی مراکز قائم ہوئے، تربیتی ضرورتوں اور انسانی مصادر کی ترقی کے اصول وضوابط وضع کئے گئے، ان آخری سالوں میں آڈیو اور ویڈیو کے وسائل اور ٹیکنالوجی میں انقلاب برپا ہوگیا جس سے معلومات کو دوسروں تک پہنچانے کے وسائل اور اسالیب میں بہت زیادہ ترقی ہوگئی ہے اور تمام میدانوں میں تربیت وٹریننگ انتظامی کاموں کا اہم ستون ہوگیا ہے

تربیت کی اہمیت

تربیت کے ذریعہ اداروں اور افراد کو اپنی ذاتی صلاحیتوں کو ترقی دینے، مستقبل کی بلندیوں کو حاصل کرنے اور نئے امور کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے میں تعاون ملتا ہے، اداروں اور افراد کو مندرجہ ذیل ایک یا ایک سے زائد اسباب کی بنیاد پر تربیت کی ضرورت پڑتی ہے:

۱۔ ادارہ کے کاموں میں وسعت: مثلاً کام کرنے کے میدانوں میں

وسعت یا نئے میدان یا نئے کاموں کا اضافہ یا نئی ایجادات یا کام کے نئے خاکوں اور اسکیموں کا اضافہ یا کام کے نئے وسائل یا ادارہ میں نئے شعبوں کا قیام یا نئے شہر یا نئے ماحول میں کام وغیرہ۔

۲۔ ادارہ میں تبدیلیاں: مثلاً ادارہ کی عام پالیسیوں میں تبدیلی یا کم مدتی، طویل مدتی یا وسط مدتی مستقبل کے منصوبوں کی تیاری یا ادارہ کے انتظامی ڈھانچہ یا کام کے قوانین وقواعد میں تبدیلی۔

۳۔ نئے میدانوں میں کام کرنے والے: مثلاً نئے افراد کو ادارہ میں کام کرنے والوں میں شامل کیا جائے یا عاملین کو ایک کام سے دوسرے کام میں منتقل کیا جائے یا ترقی دی جائے۔

۴۔ انتاجی اور اخلاقی مسائل: عاملین کے انتاج اور عملی صلاحیت میں کمی، کام کے اخراجات میں زیادتی، عام اخراجات میں اضافہ، تیار شدہ چیزوں کی عمدگی میں کمی، غیر حاضری اور عاملین کی شکایتوں میں اضافہ اور کارکردگی میں کمی وغیرہ۔

تربیت اور عمل طلابی

تربیت عمل طلابی کے اہم اور زیادہ سرگرم وسائل میں سے ہے، اس کے کئی قاصد ہوتے ہیں، ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

- طلباء کے یقین میں ان کے حال و مستقبل کی ذمہ داریوں کے ذریعہ اضافہ
- طالب علم کو نئی ذمہ داریوں یا نئے قائدانہ مناصب اور عہدوں کے لیے تیار کرنا
- طلباء کی استعداد میں اضافہ اور ان کے انتاج میں عمدگی و بلندی پیدا کرنا
- حال اور مستقبل کے لیے طلباء کے قائدین کی تیاری
- عمل طلابی کی مشکلات کا جائزہ اور اس کا حل پیش کرنا
- طلباء کی انتظامی اور ذاتی صلاحیتوں کی ترقی

- طلباء کو آپس میں ملاقات اور اپنے ذمہ داروں سے ملاقات کے مواقع فراہم کرنا
- طلباء کے فکری، انتظامی اور تربیتی اصول ومبادیات میں اتحاد
- طلباء اور عمل طلابی میں کام کرنے والوں کے سامنے نئے منصوبوں اور پالیسیوں کی تشریح
- پالیسیوں، مقاصد، وسائل اور منصوبوں میں لائی جانے والی لازمی تبدیلیوں کی طرف طلباء اور عمل طلابی میں کام کرنے والوں کو متوجہ کرنا
- عمل طلابی میں تربیت کی اہمیت متعدد اسباب کی وجہ سے دوسرے میدانوں کے مقابلہ میں بڑھ جاتی ہے جن میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱- عمل طلابی کا دائمی پھیلاؤ اور اس کے کاموں میں وسعت:

عمل طلابی کے میدان ہمیشہ پھیلتے رہتے ہیں، ہر روز اس میں نئے میدان کا اضافہ ہوتا ہے، طلباء کی خدمات ہمیشہ بڑھتی رہتی ہیں اور ہر وقت نئے طلباء آتے رہتے ہیں۔

طلباء کے میدان میں کام کرنے والے ہی عمل طلابی کے نئے وسائل ہوتے ہیں اور دوسرے علاقوں اور شہروں اور مختلف ماحول میں مستقل طور پر نئی اقسام اور شاخوں کا قیام اس کے علاوہ ہے۔

۲- عمل طلابی کے حالات میں ہمیشہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے:

ہر روز عمل طلابی نئے حالات سے دوچار ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کی پالیسیوں، منصوبوں، انتظامی ڈھانچوں اور قوانین واصول میں مختلف تبدیلیاں ضروری ہوتی ہیں۔

۳- کام کرنے والوں میں بڑی تبدیلیاں

عمل طلابی میں کام کے دوسرے میدانوں کے مقابلہ میں مسلسل ڈیوٹیوں کی

تبدیلی اوراس میں وسعت ہوتی رہتی ہے،اس میں ترقی بہت جلد ہوتی ہے،اس میں ہرروزنئی قیادتوں کوتیارکرنا، عاملین کوترقی دینااوردوسروں کونئی جگہوں پرمنتقل کرنا ضروری ہوتا ہے۔

۴- مشکلات ومسائل کی کثرت

اس لئے کہ یہ زندہ،متحرک اور بہت زیادہ انتاجی کام ہوتا ہے،ہرقسم کی مشکلات اس میں زیادہ ہوتی ہیں چاہے اخلاقی ہویاانتاجی، ان میں سے اکثرمشکلات کاحل تربیت کے ذریعہ ہوتا ہے۔

۵- طلباء کی خصوصیات اوران کے امتیازات

یہی ایک تنہا گروپ ہے جودوسروں کے مقابلہ میں تبدیلی کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے اوراس کوقبول کرتا ہے اور ہمیشہ ذاتی ترقی کی کوشش کرتا ہے، یہ گروپ کھلا ذہن اورعلم کے حصول میں زیادہ دلچسپی رکھنے والا ہوتا ہے،معلومات کوپہنچانے کے اسالیب میں تنوع اورآسان ودلچسپ راستوں کی تلاش میں رہتا ہے۔

۶- عمل طلابی کے میدانوں میں تنوع

چاہے اجتماعی میدان ہویاتہذیبی ،انتظامی ہویاورزشی ، لازمی طور پرتربیت اور اس کے میدانوں میں تنوع ہونا چاہئے۔

۷- پوری دنیامیں عمل طلابی کا پھیلاؤ

جس کی وجہ سے ملاقات کے وسائل،اصول ومبادی میں اتحاد،منصوبوں کی تشریح اورتجربات کاتبادلہ ضروری ہوتا ہے۔

عمل طلابی میں تربیت کی اہمیت

- ❖ کاموں کی زیادتی
- ❖ قیادت کی تیاری
- ❖ صلاحیتوں میں اضافہ
- ❖ مستقبل کی تیاری
- ❖ مشکلات کا حل
- ❖ اصولوں میں اتحاد
- ❖ منصوبوں کی وضاحت
- ❖ مسلسل تبدیلی

تربیت کی قسمیں

تربیت کو کئی اعتبار سے تقسیم کیا جاسکتا ہے:

(ا) تربیت دی جانے والی جگہوں میں داخلی تربیت:

۱۔ کام کی جگہوں پر تربیت

۲۔ کام کی جگہوں سے ملحق جگہوں میں داخلی تربیت

۳۔ خارجی مراکز میں خارجی تربیت

(ب) اختصاص کے اعتبار سے تربیت:

۱۔ انتظامی تربیت ۲۔ فنی تربیت

(ج) انتظامی معیار کے اعتبار سے تربیت کی قسمیں:

۱۔ قیادی معیار کی تربیت ۲۔ درمیانی انتظامی تربیت

۳۔ انتظامی نگرانی کی تربیت ۴۔ نفاذی انتظامی تربیت

تربیت کی مناسب قسم کا انتخاب کیجئے

فنی تربیت		انتظامی تربیت	
تنفیذی انتظام	نگرانی کا انتظام	درمیانی انتظام	قیادتی معیار

نوٹ: اختصاص کے اعتبار سے تربیت کی قسم تربیت وٹریننگ دی جانے والی انتظامی معیار کے مناسب ہوتی ہے، انتظامی معیار میں ترقی کے ساتھ ہی انتظامی تربیت میں فنی تربیت کے مطابق اضافہ ہوتا ہے جیسا کہ اوپر والی شکل سے واضح ہوتا ہے۔

تربیت کے عام اصول ومبادی

۱۔**تسلسل:** تربیت مسلسل کام ہوتا ہے، اسی طرح اس میں ہونے والی ترقی میں بھی تسلسل ہوتا ہے لیکن افراد اور اوقات کے اعتبار سے اس ترقی کے درجات بھی مختلف ہوتے ہیں۔

۲۔**امکانات:** ہر چیز تعلیم کے قابل ہوتی ہے، زبان سے لے کر معلومات، صلاحیتیں، قیم ومبادی، ذاتی خصوصیات اور رجحانات تک

۳۔**شخصیت:** ترقی شخصی اور ذاتی کام ہوتا ہے، پیش کردہ ٹریننگ اور تربیت سے استفادہ کر کے اپنی ذات کو ترقی دینے کے لیے سب سے پہلے فرد ہی ذمہ دار ہوتا ہے۔

۴۔**ہم آہنگی:** اس کے ساتھ ساتھ ترقی ایک مشترک کام ہے، اس میں ٹریننگ دینے والے اور لینے والے میں ہم آہنگی ہونا ضروری ہے، تربیت کے نتائج کا انحصار فائدہ پہنچانے اور حاصل کرنے میں دونوں کی صلاحیتوں پر ہوتا ہے۔

۵۔**ایک سے دوسرے کی تکمیل ہوتی ہے:** تربیت کی تمام قسمیں افراد کی ذاتی ترقی کا ذریعہ ہیں کیونکہ ان کی تکمیل ایک دوسرے کے ذریعہ ہوتی ہے مثلاً فنی پہلوؤں سے اخلاقی پہلوؤں کی تکمیل ہوتی ہے، اسی طرح اخلاقی پہلوؤں سے عقلی پہلوؤں کی تکمیل ہوتی ہے وغیرہ۔

۶۔**عمومیت:** تربیت حاصل کرنے والا تربیت کے نتائج سے اپنے مختلف ذاتی کاموں اور سرگرمیوں میں استفادہ کرتا ہے مثلاً انتظامی، فنی اور مالی وغیرہ امور میں۔

۷۔**اثباتی:** تربیت ایک مثبت کام ہے، اس میں تربیت حاصل کرنے

والے کا مرکزی رول ہوتا ہے، اسی وجہ سے دلچسپی کا عنصر اور تعلیم کے اسباب ومحرکات کا پایا جانا بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔

۸۔**شمولیت**: تربیت ادنی سے لے کر اعلی تمام انتظامی معیار کو اس کی تربیتی ضرورتوں کے مطابق شامل ہے، اسی وجہ سے تربیت تمام کام کرنے والوں کے لیے ضروری ہے۔

۹۔**ذمہ داری**: تربیت دینا ہر ذمہ دار کا فریضہ ہے، یہ ادارہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے والے منصوبہ کا ایک حصہ ہوتا ہے، اسی طرح ادارہ کی مکمل ترقی کا بھی ایک حصہ ہے۔

۱۰۔**گہرائی**: تربیت رجحانات اور نظریات میں تبدیلی لانے کا کام کرتا ہے، تعلیم اسی وقت مکمل ہوتی ہے جب رفتار وکردار میں حسن اور تبدیلی واقع ہو

تربیتی مراکز اور تربیتی شعبے

یہ تربیتی کاموں کی انجام دہی کے لیے قائم کئے جانے والے مخصوص مراکز یا شعبے ہوتے ہیں، یہ کسی ادارہ، تنظیم یا کمپنی کے ماتحت ہوتے ہیں اور کچھ آزاد ہوتے ہیں جو مطالبہ پر اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔

یہ مراکز اور شعبے پوری دنیا میں اداروں اور تنظیموں کے بنیادی جزء بن گئے ہیں، ہر بڑے ادارے یا علاقائی یا بین الاقوامی تنظیم کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنا ایک خاص تربیتی مرکز یا شعبہ قائم کرے، ہر ملک میں سینکڑوں نہیں تو دسیوں تربیتی مراکز ہوتے ہی ہیں، اسی وجہ سے عمل طلابی کے اداروں کے لیے اس طرح کے مراکز کا قیام عمل طلابی کو ترقی دینے، مستقبل کی بلندیوں کے لیے اس کو تیار کرنے، انسانیت کی ترقی کی کوششوں میں تعاون کرنے اور طلباء کی جماعتوں کی بہترین تیاری کے لیے ضروری ہے، ان مراکز میں چار طرح کے افراد کام کرتے ہیں، ایک کی دوسرے سے تکمیل ہوتی ہے اور تمام افراد تربیتی مراکز کی خدمات انجام دینے کے لیے تعاون کرتے ہیں،

چار قسمیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔**انتظامی**: یہ قسم مرکز کی پالیسیوں کی تیاری، مقاصد کی تعیین اور مرکز کے مستقبل کے منصوبوں کی تیاری کا کام انجام دیتی ہے، تربیتی پروگراموں کے مقاصد کی تعیین کرتی ہے، سہولتیں فراہم کرتی ہے، اس کی انتظامی کمیٹی کا انتخاب اور انتظام کرتی ہے، بجٹ تیار کرتی ہے، اخراجات کی نگرانی کرتی ہے اور تربیتی پروگرام مرتب کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

۲۔**ڈیزائنر (خاکہ نگار)**: تربیتی پروگراموں کا خاکہ تیار کرتا ہے یعنی تربیتی طریقہ کار کا انتخاب کرتا ہے، تربیتی وسائل کو تیار کرتا ہے، مکمل پروگرام کی شکل میں اسالیب اور وسائل کے درمیان ربط پیدا کرتا ہے، پروگرام کے نفاذ کے لیے تربیتی مواد فراہم کرتا ہے اور تجربہ کرتا ہے پھر دوبارہ پروگرام کا اپنے پاس مہیا معلومات اور بیانات کے مطابق خاکہ تیار کرتا ہے۔

۳۔**مشیر**: یہ شخص تربیتی، انتظامی اور تنظیمی طور پر بڑا تجربہ کار ہوتا ہے، یہ شخص ادارہ کا آدمی ہوتا ہے یا باہر سے مشیرین کا تعاون حاصل کیا جاتا ہے، یہ شخص کام کی انجام دہی میں آنے والی مشکلات کا تجزیہ کرتا ہے اور اس کے حل پیش کرتا ہے، تربیتی پروگراموں کے مقاصد کو تیار کرتا ہے، اس میں نظر ثانی کرتا ہے، منتظمین اور خاکہ تیار کرنے والوں کو مشورے دیتا ہے اور اپنے تجربات اور اپنی شرکت کے ذریعہ پروگراموں میں قوت پیدا کرتا ہے۔

۴۔**ٹریننگ دینے والا (معلم)**: معلم پروگرام کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے طے شدہ پروگرام کو ٹریننگ حاصل کرنے والے میں منتقل کر کے تربیتی پروگرام کو نافذ کرتا ہے، تربیت حاصل کرنے والے کی ذاتی ضرورتوں کا خیال بھی رکھتا ہے، اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے خاکہ میں ضروری تبدیلیاں کرتا ہے، تدریس میں سہولت پیدا کرنے کے لیے ہمیشہ اس کے اثرات بیان کرتا ہے، جائزہ

پیش کرتا ہے اور تربیتی پروگرام میں مضبوط اور کمزور پہلوؤں سے متعلق منتظم اور خاکہ بنانے والے کے ساتھ تبادلہ خیالات کرتا ہے۔

تربیت کے عام اصول وضوابط

⊙ تسلسل واستمرار ⊙ امکانات ⊙ شخصیت ⊙ ہم آہنگی ⊙ کمال
⊙ عمومیت ⊙ اثبات ⊙ شمولیت ⊙ ذمہ داری ⊙ گہرائی

﴿۲﴾ تربیتی سرگرمیاں

تربیتی کام کے مندرجہ ذیل چار مراحل ہیں:

۱۔ تربیتی ضرورتوں کی تعیین

۲۔ تربیتی پروگرام کی تیاری

۳۔ تربیتی پروگرام کا نفاذ

۴۔ تربیتی پروگرام کا جائزہ

۱۔ تربیتی ضرورتوں کی تعیین

یہ حقائق کو جاننے اور تجاویز کو اختیار کرنے کا کام ہے، تربیت کے میدان میں کام کرنے والے ادارہ کے عاملین کے ساتھ مل کر یہ کام انجام دیتے ہیں، اس کا مقصد انتظامی معیاروں کی تعیین اور ان معیاروں میں ہر ایک معیار کی ضروری تربیت کی نشان دہی ہے تاکہ ہر معیار کے افراد مکمل طور پر اپنی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔

تربیتی ضرورتوں کی تعیین کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

- مشکلات کی تعیین
- تجویز کی منظوری کی صورت میں فوائد کے حصول کی تحقیق
- تربیت کے لیے منتخب گروپ کی تعیین
- اگر تربیت ہی حل ہے تو اس کی تعیین
- تربیت کے مشمولات اور مناسب تربیتی اسلوب کا انتخاب

ضرورتوں کی تعیین سے ادارہ کو بہت سارے فائدے حاصل ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ ذیل میں بیان کئے جا رہے ہیں:

- تربیت کے مقاصد کو ادارہ کے موجودہ اور آئندہ کے مقاصد کے ساتھ جوڑنا
- مقاصد کے حصول کے لیے بروئے کار لائے جانے والے کاموں کی تعیین
- کاموں کے نفاذ کے لیے علم و معرفت، مہارت اور صلاحیت کے معیار کی تعیین،
- تربیت کے مشمولات، پیش کرنے کے اسلوب اور افراد و ادارہ کے لیے اس کی مناسبت کی تعیین
- تربیت کے تجزیہ کے اصولوں کی تعیین

تین اقدامات سے تربیتی ضرورتوں کی تعیین مکمل ہوتی ہے:

(أ) معلومات کو جمع کرنا

مندرجہ ذیل امور کو جمع کر کے معلومات کی بڑی مقدار جمع کی جاتی ہے:

- ادارہ کے مقاصد، اس کی پالیسیاں، اس کے موجودہ اور آئندہ کے منصوبے، اس کی تنظیم اور انتظامی ڈھانچہ اور اس کے اصول وضوابط
- عاملین کے کردار سے متعلق اثرات اور علامتیں اور کام میں پیش آنے والی مشکلات کے بارے میں معلومات

تین اقدامات کے ذریعہ معلومات کو جمع کیا جاتا ہے:

۱۔ تربیتی ضرورتوں کی تعیین کے کاموں کی نوعیت و مقدار اور ادارہ کی ضرورتوں اور مقاصد کے مطابق جمع کی جانے والی معلومات کی تعیین۔

۲۔ معلومات حاصل کرنے کے مصادر کی تعیین جو مندرجہ ذیل تمام مصادر یا کچھ مصادر پر مشتمل ہوتا ہے:

- ادارہ کے عاملین
- صدور و ذمہ داران
- پروگرام میں شرکت کرنے والے سابق افراد
- موضوع سے باخبر افراد

- ادارہ میں کام کرنے والے یا اس سے استفادہ کرنے والے
- موضوع سے متعلق ریکارڈس اور ضروری کاغذات
- تیار شدہ بیانات، رپورٹیں اور فائلنگ کے اصول

۳۔ معلومات جمع کرنے کے وسائل کی تعیین جو مندرجہ ذیل ہیں:

- ذاتی ملاقاتیں
- سروے
- ایک جگہ جمع ہونے والے گروپ اور اجتماعی ملاقاتیں
- فون کے ذریعہ وضاحت طلب کرنا
- نگرانی
- انتاج کرنے والی اور کام کرنے والی جگہوں کی تلاش

(ب) بیانات کا تجزیہ

کام کرنے والا گروپ جمع شدہ معلومات کا تجزیہ ترتیب وار تین مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کرتا ہے:

۱۔ مشکلات کی تعیین اور کام میں رکاوٹ ڈالنے والی اور انتاج پر اثر انداز ہونے والی تمام مشکلات کی باریکی کے ساتھ وضاحت

۲۔ مشکلات کا تجزیہ تا کہ اس کے حقیقی اسباب کو معلوم کیا جائے اور اس کا حل پیش کیا جائے

۳۔ مشکلات کی تقسیم کیونکہ ہر مشکل کا حل تربیت کے ذریعہ نہیں ہوتا، اسی وجہ سے مشکلات کی دو قسمیں کرنا ضروری ہے:

- تربیت کے ذریعہ حل ہونے والی مشکلات: ادا کی جانے والی ذمہ داریوں اور واجبات (یعنی متوقع معیار) اور موجودہ وقت میں عاملین کے رول کے معیار (یعنی موجودہ معیار) کے درمیان فاصلہ ہونے کی وجہ سے یہ مشکلات پیش آتی ہیں

⊙ تربیت کے ذریعہ حل نہ ہونی والی مشکلات: اس کے حل کے لیے دوسرے وسائل مثلاً انتظامی قراردادوں یا ڈھانچہ کی دوبارہ تیاری یا بیٹھک، محاضرہ یا اجلاس وغیرہ کے انعقاد کے ذریعہ تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

تربیتی کام

⊙ تربیتی ضرورتوں کی تعیین ⊙ تربیتی پروگرام کی تیاری
⊙ تربیتی پروگرام کا نفاذ ⊙ تربیتی پروگرام کا جائزہ

(ج) تربیتی ضرورتوں کی تیاری مندرجہ ذیل امور کی تعیین سے ہوتی ہے:

⊙ مطلوبہ مہارتوں کی تعیین (اخلاق)
⊙ مطلوبہ علوم ومعارف کی تعیین (معلومات)
⊙ مطلوبہ صلاحیتوں کی تعیین (صفات واعتقادات)
⊙ تربیتی نتائج کی تعیین (مطلوبہ کردار کی تعیین)

انتظامی معیاروں کی وضاحت اور تربیتی نقشہ کی تیاری سے تربیتی ضرورتوں کی تعیین کا کام مکمل ہوتا ہے (عمل طلابی کا تربیتی نقشہ اگلے صفحات میں ملاحظہ کیجئے)

۲- تربیتی پروگرام کا خاکہ

انتظامی کاموں کا یہ دوسرا مرحلہ ہے، بنیادی طور پر پروگرام کا خاکہ بنانے والا مشیر اور منتظم کے مشورے سے اس کام کو انجام دیتا ہے اور خاکہ بنانے والا معلم کی طرف سے پروگرام کے خاکہ کے سلسلہ میں پیش کردہ معلومات کو قبول کرتا ہے تاکہ مناسب معیار تک پہونچنے کے لیے خاکہ پر نظر ثانی کی جائے۔

خاکہ بنانے کا مقصد پروگرام کے نفاذ کے لیے مکمل منصوبہ کی تیاری ہے، اس

میں مقاصد سے لے کر بجٹ، ٹریننگ حاصل کرنے والے اور مشمولات وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

خاکہ کی تیاری نو اقدامات سے مکمل ہوتی ہے:

۱۔ ٹریننگ دینا مقصود انتظامی معیار کی بنیاد پر پروگرام کے تربیتی مقاصد اور اس سے متعلق مخصوص تربیتی ضرورتوں کی تعیین۔

۲۔ ان تمام کورسس پر مشتمل تربیتی پروگرام کے مشمولات کی تعیین جن کے نفاذ سے پروگرام کے مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔

۳۔ تربیتی اور علمی مواد کی تعیین، چاہے وہ پہلے سے پروگرام کے مقاصد کے مطابق تیار کئے گئے ہوں یا پروگرام کے لیے خاص طور پر علمی اور تربیتی مواد تیار کیا جائے۔

۴۔ تربیت کے اسالیب اور اس کی نوعیت کا اس طور پر انتخاب کہ یہ تربیت کام کرنے کی جگہ پر ہوگی یا داخلی یا خارجی، ٹریننگ کا انتظامی معیار کیا ہوگا اور پروگرام میں فنی تربیت اور انتظامی تربیت کا فیصد کیا ہوگا۔

۵۔ پروگرام کے مقاصد، تربیت کی نوعیت، متعلم و معلم کی خصوصیات کے مطابق تربیتی وسائل اور پیش کرنے کے اسالیب کا انتخاب، ہم یہاں پر تربیت کے دسیوں وسائل بیان کر سکتے ہیں مثلاً:

- ⊙ ذہنی کاوش
- ⊙ شخصیت کا تجزیہ
- ⊙ حقیقی صورت حال کی تحقیق
- ⊙ ورکشاپ
- ⊙ دیوار پر چپکائے جانے والے پوسٹرس اور بینرس
- ⊙ محاضرات
- ⊙ لٹکائی جانے والی تختیاں
- ⊙ مقالات کا تجزیہ
- ⊙ دو افراد کے درمیان تبادلہ خیالات
- ⊙ نقش و نگار
- ⊙ مناظرہ
- ⊙ تصویروں کی تحقیق
- ⊙ اجتماعی مناقشہ

- ⊙ مشکلات کا حل
- ⊙ تاریخی علاقوں کے اسفار
- ⊙ امتحانات
- ⊙ فلمیں اور ویڈیو
- ⊙ تجاویز اور قراردادیں
- ⊙ علمی تشریحات
- ⊙ ڈرامہ
- ⊙ پہلیاں
- ⊙ کہانیاں
- ⊙ مقابلیں
- ⊙ سیمنار و سمپوزیم
- ⊙ پروگرامات
- ⊙ کرداروں کی پیشی
- ⊙ نزاکت کی ٹریننگ

۶۔ تربیت کے لیے مناسب جگہ کی تعیین

۷۔ تربیت کے لیے مناسب وقت کی تعیین

۸۔ پروگرام کے مقاصد کے مطابق ٹریننگ حاصل کرنے والوں کا انتخاب

۹۔ بجٹ کی تیاری

تربیتی پروگرام کی تیاری کے اقدامات

- ⊙ مقاصد کی تعیین
- ⊙ مشمولات کی تعیین
- ⊙ مواد کی تعیین
- ⊙ تربیت کی نوعیت کا انتخاب
- ⊙ وسائل کا انتخاب
- ⊙ وقت کی تعیین
- ⊙ جگہ کی تعیین
- ⊙ تربیت حاصل کرنے والوں کا انتخاب
- ⊙ بجٹ کی تیاری

۳۔ تربیتی پروگرام کا نفاذ

تربیتی کاموں کا یہ تیسرا اقدام ہے، اس کا مقصد تربیتی پروگرام میں شامل معلومات کو پروگرام کے مقاصد کے حصول اور ان کی تربیتی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے

ٹریننگ حاصل کرنے والوں تک پہنچانا ہوتا ہے۔

یہ کام معلم کا ہوتا ہے، اس کے لیے معلم کو منتظم اور مشیر کے پہلو بہ پہلو کام کرنا ضروری ہے پھر مطلوبہ مقاصد تک پہونچنے کے لیے اس کا کام ٹریننگ حاصل کرنے والوں اور ڈیزائنر پر اثر انداز ہونا ہے۔

معلم کی ذمہ داریاں ذیل میں اختصاراً پیش کی جارہی ہیں:

۱۔ اپنے افکار اور نوٹس کو مرتب کرکے تربیت کی تیاری اور پیش کرنے کے اسلوب کی منصوبہ بندی کرے جس میں تربیت کے مناسب اسلوب کی تعیین، تربیت حاصل کرنے والوں سے تعارف اور ان کی ضروریات سے واقفیت، ٹریننگ دینے کی جگہ کی تلاش، تعلیمی وسائل کی تیاری اور اس کے مشمولات سے واقفیت ہو۔

۲۔ کورس ومنہج کی تیاری کے طریقوں واسالیب کو اس طور پر جاننا کہ کن کے لیے یہ تیار کیا گیا ہے، اس کے مقاصد کیا ہیں اور اس کو اپنے افکار اور دروس کا تسلسل معلوم ہو۔

۳۔ سرگرم تربیتی رول: کلاس روس پر مکمل حاوی ہو، پیش کرنے اور درس دینے کے ترقی یافتہ فنون کا استعمال کرے، چستی کے ساتھ سوالات کرتا رہے، تربیت حاصل کرنے والوں کی ضروریات کو پورا کرے اور ان کی مشکلات کو حل کرے۔

۴۔ اطمینان اور کشادہ دلی کے ساتھ متعلم کی رہنمائی کرے، متعلم کو مقاصد کے حصول میں مدد کرے، متعلمین کی مشکلات کو تلاش کرے اور ان کا حل پیش کرے، متعلم کی ترقی پر نظر رکھے اور اس کی رہنمائی کرے۔

۵۔ کارکردگی کا تجزیہ: اپنے تربیتی رول، تربیتی پروگرام، تربیتی اور علمی مواد، متعلمین کے رول اور ان کے استفادہ، تعلیمی وسائل کے کردار اور اس کی مناسبت و سرگرمی کا تجزیہ کرتا رہے۔

معلم کو ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لیے بہت سی صفات سے متصف ہونا ضروری ہے، ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

- ⊙ متعلمین کے احساسات اور نفسیات سے واقفیت
- ⊙ صبر
- ⊙ جذبہ و سرگرمی اور چستی
- ⊙ تعلقات بنانے کی صلاحیتیں
- ⊙ لطافت اور ادب
- ⊙ تجزیہ کی صلاحیت
- ⊙ ہمیشہ تیاری
- ⊙ پختگی
- ⊙ بہترین انداز میں سننے کے فنون
- ⊙ حکمت
- ⊙ ابتکار
- ⊙ تربیت دینے سے لطف اندوز ہونا اور اس سے محبت
- ⊙ تربیتی مواد میں پختگی
- ⊙ طلباء کو مطمئن کرنے کی صلاحیت
- ⊙ امانت
- ⊙ نظام
- ⊙ رہن سہن میں عمدگی
- ⊙ دوسروں پر توجہ
- ⊙ تنوع اختیار کرنا
- ⊙ متعلمین کی صلاحیتوں میں پائے جانے والے اختلاف کی رعایت
- ⊙ فراغت

۴- تربیت کا جائزہ

جائزہ کیوں لیا جاتا ہے؟

- ❖ تاکہ تربیتی معیار سے واقفیت ہو۔
- ❖ تربیت کے نتائج اور اس کے مقاصد کے حصول کے فیصد کا اندازہ لگانے کے لیے
- ❖ معلم کے رول اور اس کی صلاحیتوں کی ترقی کے لیے
- ❖ تربیتی پروگراموں کی از سر نو تیاری کے لیے
- ❖ تربیتی مواد میں نئے مواد کو شامل کرنے کے لیے
- ❖ افراد کی تربیتی ضرورتوں کی دوبارہ تعیین میں تجزیہ کے نتائج سے استفادہ

کرنے کے لیے

کون جائزہ لے گا؟

- متعلمین جائزہ لیں گے۔
- معلم تجزیہ کرے گا
- منتظم تجزیہ کرے گا
- مشیر تجزیہ کرے گا
- زائرین جائزہ لیں گے
- ادارہ کے مندوبین جائزہ لیں گے

ہم کس چیز کا جائزہ لیں گے؟

- تربیتی پروگرام اور افراد کی تربیتی ضرورتوں کی تکمیل میں اس کی صلاحیت کا جائزہ لیں گے۔
- تربیتی اور علمی مواد کا جائزہ
- تربیتی مقاصد کی تکمیل میں معلم کے کردار اور اس کی صلاحیت اور استعداد کا جائزہ
- تربیتی وسائل اور ان کی مناسبت کا جائزہ
- تربیتی پروگرام کے وقت اور جگہ کا جائزہ
- شرکت کرنے والوں کے کردار اور ان کی ہم آہنگی کا جائزہ
- تربیت کے نتائج اور اس سے استفادہ کا جائزہ

ہم کب جائزہ لیں گے؟

- نوٹ چڑھا کر اور مقصد کی تکمیل کے لیے معلم کی رہنمائی کے ذریعہ تربیت کے دوران ہم جائزہ لیں گے
- مناقشہ کے دوران
- ہر تربیتی درس کے اخیر میں

❖ تربیتی پروگرام کے اختتام پر
کیسے جائزہ لیں گے؟
❖ معلم اور منتظم کے سامنے مشورے پیش کر کے زبانی جائزہ لیں گے
❖ تجزیہ کا مخصوص فارم پر کر کے یا مخصوص تجزیہ لکھ کر معلم یا منتظم کے پاس پہنچائیں گے

❖ تربیت کا تجزیہ کرنا مقاصد کی تکمیل کے بارے میں جاننے کا اہم اقدام ہے
❖ معلم، متعلم اور دوسرے افراد ہر ایک تجزیہ میں شریک ہوتا ہے
❖ تجزیہ پروگرام، مواد، معلم، وسائل، زمان و مکان، شرکت کرنے والوں کے کردار اور تربیت کے نتائج پر مشتمل ہوتا ہے۔
❖ مناقشہ کے دوران، درس اور پروگرام کے اختتام پر تجزیہ کرتے ہیں
❖ زبانی مشورے پیش کر کے یا مخصوص فارم پر کر کے ہم تجزیہ کرتے ہیں

﴿۳﴾ عمل طلابی کا تربیتی نقشہ

عمل طلابی کے تربیتی میدان میں مجرب اور تیز ترقی کی ضروریات میں اضافہ ہوا ہے اور بلاشک وشبہ اس ترقی کا صحیح مدخل ہر انتظامی معیار کی تربیتی ضرورتوں کی تعیین ہے، اس کو تربیتی نقشہ کہا جاتا ہے۔

اس کام کی دشواری اور زیادہ محنت طلب ہونے کے باوجود عمل طلابی کے تربیتی نقشہ کا کام مکمل ہوگیا ہے جس میں انتظامی معیاروں اور تربیت کے ہر ایک انتظامی معیار کی ضرورتوں کی تعیین کی گئی ہے، حالات مختلف ہوتے ہیں، ماحول مختلف ہوتے ہیں اور مشکلات میں تنوع ہوتا ہے، ان تمام چیزوں کا اثر تربیتی ضرورتوں پر پڑتا ہے، اسی وجہ سے ''تربیتی نقشہ'' میں علاقہ، ماحول اور وقت کے اعتبار سے تبدیلیاں لانا ضروری ہوتا ہے لیکن یہ عام ''تربیتی نقشہ'' ہے جس کی روشنی میں کسی بھی عمل طلابی کو کام کرنا اور اس میں تبدیلیاں کرنا ممکن ہے تاکہ اپنی خاص ضرورتوں تک رسائی حاصل کی جائے اور اپنے مناسب نقشہ تیار کیا جائے۔

انتظامی معیاروں کی تعریف وتشریح

چھ انتظامی معیاروں پر اتفاق کیا جاسکتا ہے جو ہر جگہ عمل طلابی کے تمام معیاروں کو شامل ہوتے ہیں، اس کی تشریح مندرجہ ذیل طریقہ سے کی جاسکتی ہے:

۱۔ طالب علم: یہ عمل طلابی کے ایک معیار میں عام منتظم ہوتا ہے۔

۲۔ مربی: ہر وہ فرد جس کی ذمہ داری تربیت کے ہر معیار میں طلباء کی ایک تعداد یا عمل طلابی میں کام کرنے والوں کی تربیتی نگرانی ہوتی ہے۔

۳۔ تربیتی ذمہ دار: ہر وہ فرد جو عمل طلابی کے ہر علاقہ میں تربیتی کاموں کی

نگرانی کرنے والا ہوتا ہے، اس کے لیے منصوبہ بندی کرتا ہے، اس کی نگرانی کرتا ہے، اس کا تجزیہ کرتا ہے اور تربیت کرنے والوں کی نگرانی اور رہنمائی کرتا ہے۔

۴۔ کمیٹی کارکن: ہر وہ فرد جو کسی بھی کمیٹی میں کام کرتا ہے چاہے طلباء کی فنی کمیٹی ہو یا تنفیذی یا انتظامی۔

۵۔ کمیٹی کا ذمہ دار: فنی، تنفیذی اور انتظامی کمیٹیوں میں سے کسی کمیٹی کا انتظام جس کے سپرد ہو۔

۶۔ انتظامی ذمہ دار: ہر وہ فرد جو کسی بھی علاقہ میں انتظامی کاموں کی متابعت کرتا ہو مثلاً اس کی منصوبہ بندی اور نگرانی کرتا ہے، جائزہ لیتا ہے اور کمیٹیوں کے ذمہ داروں کی نگرانی اور ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

تربیتی نقشہ کیسے استعمال کیا جائے؟

انتظامی معیار ملکوں کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے بلکہ ایک ہی ملک میں علاقوں کے اعتبار سے بھی الگ ہوتا ہے لیکن ہر جگہ کا مسمی ایک ہی رہتا ہے، اسی وجہ سے استعمال کی جانے والی اصطلاحات کچھ بھی ہوں صرف تسمیہ کا مضمون دیکھنا چاہئے تاکہ ہماری مراد اور مقصود کا معیار معلوم ہو جائے۔

بعض عاملین ایک سے زیادہ معیاروں کو اپناتے ہیں، اسی وجہ سے ان کو اپنی تربیتی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے ایک سے زائد تربیتی معیاروں کو ملانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً:

کالج کا نگران کالج کا انتظامی کام سنبھالتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کالج کے افراد کی بلا واسطہ تربیتی نگرانی بھی کرتا ہے۔

نتیجتاً نگران کی تربیتی ضرورتیں دو تربیتی معیاروں کا مجموعہ ہوتی ہیں (مربی + انتظامی ذمہ دار)

اخیر میں : تربیتی پروگرام کی تیاری مکمل ہوچکی ہے جو چار بنیادی میدانوں کی ترقی کا کام کرتا ہے:

۱۔ ذاتی صلاحیتوں کی ترقی ۲۔تربیتی ،فکری اور تحریکی صلاحیتوں کی ترقی

۳۔ طلباء کی فنی صلاحیتوں کی ترقی ۴۔انتظامی صلاحیتوں کی ترقی

پروگرام کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ بنیادی پروگرام (بنیادی کورس) : تربیت کو نافذ کرتے وقت اسی سے ابتداء کرنا ضروری ہے۔

۲۔دوسرا تکمیل کرنے والا پروگرام (اضافی کورس): ضرورت اور امکانات کے مطابق اس کی تکمیل ہوتی ہے۔

"تربیتی نقشہ "آپ کی مدد کے لیے تیار کیا گیا ھے..... اس سے مطلع ھوجاؤ اور اس کا اچھی طرح مطالعہ کرو ..... طلباء اور عمل طلابی میں کام کرنے والوں کی تربیتی ضرورتوں کے مطابق اس میں ضروری تبدیلیاں کرو..... اپنا تربیتی منصوبہ تیار کرو..... اور فوراً نافذ کرو پھر اس کا تجزیہ کرو۔

تربیتی نقشہ

ا۔طالب علم کی تربیتی ضروریات

	بنیادی کورس	اضافی کورس
ذاتی صلاحیتوں کی ترقی	☐ وقت کی تنظیم وترتیب ☐ درسی امتیاز وتفوق ☐ مناقشہ اور تبادلہ خیال کا فن ☐ خود اعتمادی	☐ سننے کی صلاحیتیں ☐ تقریر اور گفتگو کی صلاحیتیں ☐ تیز پڑھنے کی صلاحیتیں
تربیتی، فکری اور تحریکی صلاحیتوں کی ترقی	☐ انفرادی وشخصی تعلقات ☐ اجتماعی تعلقات ☐ عمل طلابی کی تاریخ ☐ معاصر قومی تحریکات کی تاریخ	☐ عمل طلابی کو درپیش چیلنجس ☐ طلباء کی تحریک کو درپیش چیلنجس
فنی صلاحیتوں کی ترقی	☐ عمل طلابی کی عام حکمت عملی ☐ عمل طلابی کے منظم اصول ☐ کھلا پن اور بے تکلفی ۔بے تکلفی کی تمہیدات ۔دوست بنانے کی صلاحیتیں ۔دوست کیسے بنائے جائیں؟ ۔مطمئن کرنے کی صلاحیت	☐ منتخب اور ممتاز افراد میں کام کرنا

دوسرے میدانات		☐ اپنی ذاتی طبیعت اور فطرت سے واقفیت

۲- مربی کے لیے تربیتی ضروریات

ذاتی صلاحیتوں کی ترقی	☐ وقت کی تنظیم وترتیب ☐ مناقشہ اور تبادلہ خیال کا فن ☐ نصابی افکار کی تعلیم ☐ ابتکار اور جدت ☐ خوداعتمادی	☐ درس دینے اور گفتگو کرنے کی صلاحیتیں
تربیتی، فکری اور تحریکی صلاحیتوں کی ترقی	☐ انفرادی وشخصی تعلقات ☐ اجتماعی تعلقات ☐ عمل طلابی میں تربیتی مشکلات ☐ عمل طلابی کی تاریخ ☐ معاصر قومی تحریکات کی تاریخ ☐ عمل طلابی کو درپیش چیلنجس	☐ قومی تحریک کو درپیش چیلنجس ☐ صلاحیتوں اور خوبیوں کو جاننے کا فن ☐ دشوار حالات میں تربیت
انتظامی صلاحیتوں کی ترقی	☐ تربیتی منصوبہ بندی ☐ تربیتی میٹنگ کا انتظام ☐ اداراتی عمل اور انتظامی ترقی ☐ استراتیجی منصوبہ بندی	☐ فعال وسرگرم ذمہ دار (مدیر) ☐ مشکلات کا حل اور تجاویز اختیار کرنا ☐ کاموں کو دوسروں کے حوالہ کرنا

دوسرے میدانات	☐ شخصیت کی طبیعت اور فطرت سے واقفیت	

۳- تربیتی ذمہ دار کی تربیتی ضرورتیں

ذاتی صلاحیتوں کی ترقی	☐ وقت کی تنظیم وترتیب ☐ مناقشہ اور تبادلہ خیالات کا فن ☐ نصابی افکار کی تعلیم ☐ ابتکار وجدت ☐ خود اعتمادی	☐ سننے کی صلاحیتیں ☐ درس دینے اور گفتگو کرنے کی صلاحتیں
تربیتی، فکری اور تحریکی صلاحیتوں کی ترقی	☐ انفرادی وشخصی تعلقات ☐ اجتماعی تعلقات ☐ صلاحیتوں کے انکشاف کا فن ☐ عمل طلابی کی تربیتی مشکلات ☐ عمل طلابی کی تاریخ ☐ معاصر قومی تحریکات کی تاریخ	☐ عمل طلابی کو درپیش چیلنجس ☐ قومی تحریک کو درپیش چیلنجس ☐ دشوار حالات میں تربیت
فنی صلاحیتوں کی ترقی		☐ ممتاز اور منتخب افراد میں کام کرنا

انتظامی صلاحیتوں کی ترقی	☐ تربیتی منصوبہ بندی ☐ تربیتی کورس کا انتظام ☐ ادارتی عمل اور انتظامی ترقی ☐ استراتیجی منصوبہ بندی	☐ فعال وسرگرم ذمہ دار ☐ مشکلات کا حل اور تجاویز کو اختیار کرنا ☐ کاموں کی سپردگی
دوسرے میدانات	☐ شخصیت کی طبیعت اور فطرت سے واقفیت	

۴- انتظامی کمیٹی کے رکن کی تربیتی ضرورتیں

ذاتی صلاحیتوں کی ترقی	☐ وقت کی تنظیم وترتیب ☐ مناقشہ اور تبادلہ خیالات کا فن ☐ ابتکار وجدت ☐ خوداعتمادی	☐ سننے کی صلاحیتیں ☐ پیش کرنے اور گفتگو کی صلاحیتیں ☐ تیز پڑھنے کی صلاحیت
تربیتی، فکری اور تحریکی صلاحیتوں کی ترقی	☐ عمل طلابی کی تاریخ ☐ معاصر قومی تحریکات کی تاریخ	☐ عمل طلابی کو درپیش چیلنجس

طلابی فنی صلاحیتوں کی ترقی	☐ عمل طلابی کی عام پالیسیاں ☐ عمل طلابی کی قانونی مشکلات ☐ بے تکلفی: ۔بے تکلفی کی تمہیدات ۔دوست بنانے کی صلاحیتیں ۔دوست کیسے بنائے جائیں؟ ۔مطمئن کرنے کی صلاحیت	☐ ممتاز اور منتخب افراد میں کام کرنا ☐ پہلے سال آنے والے طلباء میں کام کرنا ☐ عمل طلابی میں سیاسی کام ☐ دشوار حالات میں کام کرنا
انتظامی صلاحیتوں کی ترقی	☐ انتظامی عمل: منصوبہ بندی، تنظیم، کاموں کی تقسیم، نفاذ، متابعت، جائزہ ☐ جلسوں کا انتظام ☐ مشکلات کا حل اور تجاویز اختیار کرنا ☐ ملاقاتیں	☐ کاموں کی سپردگی ☐ آپسی گفتگو و تبادلہ خیالات
دوسرے میدانات		☐ چندہ جمع کرنے کا فن

۵- انتظامی کمیٹی کے ذمہ دار کی تربیتی ضرورتیں

ذاتی صلاحیتوں کی ترقی	☐ وقت کی تنظیم و ترتیب ☐ مناقشہ اور تبادلہ خیالات کا فن ☐ ابتکار و جدت ☐ خود اعتمادی	☐ سننے کی صلاحیتیں ☐ پیش کرنے اور گفتگو کی صلاحیتیں

تربیتی، فکری اور تحریکی صلاحیتوں کی ترقی	☐ عمل طلابی کی تاریخ ☐ معاصر قومی تحریکات کی تاریخ ☐ صلاحیتوں کے انکشاف کا فن ☐ تربیتی اعتبار سے عام کاموں کی تقسیم ☐ عمل طلابی میں سیاسی تربیت	☐ عمل طلابی کو درپیش چیلنجز ☐ قومی تحریک کو درپیش چیلنجز
طلابی فنی صلاحیتوں کی ترقی	☐ عمل طلابی کی عام پالیسیاں ☐ عمل طلابی کی قانونی مشکلات ☐ عمل طلابی کے منظم قوانین ☐ عام کام ☐ بے تکلفی: ۔بے تکلفی کی تمہیدات ۔دوست بنانے کی صلاحیتیں ۔دوست کیسے بنائے جائیں؟ ۔مطمئن کرنے کی صلاحیت	☐ ممتاز اور منتخب افراد میں کام کرنا ☐ پہلے سال آنے والے طلباء میں کام کرنا ☐ عمل طلابی میں سیاسی کام ☐ دشوار حالات میں کام کرنا ☐ ذرائع ابلاغ، اس کی اہمیت اور وسائل
انتظامی صلاحیتوں کی ترقی	☐ انتظامی عمل: منصوبہ بندی، تنظیم، کاموں کی تقسیم، نفاذ، متابعت، جائزہ ☐ جلسوں کا انتظام ☐ مشکلات کا حل اور تجاویز اختیار کرنا ☐ فعال وسرگرم قائد ولیڈر ☐ گروپ بنانے کی صلاحیت ☐ کاموں کی سپردگی	☐ آپسی تبادلہ خیالات اور گفتگو
دوسرے میدانات		☐ مشروعات کا انتظام

۶- انتظامی ذمہ دار کی تربیتی ضروریات

ذاتی صلاحیتوں کی ترقی	☐ وقت کی تنظیم وترتیب ☐ مناقشہ اور تبادلہ خیالات کا فن ☐ ابتکار وجدت ☐ خود اعتمادی	☐ سننے کی صلاحیتیں ☐ پیش کرنے اور گفتگو کی صلاحیتیں
تربیتی، فکری اور تحریکی صلاحیتوں کی ترقی	☐ عمل طلابی کی تاریخ ☐ معاصر قومی تحریکات کی تاریخ ☐ صلاحیتوں کے انکشاف کا فن ☐ تربیتی اعتبار سے عام کاموں کی تقسیم ☐ عمل طلابی میں سیاسی تربیت	☐ عمل طلابی کو درپیش چیلنجس ☐ قومی تحریک کو درپیش چیلنجس
طلابی فنی صلاحیتوں کی ترقی	☐ عمل طلابی کی عام پالیسیاں ☐ عمل طلابی کی قانونی مشکلات ☐ عمل طلابی کے منظم قوانین ☐ عمل طلابی میں سیاسی کام ☐ عمل طلابی میں سروے	☐ دشوار حالات میں کام کرنا ☐ ذرائع ابلاغ: اس کی اہمیت اور وسائل

انتظامی صلاحیتوں کی ترقی	☐ انتظامی عمل: منصوبہ بندی، تنظیم، کاموں کی تقسیم، نفاذ، متابعت، جائزہ ☐ جلسوں کا انتظام ☐ مشکلات کا حل اور تجاویز اختیار کرنا ☐ اداراتی کام اور انتظامی ترقی ☐ استراتیجی منصوبہ بندی ☐ تعلقات بنانے کی صلاحیت ☐ کاموں کی سپردگی	☐ فعال ذمہ دار ☐ معلمین کی تربیت
دوسرے میدانات	☐ مشروعات کا انتظام	☐ مالیاتی انتظام

﴿۴﴾ تربیتی کورس: اقسام اور مشمولات

تربیتی کورس ایک مکمل وحدت ہے، اس کا مقصد متعلمین کی ایک سے زائد تربیتی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے، بہت سے معیاروں کی وجہ سے تربیتی کورس کی کئی قسمیں کی جاسکتی ہے، ہم نے یہاں صرف عمل طلابی کی طبیعت اور عمل طلابی کے تربیتی نقشہ کے موافق کورسس کا انتخاب کیا ہے، اس کو ہم نے سات قسم کے کورسس میں تقسیم کیا ہے:

۱- ذاتی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے والے کورسس

ان کورسس میں ذاتی وانفرادی صلاحیتوں کی ترقی اور طالب علم کی عام زندگی یا اس کے عمل طلابی میں شرکت کرنے کی صورت میں اس کو فائدہ پہنچانے والی مختلف صلاحیتوں اور تجربات کو فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، یہ تمام قسموں میں سب سے زیادہ اہم ہے، اس پر سب سے زیادہ توجہ دینا ضروری ہے، کیونکہ ترقی کی بنیاد فرد کی ترقی پر ہوتی ہے، یہیں سے ترقی اور امتیاز کی شروعات ہوتی ہے۔

ان میں دس کورسس بہت اہم ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- وقت کی تنظیم وترتیب

یہ طالب علم کی طالب علمانہ اور بعد والی زندگی کے لیے اہم کورس ہے، اس سے طالب علم وقت کی تنظیم میں خامیوں سے مطلع ہونے کے لیے اپنے وقت کا تجزیہ کرنے کا طریقہ جانتا ہے پھر اپنے وقت کی منصوبہ بندی کی تربیت حاصل کرتا ہے، اپنی زندگی کے مختلف میدانوں کے مقاصد کو تیار کرتا ہے اور اولیت کے اعتبار سے اسکو ترتیب دیتا ہے، مقاصد کو پورا کرنے والے وسائل اور زمنی اعتبار سے اس کے پروگراموں کی

تعیین کرتا ہے، اسی طرح وہ اپنے وقت کا بہترین استعمال اور خالی اوقات سے استفادہ کا طریقہ، ہنگامی حالات سے مقابلہ اور وقت ضائع کرنے والی چیزوں مثلاً زائرین، ٹیلیفون اور ٹی وی وغیرہ سے بچاؤ کا فن سیکھتا ہے اور نظم ونسق اور کاموں کو دوسروں کے حوالہ کرنے کے بعض اصول ومبادی کو بھی جانتا ہے، پھر اخیر میں وقت کی تنظیم وترتیب اور اس سے استفادہ کے میدان میں اس کے کاموں کی نگرانی کے اسلوب کی طرف اس کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

۲- درسی امتیاز وتفوق

یہ طلباء کا بنیادی کورس ہے، اس سے طالب علم کو مذاکرہ کے طریقہ کار، اس کے لیے بہترین اوقات، معلومات کو یاد رکھنے کے بہترین طریقے، محاضرات اور لکچرس کی یادداشت کا فن، پڑھنے اور درس سننے کے فنون، اس کی تلخیص، اجتماعی مذاکرہ اور محبوب مشغلوں اور مذاکرہ کے درمیان مطابقت پیدا کرنے کے فن کی تربیت کے ذریعہ علم کے حصول کی زیادتی اور اس میں امتیاز وتفوق حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

۳- مناقشہ اور تبادلہ خیالات کا فن

اس کا مقصد عمل طلابی کے لیے ضروری اہم صلاحیتوں میں سے کسی ایک کی طالب علم کو تربیت دینا ہے، جس سے وہ مناقشہ کی قسموں، مناقشہ کرنے والوں کی شخصیات اور فطرت، دوسروں کو مطمئن کرنے کے فنون اور اسالیب، مناقشہ کے عام آداب، مناقشہ میں ناکامی کے اسباب اور اس سے بچنے کے طریقہ کار سے واقف ہوتا ہے۔

۴- خود اعتمادی

اس کا مقصد طالب علم کو اپنی ذات پر بھروسہ کرنے پیدا کے فنون سے واقف کرانا

ہے جس سے وہ اپنے اوپر بھروسہ کرنے والے شخص کی صفات، ذات پر بھروسہ کرنے کی علامات اور نشانیوں، اپنی ذات پر بھروسہ کرنے والا کیسے تصرف کرتا ہے، ذات پر بھروسہ کرنے پر ابھارنے والے اہم اسباب اور اس کو اختیار کرنے کے طریقہ کار سے واقف ہوتا ہے۔

۵- سماعت کی صلاحیتیں

اس کورس کا مقصد بہترین سماعت کے اسالیب کو سیکھنا، محاضرات، دروس اور اس کے علاوہ دوسرے پیش کرنے کے وسائل سے مکمل استفادہ کرنے کے لیے ضروری صلاحیتوں، موضوع کے بنیادی عناصر کی تعیین کا طریقہ، سننے کے دوران لکھنے اور خلاصہ کرنے کے اسالیب، بہترین سماعت کی اہم رکاوٹوں اور ان پر قابو پانے کے طریقہ کار سے واقف ہونا ہے۔

۶- اپنی بات پیش کرنے اور گفتگو کرنے کی صلاحیتیں

اس کورس میں طالب علم کو بحیثیت ماہر متکلم اور بہترین مقرر تیار کیا جاتا ہے، عمل طلابی کو ہمیشہ ایسے گفتگو کرنے والے افراد اور خطیبوں کی ضرورت ہوتی ہے جن کے اندر طلباء کو مخاطب کرنے اور ان پر بہترین اثر ڈالنے کی صلاحیت موجود ہو، طالب علم اس میں تقریر و خطاب کی تیاری کا اسلوب، اس کو پیش کرنے کے فنون، بہترین گفتگو اور تقریر کے شرائط اور گفتگو کے دوران اشاروں کا استعمال سیکھتا ہے، اسی طرح تقریر کرنے کی مشکلات اور اس پر قابو پانے کے طریقہ کار سے بھی واقف ہوتا ہے۔

۷- تیز پڑھنے کی صلاحیت

طالب علم کو وسیع ثقافت کی ضرورت ہوتی ہے جس سے اس میں عمل طلابی کی

طرف سے عائد کردہ بڑی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، طالب علم کا وقت اس کی پڑھائی اور عمل طلابی کے کاموں، اس کی سرگرمیوں، اس کی خواہشات اور دوسری سرگرمیوں میں منقسم ہونے کی وجہ سے ضروری ہے کہ تیز پڑھنے کی صلاحیت سے آراستہ ہونے میں اس کی مدد کی جائے، اس کورس میں طالب علم کے پڑھنے کی صلاحیت میں ترقی، اس میں ضائع ہونے والے وقت میں کمی کے طریقہ کار اور مکتوبہ نصوص میں سے مطلوبہ مواد کا خلاصہ کرنے اور اس کے عناصر و مقاصد کی تعیین کے طریقہ کار سے واقفیت ہوتی ہے۔

۸- ابتکار و جدت

عمل طلابی میں جدت اور ترقی ہوتی رہتی ہے، اسی وجہ سے اس کے وسائل، مقاصد اور پیش آنے والی مشکلات کے حل میں جدت و ابتکار کی ضرورت پڑتی ہے، اس کورس میں طالب علم ابتکار کے اصول اور اس کے قواعد، ابداع اور ابتکار کی صلاحیت کو ترقی دینے کے اسلوب، دائمی ابتکار و جدت کے مطابق اپنی عقل کی تربیت، عمل ابتکار کے اقدامات، ابتکار کی اہم رکاوٹوں اور ان کے مقابلہ کے اسالیب سے واقف ہوتا ہے۔

۹- اصولی اور نصابی فکر

اس کورس کا مقصد طالب علم کا صاف ستھرا اور صحیح نصابی طریقہ کے مطابق تفکیر کی صلاحیت حاصل کرنا ہے، اس میں تفکیر کے اسالیب، نصابی فکر کی خصوصیات، صحیح اور صاف ستھرے اسلوب کی شکل میں عقل کو مرتب کرنے والے اقدامات کو عملی تربیت اور حقیقی حالات کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے تاکہ اس میں تفکیر کے اسلوب اور تفکیر پر مرتب ہونے والے منفی اثرات اور اس کے مقابلہ کے طریقہ کار کی صلاحیت پیدا ہو۔

۱۰- اپنی ذاتی فطرت اور طبیعت سے واقفیت

آدمی کی پہچان اور اس کی خوابیدہ صلاحیتوں کا انکشاف، اس کی پوشیدہ قابلیتوں اور بیکار پڑی ہوئی خوبیوں سے واقفیت، یہی بڑے کارناموں کی انجام دہی کا پہلا قدم ہوتا ہے، اس کورس میں طالب علم اپنی ذات سے مطلع ہونے، اپنی شخصیت کی فطرت و طبیعت اور صفات سے واقفیت، اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کے انکشاف، اپنے عیوب اور خامیوں سے واقفیت اور اس کے ذریعہ دوسروں کے ساتھ پیش آنے میں اور اپنے مقاصد کی تکمیل میں استفادہ کے اسلوب اور طریقہ کار کو جانتا ہے۔

شخصی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے والے کورسس

☐ وقت کی تنظیم وترتیب	☐ درسی امتیاز وتفوق
☐ اپنی ذات پر بھروسہ	☐ مناقشہ اور تبادلہ خیالات
☐ سماعت کی صلاحیت	☐ ابتکار وجدت
☐ تیز پڑھنے کی صلاحیت	☐ القاء اور تقریر کی صلاحیت
☐ تفکیری اسلوب	☐ اپنی شخصیت سے واقفیت

۲- انتظامی کورسس

یہ چند کورسس ہوتے ہیں، جن کا مقصد طالب علم عمل طلابی اور مستقبل کی ملازمتی زندگی میں تعاون کرنے والی انتظامی صلاحیتوں کو حاصل کرتا ہے، یہ کورسس اجتماعی انتظامی کاموں کو اختیار کرنے والے ہر فرد کے لیے لازمی ہے، ان فنون میں پختگی سے

زیادہ محنت اور مال خرچ کرنے سے بچا جاسکتا ہے اور کئی مشکلات سے حفاظت ہوتی ہے اور اس کے بہترین اور زیادہ مثبت نتائج نکلتے ہیں، ہم یہاں پر مختصراً عمل طلابی کے ۱۳/ انتظامی اجلاسوں کو پیش کررہے ہیں:

۱- عمل طلابی کا انتظام

یہ عمل طلابی کے اہم کورسس میں سے ہے، یہ کورس انتظامی یا ادارتی کاموں سے منسلک ہر فرد کے لیے ضروری ہے، اس میں انتظامی امور کے تمام مراحل، منصوبہ بندی اور منصوبوں کی تمام قسموں کی تیاری سے لے کر کاموں کی دوسروں کو سپردگی، ڈھانچہ کی تیاری اور نظم ونسق پھر ان کا نفاذ اور اس میں پیش آنے والی مشکلات اور اس پر قابو پانے پھر اس کی متابعت اور نگرانی اور اخیر میں اس کے تجزیہ تک کے تمام مراحل سے بحث کی جاتی ہے۔

۲- جلسوں کا انتظام

عمل طلابی میں جلسے زیادہ ہوتے ہیں اور کام کرنے والوں کی زیادہ محنت اور وقت صرف ہوتا ہے، اس کورس میں طالب علم اس بات سے واقف ہوتا ہے کہ کس طرح سرگرمی کے ساتھ جلسہ چلایا جائے اور جلسہ میں کیسے مفید انداز میں شرکت کی جائے، جلسہ کی تیاری اور اس کے منصوبہ، مناقشہ کا انتظام اور اس کی کاروائی پھر اجتماعات میں شرکت کرنے والوں کی فطرت اور ان کے ساتھ پیش آنے کے طریقہ کار پھر جلسہ سے فائدہ حاصل کرنے اور جلسہ کی بعد والی ذمہ داریوں کی ٹریننگ حاصل کرتا ہے۔

۳- استراتیجی منصوبہ بندی

عمل طلابی میں تسلسل ہوتا ہے اور اس میں ترقی ہوتی رہتی ہے، اسی وجہ سے اس

میں ایسے استراتیجی نظریہ کی ضرورت ہوتی ہے جس سے ذمہ داروں کی نظریں مستقبل کی بلندیوں پر پہونچتی ہو، اس کورس میں طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں کو استراتیجی منصوبوں کی تیاری کے طریقہ کار کی تربیت دی جاتی ہے، اس کی ابتداء صاف ستھری شکل میں حالات وواقعات کو معلوم کرکے ہوتی ہے اور انتہا استراتیجی مقاصد کی تیاری پھر استراتیجی منصوبہ کی تیاری، صحیح استراتیجی منصوبوں کے شرائط کی تعیین، اس کی اہم مشکلات اور ان کے مقابلہ کے طریقہ کار پر ہوتی ہے۔

۴- ادارتی کام

اس کورس کا مقصد طالب علم کو ادارتی کاموں کے عام اصول ومبادی کی تعلیم دینا ہے، اس میں انفرادی کاموں کے مقابلہ میں ادارتی کاموں کی خصوصیات پھر ادارتی کاموں کی انجام دہی اور اس کی ترقی کے لیے کوشش، ادارہ کی نگرانی، اس کے کاموں کے تجزیہ، ادارتی کاموں کی اہم مشکلات اور ان پر قابو پانے کے اسلوب کی تعلیم دی جاتی ہے۔

۵- کاموں کو دوسروں کے سپرد کرنا

اس کورس میں متعلم کو کاموں کی سپردگی کا فن سکھایا جاتا ہے، سپردگی کی اہمیت بتائی جاتی ہے، سپردگی کیوں ضروری ہے پھر اس کی رکاوٹوں کی تحقیق کی جاتی ہے اور بعض لوگوں کے سپرد کام کیوں نہ کئے جائیں، کس کے سپرد کریں، کیسے کریں اور اخیر میں ہم سپرد کرنے کے بعد کیا کریں؟ ان تمام امور کی تعلیم دی جاتی ہے۔

۶- مشکلات کا حل اور اس کے لیے تجاویز اختیار کرنا

عمل طلابی کے کام کرنے والوں کو ہر روز مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، اس کورس کا

مقصد مشکلات کے حل اور اس سے متعلق تجاویز اختیار کرنے کی تربیت دینا ہے، اس میں مشکلات کی قسموں سے بحث ہوتی ہے، مشکلات کے تجزیہ، اس کے اسباب کو معلوم کرنے کے طریقہ کار، اس کے حل کے متبادل کی تیاری اور ان میں انتخاب کے اسلوبوں کی تربیت دی جاتی ہے، اس میں تجاویز کو منظور کرنے کے صحیح وقت اور اس کے طریقہ کار سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

۷- دوسروں سے تعلقات پیدا کرنا

اس کورس کا مقصد دوسروں کے ساتھ تعلقات بنانے کے فنون کی تعلیم دینا ہے، متعلّم اس میں بالمشافہ ملاقات کے فنون سیکھتا ہے یعنی اپنے کلمات اور آواز میں پختگی کیسے پیدا کرے پھر سماعت کی صلاحیت حاصل کرتا ہے یعنی بہترین سننے والا کیسے بنے، اس کے بعد غیر لفظی ملاقات جسم اور آنکھوں کو حرکت دینے، چہرے کی نشانیوں اور ہاتھوں کے استعمال کو جانتا ہے..... پھر اخیر میں ملاقات میں پیش آنے والی رکاوٹوں اور ان کے مقابلہ کے طریقہ کار سے واقف ہوتا ہے۔

۸- گروپ اور جمعیت بنانے کی صلاحیت

طلباء ہمیشہ گروپ کی شکل میں کام کرتے ہیں، اسی وجہ سے اس کورس میں بہترین اور مفید گروپ بنانے کے طریقہ کار کی تعلیم پر توجہ دی جاتی ہے، بہترین گروپ کے صفات کیا ہونے چاہئے؟ افراد کا انتخاب کیسے ہو؟ گروپ کا منصوبہ کیسے تیار کیا جائے؟ عاملین کو کیسے ابھارا جائے اور سرگرمی کے ساتھ گروپ کو کیسے ہینڈل کیا جائے؟

۹- مسائل پر تبادلہ خیالات

طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں کو کالج کی انتظامیہ یا بعض حکومتی

اداروں وغیرہ کے ساتھ گفتگو کرنے کی ضرورت پڑتی ہے، اس کورس کا مقصد طالب علم کو گفتگو کرنے کی قسموں، بہترین متکلم بننے کے طریقہ کار، اپنے مخاطب کے ساتھ پیش آنے، اس کو سمجھنے اور اپنی منشا کے مطابق اس کی رہنمائی کرنے کے اسلوب سے واقف کرانا ہے۔

۱۰- فعال وسرگرم ذمہ دار

اس کورس میں متعلم کامیاب ذمہ دار بننے، اپنے زیرنگرانی چلنے والے ادارہ کو سمجھنے، اس کے مقاصد کا احاطہ کرنے، عاملین کی صلاحیتوں کا استعمال کرنے، ان میں جذبہ پیدا کرنے، ان کے کاموں کی نگرانی کرنے، اپنی زیرنگرانی چلنے والے ادارہ کے مستقبل کا منصوبہ تیار کرنے اور اس کو ترقی دینے کے طریقہ کار سے واقف ہوتا ہے۔

۱۱- افراد کی صلاحیتوں کو سمجھنے کا فن

طلباء کے معاشرہ میں مختلف میدانوں کی بہت سی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں، اس کے ذمہ داران کے لیے ان کی صلاحیتوں کے انکشاف اور ان کی رہنمائی اور استعمال کے فن کو سیکھنا ضروری ہے، اس کورس میں طالب علم صلاحیتوں کی قسموں اور باصلاحیت افراد کی ابتدائی علامات، صلاحیتوں کو ترقی دینے اور ان کی ہمت افزائی کے اسالیب سے واقف ہوتا ہے پھر ان کی رہنمائی اور ان کے تجزیہ، اس کے بعد مناسب جگہوں پر ان کے استعمال کے فنون کو جانتا ہے۔

۱۲- قیادت

اس کورس میں قیادت کی تربیت دی جاتی ہے، قائد کے معنی سمجھنے، عمل طلابی میں اس کے اہم رول پھر قائد کے اہم صفات وامتیازات، ان صفات کو اپنے اور

دوسروں کے اندر تلاش کرنے کے طریقہ کار کی تربیت دی جاتی ہے، پھر قیادت کے فنون اور اس کے عام قواعد واصول کی ٹریننگ دی جاتی ہے، اس کے بعد ہم قائدین کی تیاری، ان کی رہنمائی، ان میں جذبہ پیدا کرنے اور ان کو استعمال کرنے کے فن سے واقف ہوتے ہیں۔

۱۳- مالی انتظام

اس کورس کا مقصد متعلم کو مالی انتظام کے اصول کی تعلیم دینا ہے، مالی انتظام کی قسموں اور اس کے عام اصول، ادارہ کے مناسب مالی انتظام کی تیاری اور اس مالی نظام کے انتظام کے طریقہ کار کی تعلیم دی جاتی ہے، اس کے بعد ادارہ کو پیش آنے والی مشکلات اور ان کے مقابلہ کے اسلوب سے واقف کرایا جاتا ہے۔

انتظامی کورس کی قسمیں

- ☐ عملی انتظام
- ☐ جلسوں کا انتظام
- ☐ ادارتی کام
- ☐ کاموں کی سپردگی
- ☐ دوسروں سے ملاقات
- ☐ دوسروں سے گفتگو کرنے کا فن
- ☐ استراتیجی منصوبہ بندی
- ☐ مشکلات کا حل
- ☐ گروپ بنانے کی صلاحیت
- ☐ سرگرم ذمہ دار
- ☐ قیادت کا فن
- ☐ مالی نظام
- ☐ صلاحیتوں کے سمجھنے اور اس کو ترقی دینے کا فن

۳- طلباء کے فنی کورسس

یہ طالب علم میں ضروری فنی صلاحیتوں کو پیدا کرنے والے کورسس کا مجموعہ ہوتا

ہے، اس سے عمل طلابی میں صلاحیت کے ساتھ کام کیا جاسکتا ہے اور اسی کے ذریعہ طلباء کو صلاحیتوں کے نظریاتی مشمولات سے مطلع کیا جاتا ہے اور ان کو عملی تربیت دی جاتی ہے۔

ہم یہاں ۱۳/ اہم کورسس پیش کررہے ہیں:

۱- عمل طلابی کی عام حکمت عملی

اس کورس کا مقصد عمل طلابی میں کام کرنے والوں میں عام حکمت عملی تیار کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے، اس کی ابتداء پالیسی کی تعریف اور اس میں اور مقصد کے درمیان فرق بیان کرنے سے ہوتی ہے، پھر پالیسیوں کی تیاری کے طریقہ، عام پالیسی کی اصلاح اور اس میں تبدیلی لانے کے اسلوب پھر عمل طلابی کی عام پالیسیوں سے واقفیت حاصل کرنے، ان پر بحث اور بہترین شکل میں ان کے احاطہ کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔

۲- عمل طلابی کے منظّم اصول وقوانین

اس کورس کا مقصد عمل طلابی کو مستحکم کرنے والے قوانین واصول سے واقفیت ہے، اس میں قوانین کی تحقیق کرنے اور اصول تیار کرنے پھر عمل طلابی کے اداروں کی قسموں اور اس میں اصول وقوانین کی شکلوں پھر ہر لائحہ عمل کو استعمال کرنے، اس کے نصوص سے استفادہ کرنے اور اس کے حدود سے تجاوز نہ کرنے پر بحث کی جاتی ہے، اخیر میں ان مشکلات پر بحث کی جاتی ہے جو قانون کی پابندی نہ کرنے کی صورت میں پیدا ہوتی ہیں اور ان کے حل کا طریقہ کار بیان کیا جاتا ہے۔

۳- عمل طلابی کی تاریخ

اس میں دنیا میں پائے جانے والے عمل طلابی کو اس کے اہم اسٹیج اور اس پر گزرے ہوئے مراحل کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، اس کے بعد تربیت دئے جانے

والے علاقے اور ملک میں جاری عمل طلابی کی تاریخ، اس کے واقعات کی تحقیق اور تاریخ سے حاصل کئے جانے والے فوائد اور تجربات پر توجہ دی جاتی ہے۔

۴- بے تکلفی

عمل طلابی کو بہت سارے موقعوں پر تکلف اور درشتگی کی بیماری لاحق ہوتی ہے، اس کورس کا مقصد دوسروں سے بے تکلفی پیدا کرنے کے فنون کی تربیت دینا ہے، اس سے طالب علم بے تکلفی کے فوائد اور سخت مزاجی اور درشتگی کی مشکلات سے واقف ہوتا ہے، اس کے بعد بے تکلفی کی تمہیدات اور دوستی بنانے کی صلاحیتوں کو سیکھتا ہے پھر دوست بنانے، اجتماعی تعلقات بنانے کے طریقہ کار اور اس کے بعد مطمئن کرنے اور اپنے افکار دوسروں تک پہنچانے کے فنون کی تعلیم حاصل کرتا ہے۔

۵- پہلے سال میں داخلہ لینے والوں کے ساتھ پیش آنا

پہلے سال آنے والوں کو ثانویہ یا کالج میں عمل طلابی کا مستقبل سمجھا جاتا ہے، اسی وجہ سے ان طلباء پر توجہ مستقبل قریب میں عمل طلابی کے لیے ایک بڑی تعداد فراہم کرتی ہے، اس کورس میں طالب علم پہلے سال آنے والوں کی خصوصیات اور ان کے ساتھ کام کرنے کے پروگرام کی تعلیم حاصل کرتا ہے، اس میں کام کی منصوبہ بندی پھر کام کرنے والے گروپ کی تیاری پھر ان کا استقبال کرنا، ان کے ساتھ ملاقات کرنا، ان سے تعلقات بنانا اور ان کے ذریعہ عمل طلابی کو مضبوط بنانا پھر اس کے بعد ان سے استفادہ اور ان کی صلاحیتوں کو استعمال میں لانا شامل ہے۔

۶- عمل طلابی کو درپیش چیلنجس

اس کورس کا مقصد عمل طلابی کو درپیش چیلنجس کی تحقیق کرنا ہے، چاہے یہ عالمی سطح

کے ہوں یا علاقائی اور ملکی سطح کے، اس میں عمل طلابی کو درپیش چیلنجس کی قسموں پر بحث کی جاتی ہے اور اس کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں، پھر ان چیلنجس کے اسباب سے واقف ہونے، ان کے مقابلہ کے لیے متبادل حل پیش کرنے اور ان متبادل حلوں کے درمیان انتخاب اور ان کے مقابلہ کے طریقہ کار کے سلسلہ میں توصیات پیش کرنے کے لیے ان چیلنجوں کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

۷- عام عمل طلابی

یہ عمل طلابی کے اہم کورسس میں سے ہے، اس میں عام عمل طلابی کے اداروں مثلاً طلباء کی انجمنوں، سرگرم تنظیموں، علمی اور موبائیل اداروں پر بحث کی جاتی ہے، اس میں ان کے انتظام اور ان سے استفادہ کرنے کے طریقہ کار کی تربیت دی جاتی ہے پھر اس کے وسائل مثلاً اسفار، نمائش، سمپوزیم اور سیمیناروں وغیرہ پر بحث کی جاتی ہے، اس میں طالب علم ان وسائل کی منصوبہ بندی، ان کے نفاذ اور ان کے جائزہ و تجزیہ کی تربیت حاصل کرتا ہے اور متوقع مشکلات ورکاوٹوں اور ان پر قابو پانے کے طریقہ کار واسلوب کو جانتا ہے پھر اس کورس میں ثانویہ، کالج، یونیورسٹی اور طلباء کے رہنے کے علاقوں میں عام عمل طلابی کے میدانوں اور ان میں سے ہر میدان کی خصوصیت کے بارے میں بحث ہوتی ہے۔

۸- ممتاز طلباء میں عمل طلابی

یہ کورس عمل طلابی کے استراتیجی پہلو کے اعتبار سے اہم ہے، ممتاز طلباء اور باصلاحیت اور اپنے اندر تاثیر رکھنے والے افراد پر توجہ دینے سے مستقبل میں معاشرہ میں بنیادی تبدیلی آتی ہے، کیونکہ یہی افراد معاشرہ کے تمام میدانوں میں تجاویز منظور کرانے والے ہوتے ہیں، اس کورس میں ایسے افراد کی خصوصیات، ان سے متعارف ہونے، ان

کے ساتھ تعلقات بنانے، عمل طلابی میں ان کو شامل کرنے اور ان کے مستقبل کی قیادتی عہدوں سے فائدہ اٹھانے کے اسلوب سے واقفیت حاصل کی جاتی ہے۔

۹- عمل طلابی میں پیش آنے والی قانونی دشواریاں

اس میں عمل طلابی کو پیش آنے والی قانونی مشکلات، ان کے تجزیہ، ان کے مقابلہ، ان کے منفی اثرات سے بچنے کے طریقہ کار اور ان کو استفادہ کے قابل موقعوں میں تبدیل کرنے کا فن سکھایا جاتا ہے۔

۱۰- عمل طلابی کا سیاسی رول

یہ عمل طلابی کا اہم مرحلہ ہوتا ہے جس سے چشم پوشی ممکن نہیں اور اس کے بغیر عمل طلابی کی زندگی کا تصور نہیں، اسی وجہ سے عمل طلابی کے اسی سیاسی رول کی علامتوں، خصوصیات، میدانوں، عمل طلابی کے لیے فراہم سیاسی وسائل کو جاننا، ان کے لیے منصوبہ بندی، ان سے استفادہ کا طریقہ کار، سیاسی میدان کو درپیش مشکلات اور رکاوٹوں اور ان کے مقابلہ کا اسلوب جاننا ضروری ہوتا ہے۔

۱۱- ذرائع ابلاغ.....اس کی اہمیت اور وسائل

ذرائع ابلاغ عمل طلابی کے اہم میدانوں اور اس کے تیز ہتھیاروں اور طاقت ور پہلوؤں میں سے ہے، اس کورس میں ذرائع ابلاغ کی طبیعت، اس کی خصوصیات، اہمیت، عمل طلابی اور معاشرہ میں فراہم ذرائع ابلاغ کے وسائل، ان سے استفادہ کا طریقہ کار، ذرائع ابلاغ کی مہمات اور رائے عامہ کو ہموار کرنے کے فنون اور ان کے علاوہ ذرائع ابلاغ کے دوسرے فنون کی تعلیم دی جاتی ہے۔

۱۲- سخت اور دشوار حالات میں کام کرنا

بہت سے موقعوں پر عمل طلابی کو غیر طبعی دشوار حالات سے واسطہ پڑتا ہے جن سے اس کی سرگرمیوں اور کاموں میں رکاوٹ آتی ہے، اس کو متاثر و ماؤوف کرنے اور کبھی اس کو ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اسی وجہ سے عمل طلابی کے ذمہ داران کو ان حالات میں کام کرنے کی تربیت دینا ضروری ہے، بعض سخت حالات کا تعارف کیا جائے، ان کی علامات اور مشکلات سے واقف کرایا جائے، متبادل امور کو اختیار کرنے اور ان وسائل کے متبادل اختیار کرنے کے فن کی تربیت دی جائے جن کو ان سخت حالات میں استعمال کرنا ناممکن ہوتا ہے پھر ان رکاوٹوں کو عمل طلابی کے مفادات میں استعمال کرنے کے لیے ممکنہ موقعوں میں تبدیلی کے طریقہ کار کی تربیت دی جاتی ہے۔

۱۳- عمل طلابی میں سروے

یہ ایک خاص کورس ہوتا ہے جس میں سروے کرنے کے فنون، عمل طلابی کی منصوبہ بندی، منصوبوں کے نتائج کا جائزہ، مستقبل کے مقاصد اور پالیسیوں کی تعیین، رائے عامہ کا اندازہ لگانے، طلباء کے معاشروں اور عام معاشروں میں مشکلات کی تعیین میں اس تجزیہ سے استفادہ کرنے کا طریقہ کار اور سروے کے دوسرے فوائد سے واقفیت حاصل کی جاتی ہے۔

طلباء کے فنی کورسس

- ☐ عام عمل طلابی
- ☐ بے تکلفی
- ☐ سیاسی کردار
- ☐ ذرائع ابلاغ
- ☐ سروے
- ☐ قانونی اجلاس

- ممتاز طلباء میں کام کا طریقہ کار
- عمل طلابی کی تاریخ
- عمل طلابی کے قوانین
- پہلے سال آنے والوں میں کام کرنا
- عمل طلابی کی پالیسیاں
- سخت اور دشوار حالات میں کام کرنا
- عمل طلابی کو درپیش چیلنجس

۴- تربیتی، فکری اور تحریکی کورسس

یہ چند کورسس کا مجموعہ ہوتا ہے جن میں شرکت کرنے والے عمل طلابی کی فکر کے عام نظریات اور بنیادی مبادیات واصول اور اس فکر کو دوسروں تک پہنچانے کا اسلوب اور طریقہ کار سے واقف ہوتے ہیں، اسی طرح اس میں دوسروں کو مطمئن کرنے کے اسلوب اور دوسروں کے ساتھ انفرادی واجتماعی ملاقات کے وسائل کی تربیت دی جاتی ہے اور مشمولات، منصوبہ بندی، نفاذ اور مناسب تربیتی وسائل کے اعتبار سے طلباء کے ماحول میں تربیتی کاموں پر توجہ دی جاتی ہے۔

ہم یہاں اس میدان کے دس کورسس کو بیان کررہے ہیں:

۱- انفرادی ملاقات

یہ عمل طلابی کا اہم کورس ہوتا ہے، اس میں طالب علم کو انفرادی ملاقات کی اہمیت اور اس کے چار اقدامات (تعارف، انتخاب، قربت اور اپنی فکر کو پہنچانے) کی تربیت دی جاتی ہے، اس میں شرکت کرنے والا مندرجہ بالا ہر اقدام میں پختگی پیدا کرنے والے عام اصول ومبادی کی تربیت لیتا ہے اور اس کے فنون، اس کو نافذ کرنے کے طریقہ کار کی تعلیم حاصل کرتا ہے پھر انفرادی یا اجتماعی جائزہ کے لیے زمنی اعتبار سے پروگرام مرتب کرتا ہے۔

۲- اجتماعی ملاقات

اس میں اجتماعی ملاقاتوں کا جال پھیلانے، اس میدان میں کام کرنے کے اسلوب، معاشرہ کے تمام قسم کے افراد سے متعارف ہونے کے فنون، اس طرح کے جالوں کے فوائد، ان سے استفادہ اور عمل طلابی کے تعاون کے لیے ان کے استعمال کے طریقہ کار کی تربیت دی جاتی ہے۔

۳- تربیتی منصوبہ بندی

اس کورس میں عام تربیتی پالیسیوں کی تعیین، تربیتی مقاصد کی تیاری اور اس نظریاتی پہلو کی عملی پروگراموں میں تبدیلی، تربیتی کاموں کی نگرانی اور ان کا تجزیہ اور عمل طلابی کے فائدہ کے لیے تربیتی صلاحیتوں کے استعمال کی تعلیم کے ذریعہ تربیتی کاموں کی منصوبہ بندی کی اہمیت اجاگر کی جاتی ہے اور تربیتی منصوبوں کی تیاری کے فن کی تربیت دی جاتی ہے۔

۴- تربیتی کورسس کا انتظام

یہ ایک اہم کورس ہوتا ہے، اس میں شرکت کرنے والے تربیتی کورسس کی اہمیت، اس کی قسموں اور اس کے انتظام کے فنون کی تربیت حاصل کرتے ہیں، اس کے لیے بہترین تیاری، اس میں شرکت کرنے والوں کا انتخاب، ان کا جائزہ، تربیتی کورس میں استعمال کئے جانے والے وسائل اور ان کا مقصد، ان سے استفادہ کے طریقہ کار، اس کورس کے تربیتی نتائج کا جائزہ اور اس میں حاضر ہونے والے افراد کی ترقی کی متابعت کی تربیت دی جاتی ہے۔

۵- عمل طلابی میں پیش آنے والی تربیتی مشکلات

اس کورس میں طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں کو پیش آنے والی تربیتی مشکلات کو پیش کیا جاتا ہے اور ہر مشکل کے اسباب کو معلوم کرنے کے ساتھ اس کا حل پیش کیا جاتا ہے، اس میں شرکت کرنے والے حل اور اس کا متبادل حل پیش کرنے پھر ان کے درمیان انتخاب اور ہر مشکل کے بہترین حل کو اختیار کرنے میں تعاون کرتے ہیں۔

۶- تربیتی اعتبار سے عمل طلابی کے عام کاموں کا استعمال

عمل طلابی میں کاموں کا ایک سیلاب ہوتا ہے، اگر ان کا استعمال بہترین طور پر کیا جائے تو یہ عمل طلابی کے تربیتی کاموں میں سرگرم حصہ لے سکتے ہیں، اس کورس میں شرکت کرنے والے تربیتی کاموں کی ہر قسم کو استعمال کرنے کے فنون اور عام کاموں میں اس نظریہ کو شامل کرنے کے اسالیب کو جانتے ہیں، اس کی ابتداء منصوبہ بندی سے ہوتی ہے پھر اس کا نفاذ ہوتا ہے، اس کے بعد اس کے فوائد حاصل کئے جاتے ہیں اور اس کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

۷- دشوار حالات میں تربیت دینا

عمل طلابی کو بہت سے موقعوں پر سخت حالات سے واسطہ پڑتا ہے جس سے اس کی ترقی رک جاتی ہے اور اس کے بہت سے عام اور تربیتی وسائل ختم ہو جاتے ہیں، اس کورس میں ہم ان میں سے اہم حالات، ان کے مقابلہ اور تربیتی لحاظ سے ان سے فائدہ اٹھانے، عمل طلابی میں تربیتی کاموں پر ان کے منفی اثرات سے محفوظ رہنے کے طریقہ کار، متبادل تربیتی وسائل کے انتخاب، ان سے استفادہ اور دشوار حالات کو تربیتی کاموں کے لیے مفید موقعوں میں تبدیل کرنے کے اسالیب پر روشنی ڈالتے ہیں۔

۸- عمل طلابی میں سیاسی تربیت

طالب علم کو سیاسی رہنمائی اور تربیت کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ عمل طلابی میں اہم سیاسی رول ادا کر سکے، اس اجلاس میں عمل طلابی کے سیاسی کردار کی علامتوں اور طالب علم کی سیاسی تربیت کے مناسب پروگرام کا تعارف کیا جاتا ہے جس میں اس کے مقاصد، وسائل، عملی پروگرام، نفاذ کے اسالیب اور اس پروگرام میں پیش آنے والی دشواریوں اور ان کے مقابلے کے طریقہ کار وغیرہ پر تفصیلی روشنی ڈالی جاتی ہے۔

۹- معاصر ملکی تحریکات کی تاریخ

طالب علم کو اپنی تحریک میں اپنے علاقے، وطن اور عالم اسلامی بلکہ پوری دنیا کی تحریکات سے واقف ہونے کی ضرورت پڑتی ہے، اس کورس میں معاصر قومی تحریکات کی تاریخ اور اپنے وطن اور عالم اسلام کی جدید تاریخ کے مختلف مراحل میں سیاسی رجحانات اور ان سے حاصل ہونے والے فوائد اور تجربات کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

۱۰- ملکی تحریک کو درپیش چیلنجس

اس کورس میں ملک کو درپیش اہم چیلنجوں کو شمار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور قومی تحریکات پر ان کے مقابلہ کی ذمہ داری ڈالی جاتی ہے، اس میں شرکت کرنے والوں کو متبادل امور کو پیش کرنے اور ان میں سب سے زیادہ مناسب اسالیب اور وسائل کے انتخاب کرنے کے طریقہ کار کی تربیت دی جاتی ہے جن کے ذریعہ ان چیلنجس کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

تربیتی، فکری اور تحریکی کورسس

- ☐ انفرادی ملاقات
- ☐ اجتماعی ملاقات
- ☐ تربیتی منصوبہ بندی
- ☐ دشوار حالات میں تربیت
- ☐ تربیتی کورسس کا
- ☐ نظام اور ان کا جائزہ
- ☐ تربیتی اعتبار سے عام کاموں کا استعمال
- ☐ عمل طلابی میں سیاسی تربیت ☐ معاصر قومی تحریکات کی تاریخ
- ☐ قومی تحریک کو درپیش چیلنجس کا مقابلہ

۵- دوسرے مختلف کورسس

۱- مشروعات کا انتظام

عمل طلابی کے اداروں کو مالی، انتظامی اور تربیتی تعاون کے لیے بہت سے مشروعات کی ضرورت پڑتی ہے، اس اجلاس میں مشروعات تیار کرنے، ان کے لیے منصوبہ بندی اور صحیح شکل میں ان کے انتظام اور صلاحیتوں کے استعمال کے طریقہ کار اور مشروعات کے ذریعہ فوائد حاصل ہونے تک ان کی نگرانی کرنے کے اسلوب کی تربیت دی جاتی ہے۔

۲- تبرعات اور چندہ جمع کرنے کا فن

عمل طلابی حوصلہ مند کام ہے، اس میں مسلسل ترقی اور توسیع ہوتی رہتی ہے، ہر روز اس میں نئے وسائل اور نئے میدانوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے، اسی وجہ سے اس

کے مالی بوجھ میں اضافہ ہوتا ہے، اس کی محدود آمدنی اور بجٹ میں کمی ہوتی ہے، اس اجلاس میں چندہ جمع کرنے کے فنون کی تربیت دی جاتی ہے، پہلے چندہ کرنے کی منصوبہ بندی کی تعلیم دی جاتی ہے پھر مشروعات کو پیش کرنے اور چندہ دینے والوں کو مطمئن کرنے وغیرہ کے فنون سکھائے جاتے ہیں۔

۳- تربیت دینے والوں کی تربیت

عمل طلابی کے بعض عاملین کے بارے میں تفصیلی تحقیق کی ضرورت ہوتی ہے، اس کورس میں تربیت کے مدخل، اس کی اہمیت، قسمیں اور خصوصیات کو سکھایا جاتا ہے، پھر تربیتی کاموں، تربیتی ضرورتوں کی تعیین اور تربیتی نقشہ کی تیاری کے اسالیب کی تعلیم دی جاتی ہے، اسی طرح عمل طلابی کے مختلف انتظامی معیاروں کے ''تربیتی نقشہ'' پر بحث کرنے، اس میں تبدیلی لانے اور آخری شکل دینے کی تربیت دی جاتی ہے۔

اس کورس میں ضرورت کے مطابق تربیت کے فنون، تربیت دینے سے پہلے اور تربیت کے حال میں معلم کی صلاحیتوں، تربیت کے بعد معلم کی ذمہ داریوں، تربیتی پروگراموں کے تربیتی اثرات کا اندازہ اور اس کے علاوہ دوسری تربیتی صلاحیتوں کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

دوسرے کورسس

□ مشروعات کا انتظام □ چندہ جمع کرنے کا فن □ معلمین کی تربیت

تربیت عمل طلابی کی ترقی اور اس میں جدت پیدا کرنے، مبادی و اصول میں اتحاد پیدا کرنے، رجحانات میں تبدیلی، صلاحیتوں کے انکشاف اور تجربات حاصل کرنے کا فعال اور سرگرم ذریعہ ہے

خلاصہ کلام

عمل طلابی میں تربیت

۱- تربیت..... مستقبل کی ترقی کا پیش خیمہ ہے

- تربیت کی تعریف
- تربیت کی تاریخ
- تربیت کی اہمیت
- تربیت اور عمل طلابی
- تربیت کی قسمیں
- تربیت کے عام اصول ومبادی
- تربیتی مراکز اور تربیت کی قسمیں

۲- تربیتی کام

- پہلا مرحلہ : تربیتی ضرورتوں کی تعیین
- دوسرا مرحلہ : تربیتی پروگرام کی تیاری
- تیسرا مرحلہ : تربیتی پروگرام کا جائزہ
- چوتھا مرحلہ : تربیتی پروگرام کا نفاذ

۳- عمل طلابی کا تربیتی نقشہ

- انتظامی معیاروں اور ڈیوٹی کی تعریف
- آپ عمل طلابی کے تربیتی نقشہ کا استعمال کیسے کریں؟
- طالب علم، مربی، تربیتی ذمہ دار، انتظامی کمیٹی کے رکن، انتظامی کمیٹی کا ذمہ دار اور انتظامی ذمہ دار کی تربیتی ضرورتیں

۴- تربیتی کورس کی قسمیں اور اس کے مشمولات

- شخصی صلاحیتوں سے متعلق کورس
- انتظامی کورس
- طلباء کے فنی کورس
- تربیتی، فکری اور تحریکی کورس

دسویں فصل

عمل طلابی میں ذرائع ابلاغ

ذرائع ابلاغ میں انقلاب اور مواصلات کے جدید انقلاب نے عمل طلابی کو حقیقی چیلنج پیش کیا ہے، بہت سی جگہوں پر عمل طلابی کے میدان میں کام کرنے والوں کی سخت کوششوں کے باوجود ذرائع ابلاغ کے استعمال میں کوتاہی ان کوششوں کو بیکار کر دیتی ہے اور ان کے فوائد کو کم کر دیتی ہے، اسی وجہ سے عمل طلابی کے ذمہ داران کے لیے داخلی، علاقائی اور عالمی تمام سطحوں پر ذرائع ابلاغ پر توجہ دینا ضروری ہے۔

عمل طلابی میں ذرائع ابلاغ کے مقاصد

۱۔ طلباء اور معاشرہ میں نئی قدروں اور بلند افکار کو پھیلانا

۲۔ طلباء کی تحریکات اور طلباء کے مقاصد، حالات اور مستقبل کی امیدوں اور حوصلوں کا تعارف

۳۔ طالب علم اور معاشرہ میں رہنے والے افراد دونوں کے ثقافتی معیار کو بلند کرنا

۴۔ عمل طلابی اور اس کے مقاصد، امیدوں اور مشکلات کے متعلق پھیلائے جانے والے شبہات کی تردید

۵۔ سوپر پاور طاقتوں کی جانب سے تیسری دنیا میں آنے والے فکری اور تہذیبی حملوں کا مقابلہ

۶۔ طلباء میں دنیا کے مختلف علاقوں میں موجود اپنے ساتھیوں کے حالات سے مطلع ہونے، ان کے ساتھ تعلقات رکھنے اور ان کا تعاون کرنے کی قدرت پیدا کرنا۔

ذرائع ابلاغ کے دائرہ کار

عمل طلابی میں ذرائع ابلاغ کے کئی دائرے ہو سکتے ہیں، مدارس، کالجس، یونیورسٹیوں میں اور طلباء کے رہنے کی جگہوں پر اور ملکی سطح پر، طلباء کے علاقائی وسائل کے ذریعہ ذرائع ابلاغ کا طلباء سے متعلق پہلا دائرہ کار ہے، اور اخیر میں عالمی وسائل جس کی کوئی حد نہیں ہے۔

۱- علاقائی ذرائع ابلاغ عمل طلابی میں

یہ ذرائع ابلاغ کا ایک اہم دائرہ کار ہوتا ہے، اس میں بلاواسطہ طلباء کے مسائل، عمل طلابی کے منصوبوں اور اس کے مقاصد کو روزانہ پیش کیا جاتا ہے، اس سے طلباء عمل طلابی کے یومیہ حادثات وواقعات کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کر سکتے ہیں، ایک پہلو سے عمل طلابی اور اس کے ذمہ داران کے درمیان بلاواسطہ روابط پیدا ہوتے ہیں اور دوسرے پہلو سے طلباء کے ایک دوسرے سے تعلقات ہوتے ہیں، علاقائی ذرائع ابلاغ کا کام یا تو عمل طلابی کے ادارے مثلاً انجمنیں، تنظیمیں، ملی اور سیاحتی ادارے انجام دیتے ہیں یا اُن کے لیے مخصوص ادارے قائم کئے جاتے ہیں مثلاً انجمن ادباء، صحافتی کمیٹی وغیرہ۔

بلکہ اس طرح کے ذرائع ابلاغ کا کام فرد بغیر ادارہ کے بھی کر سکتا ہے، اس کو انفرادی ذرائع ابلاغ کہا جاتا ہے، یہ کام کرنے کا بہت وسیع میدان ہے اور عمل طلابی میں یہ کام کثرت سے ہوتا ہے، یونیورسٹی میں عام طور پر ذرائع ابلاغ کے تحریکی افراد پر پابندی نہیں ہوتی، اسی وجہ سے فرد، ادارہ کی طرح کام کر سکتا ہے، وہ اخباری نشریات یا مجلات یا جداری پرچے جاری کرتا ہے، نمائش لگاتا ہے، طلباء سے خطاب کرتا ہے

اور وہ تنہا انفرادی اور اجتماعی طور پر طلباء سے ملتا ہے، اپنے خیالات پیش کرتا ہے، ان پر بحث کرتا ہے، مسائل اور مشکلات کا تجزیہ کرتا ہے، ان کے حل پیش کرتا ہے اور یہ سب کام پوری آزادی اور قید و بند کے بغیر کرتا ہے، یہاں پر انفرادی ذرائع ابلاغ کی منصوبہ بندی کا رول اس طرح واضح ہو جاتا ہے کہ عمل طلابی کے ذمہ داران افراد کی طرف سے پیش کئے جانے والے وسائل کے لیے ذرائع ابلاغ کا تفصیلی منصوبہ تیار کریں اور ہر مسئلہ کے لیے مناسب وسائل تیار کریں پھر کاموں کے دوران افراد کی نگرانی کریں، نتائج کا جائزہ لیں اور ان افراد کی رہنمائی کریں، عمل طلابی پر دشوار حالات اور اس کے اداروں پر پابندی اور ذرائع ابلاغ کے وسائل کو عمل طلابی کی طرف سے استعمال کرنے کی ممانعت کی صورت میں انفرادی ذرائع ابلاغ کی اہمیت اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے، ان حالات میں افراد مؤثر اور مفید انداز میں تیزی کے ساتھ کام کر سکتے ہیں، کیونکہ طلباء کے معاشرہ میں عمل طلابی کے ذرائع ابلاغ کا کام افراد کے ذریعہ انجام دینے پر پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔

طلباء کی طرف سے انجام دئے جانے والے علاقائی ذرائع ابلاغ کے وسائل حالات اور طلباء کے ماحول کے اعتبار سے متعدد اور متنوع ہوتے ہیں اور زمانہ کے گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں ترقی ہوتی ہے اور ان کے بہترین استعمال کی صورت میں ہمیشہ مؤثر اور طاقت ور رہتے ہیں، ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ میعادی اور غیر میعادی نشریات
۲۔ طلباء کی طرف سے جاری ہونے والے مجلات و رسائل
۳۔ جداری پرچے اور بینرس
۴۔ کتابیں اور پمفلیٹس
۵۔ آڈیو، ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیس
۶۔ راستوں پر اور کلاس روم میں اپنے افکار و نظریات سے متعلق گفتگو

۷۔ کتابوں اور نقشوں کی نمائش اور ثقافتی نمائش
۸۔ ثقافتی اور اعلامی سیمینار، تقریری جلسے اور فنی سمپوزیم
۹۔ یونیورسٹی کے میدانوں میں اور ہاسٹلوں کے میدانوں میں تقریریں اور خطابات
۱۰۔ ذرائع ابلاغ سے متعلق مہم اور طلباء میں بیداری مہم
۱۱۔ طلباء کے مظاہرے
۱۲۔ طلباء کے رہنے کی جگہوں، مساجد، عام ہالوں، ہوٹلوں اور کینٹنوں وغیرہ میں اپنے افکار ونظریات سے متعلق گفتگو

عمل طلابی کے ذمہ داران پر ہر اعلامی مسئلہ کے لیے مناسب وسائل کا بہترین انتخاب اور ہمیشہ عمل طلابی کے نئے حالات کا ساتھ دینے والے نئے وسائل کو اختیار کرنا ضروری ہے۔

عمل طلابی میں ذرائع ابلاغ کے مقاصد

۱۔ طلباء اور معاشرہ میں نئی قدروں اور بلند افکار کو پھیلانا
۲۔ طلباء کی تحریکات اور طلباء کے مقاصد، حالات اور مستقبل کی امیدوں کا تعارف
۳۔ طالب علم اور معاشرہ میں رہنے والے افراد دونوں کے ثقافتی معیار کو بلند کرنا
۴۔ عمل طلابی اور اس کے مقاصد، امیدوں اور مشکلات کے متعلق پھیلائے جانے والے شبہات کی تردید
۵۔ سوپر پاور طاقتوں کی طرف سے آنے والے فکری اور تہذیبی حملوں کا مقابلہ
۶۔ طلباء میں پوری دنیا کے عمل طلابی کی خبروں سے مطلع ہونے کی صلاحیت پیدا کرنا

۲- ملکی سطح کا ذرائع ابلاغ

یہ ضروری کام ہے جس سے طلباء کی اکثر تحریکات غفلت برتتی ہیں، اسی وجہ سے یہ تحریکات یونیورسٹیوں کے اندر ہی محدود ہو کر رہ جاتی ہیں اور اپنے ملک کے سلسلہ میں ضروری کردار انجام نہیں دے پاتی، طلباء کے ادارے ہی ذرائع ابلاغ اور دوسرے ملکی کاموں میں قائد کی حیثیت رکھتے ہیں، اسی وجہ سے ان تحریکات کے لیے ملکی سطح پر ذرائع ابلاغ پر مندرجہ ذیل طریقوں سے توجہ دینا ضروری ہے:

- علاقائی ذرائع ابلاغ کے وسائل سے رابطہ رکھنا اور ان سے دوستانہ تعلقات بنانا۔
- ملکی سطح پر ادبی، لغوی اور صحافتی اداروں وغیرہ سے رابطہ کرنا
- ملکی سطح پر طلباء کی طرف سے پرچے، رسائل یا ریڈیائی یا ٹی وی پروگرامات نشر کرنا جن میں طلباء کی مشکلات اور ارادوں و مطالبات کو پیش کیا جائے۔
- اعلامی اور صحافتی کالجوں میں داخلہ دلانے کے لیے سرگرم طلباء کی سفارش کی جائے، ان میں داخلہ لینے پر ان کو آمادہ کیا جائے اور ان کی مدد و تعاون کیا جائے۔
- ملکی ذرائع ابلاغ، صحافت، ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں کام کرنے والے افراد سے بہتر تعلقات قائم کئے جائیں۔

۳- عالمی ذرائع ابلاغ

یہ ذرائع ابلاغ کی بلندی اور چوٹی ہے، اس کی اہمیت کے باوجود بہت سے لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں یا اندرونی مشکلات کی وجہ سے یہ کام انجام نہیں دیتے لیکن اس میدان پر توجہ دینا مشکل کام نہیں ہے، کوئی بھی ملک ایسا نہیں ہے جس کا کوئی ایک یا ایک سے زائد فضائی چینل نہ ہو، ہر ملک میں نیوز ایجنسیوں، ٹیلی ویژن اور عالمی

چینلوں کے نمائندے سینکڑوں کی تعداد میں موجود ہوتے ہیں، اوراب انٹرنیٹ کا استعمال اوراس کے ذریعہ دنیا بھر کے لوگوں کے ساتھ گفتگو کرنا آسان ہوگیا ہے، اسی وجہ سے کسی بھی تحریک کا عالمی ذرائع ابلاغ سے غفلت برتنا ناقابل معافی غلطی ہے۔

عالمی ذرائع ابلاغ کے اہم وسائل مندرجہ ذیل ہیں

□ عالمی نیوز ایجنسیوں سے رابطہ اوران سے بہترین تعلقات کا قیام اوران کے نمائندوں کے ساتھ روابط رکھنا۔

□ فضائی چینلوں کا تعاون کرنا، ان کے ساتھ تعلقات قائم کرنا اوران کے نمائندوں کے ساتھ ہمیشہ رابطہ رکھنا۔

□ انٹرنیٹ کی دنیا میں داخل ہونا، اس میں بہترین سائٹس بنانا، جدید اور مفید چیزوں کو پیش کرنا، دنیا والوں کو طلباء کی تحریکات کے افکار، ان کی خبروں، منصوبوں اور اہم کارناموں سے باخبر کرانا، ان کے بارے میں پھیلائے جانے والے شبہات کی تردید اور دنیا میں پائے جانے والی طلباء کی دوسری تحریکات کے ساتھ تعلقات قائم کرنا۔

طلباء کے ذرائع ابلاغ کے لیے عام ہدایات

۱۔ ذرائع ابلاغ کا کام منصوبہ بندی کے ساتھ کرنا ضروری ہے، عمل طلابی کے ذمہ داران کے لیے اعلامی کمیٹی بنانا چاہئے جو ذرائع ابلاغ کا منصوبہ تیار کرے، جس پر عمل طلابی میں لازمی طور پر کام کیا جائے، اس کا جائزہ لیا جاتا رہے اوراس میں تبدیلی کی جاتی رہے۔

۲۔ عمل طلابی کے لیے ذرائع ابلاغ کے میدان میں اختصاص کے اصول کو بنیاد بنانا ضروری ہے، چند سالوں کی مدت میں طلباء کے ذرائع ابلاغ کی نگرانی کے ذریعہ اس میں متخصصین کی ٹیم تیار کرنے کی کوشش کی جائے۔

۳۔ صحافت اور ذرائع ابلاغ کی کالجوں اوراس کے علاوہ ذرائع ابلاغ میں

حصہ لینے والی دوسری کالجوں پر توجہ دینا اور باصلاحیت افراد کی ان کی طرف رہنمائی کرنا ضروری ہے۔

۴۔ اعلامی تقریروں کے شعبہ پر توجہ دینا ضروری ہے جو چاہے طلباء کے معاشرہ کے لیے پیش کی جائیں یا ملکی یا عالمی ذرائع ابلاغ کے وسائل میں اس کو نشر کیا جائے، اس خطاب کی نوعیت، اس کی مناسبت اور اس کے ذریعہ مطلوبہ مقاصد کی تکمیل کو تحقق بنانا ضروری ہے۔

طلباء کا عالمی ویب سائٹ

www.students-online.ws

طلباء انٹرنیٹ پر

ان آخری سالوں میں معلومات اور مواصلات کے میدان میں تیز رفتار ترقی ہوئی ہے، آج انٹرنیٹ صرف عیاشی کا ذریعہ اور تفریح کا میدان نہیں رہا، ان دنوں ہر کمپنی یا ادارہ کا کوئی نہ کوئی ویب سائٹ اس عظیم عالمی جال میں موجود رہتا ہے، جس سے اس کے مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے، اس کے اراکین کے درمیان رابطہ رہتا ہے اور ترقی ہوتی ہے۔

اسی وجہ سے اتحاد المنظمات الطلابية Student Organization's Union نے اس میدان کا استعمال جلد ہی شروع کیا اور طلباء سے متعلق انٹرنیٹ پر عالمی سطح کا سب سے بڑا سائٹ بنانے کا کام شروع کیا ہے تاکہ عالمی عمل طلابی کے اعلامی وسائل میں سے ایک وسیلہ، دنیا کے تمام طلباء کا ایک گھر اور عمل طلابی پر توجہ دینے والے ہر فرد کے لیے مفید اور قائدانہ سائٹ کی اس کی حیثیت ہو جائے۔

عمل طلابی ہمیشہ سے پہل کرنے والا اور مستقبل کی بلندیوں کی طرف سبقت کرنے والا کام ہے، آج وہ اس وسیع انٹرنیٹ کی دنیا میں اپنے قدم اس یقین کے ساتھ بڑھا رہا ہے کہ اس کے مستقبل میں فائدے حاصل ہوں گے اور اس کے بہترین نتائج ظاہر ہوں گے، یقینی طور پر یہ عمل طلابی اور اس میدان میں کام کرنے والوں کے لیے ترقی کے اقدامات ثابت ہونگے۔

ویب سائٹ کے مقاصد

طلباء کا عالمی ویب سائٹ www.students-online.ws کے مندرجہ ذیل اہم مقاصد ہیں:

۱۔ انجمن اور اس کے علاقائی دفاتر کے ذرائع ابلاغ کی ترقی

۲۔"اتحاد المنظمات الطلابية" Student Organization's Union کی انتظامیہ، مختلف ملکوں اور علاقوں کے دفاتر، تمام طلباء کے اداروں اور عمل طلابی پر توجہ دینے والے افراد کے مابین تعلقات استوار کرنا اور اس میں تیزی لانا۔

۳۔ پوری دنیا میں طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں کے درمیان افکار و نظریات میں اتحاد پیدا کرنے والی کوششوں میں شریک ہونا۔

۴۔ اتحاد کی انتظامیہ، اس کے علاقائی دفاتر اور پوری دنیا کے معلوماتی مراکز کے درمیان معلومات کے تبادلہ میں سرگرمی لانا۔

۵۔ پوری دنیا میں طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں اور طلباء کے لیے مفید ثقافتی مواد کو پیش کرنا۔

۶۔ طلباء کو تدریسی تعاون پیش کرنا،

سرگرمی کے میدان

مختلف سرگرمیوں کے ذریعہ یہ ویب سائٹ اپنے مقاصد کی تکمیل کرتا ہے، جس میں ترقی اور اضافہ مستقبل میں کیا جا سکتا ہے، ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اخبار: اس میں عمل طلابی کی عالمی خبریں میعادی شکل میں پیش کی جاتی ہیں

۲۔ اعلانات: اس میں پوری دنیا میں ہونے والی طلباء کی سرگرمیوں کے اعلانات دئے جاتے ہیں اور عمل طلابی پر توجہ دینے والے افراد کو شرکت اور ہم آہنگی کی دعوت دی جاتی ہے۔

۳۔ ثقافتی مجلس: "اتحاد المنظمات الطلابية" Student Organization's Union سے تعاون کرنے والی طلباء کی جماعت کے ثقافتی منشورات اور تحقیقات کو پیش کیا جاتا ہے۔

۴۔ طلباء کی لائبریری: یہ لائبریری طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں اور طلباء پر توجہ دینے والی مختلف کتابوں پر مشتمل ہوتا ہے، اس سائٹ کو دیکھنے والا لائبریری کی فہرست، ہر کتاب کی فہرست اور بعض کتابوں کے مشمولات کو بھی دیکھ سکتا ہے

۶۔ ملاقاتیں: مفکرین اور ذمہ داران کے ساتھ ملاقات کا ٹائم ٹیبل طلباء کی مشکلات اور ان کی امیدوں وحوصلوں کے اظہار کے لیے پیش کیا جاتا ہے، یہ ملاقاتیں بلاواسطہ چاٹنگ، گفتگو اور تصویر کے ساتھ چاٹنگ یا گفتگو مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ ہوتی ہیں۔

۷۔ مناقشہ کی مجالس: اس میں شرکت کرنے والے ایک دوسرے کے ساتھ یا مجلس کے مہمانوں کے ساتھ طلباء کے اہم مسئلہ پر بحث کرتے ہیں۔

۸۔ طلباء کے جوابات دینے والا: یہ شخص طلباء کے سوالات لیتا ہے اور اس کا صحیح اطمینان بخش جواب دیتا ہے۔

۹۔ دوستی وتعلقات بنانے کا کالم: اس کے ذریعہ عمل طلابی کے میدان میں کام کرنے والے افراد ایک دوسرے کے ساتھ اور طلباء کے ساتھ، عمل طلابی کے اداروں، ذمہ داران اور عمل طلابی پر توجہ دینے والوں کے ساتھ دائمی ربط وتعلق رکھ سکتے ہیں۔

۱۰۔ الکٹرونی تحقیق: کوئی بھی اپنی مطلوبہ معلومات کو اس سائٹ اور دوسرے لنک والے سائٹوں میں تلاش کرسکتا ہے۔

۱۱۔ دلیل العمل الطلابی (رہنمائے طلباء): عمل طلابی کے مقاصد، اس کے وسائل، پالیسیاں، انتظام، میدانات، ادارے، تاریخ اور اس کے علاوہ دوسرے اہم ابواب پر مشتمل ہے۔

۱۲۔ تربیت: انتظامی امور معاملہ کی تربیتی ضرورتوں کے مطابق طلباء کے لیے تربیتی پروگرام پیش کیا گیا ہے، اس کے ساتھ بعض اہم کورسس کو بھی تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

۱۳۔ درسی تعاون: درسی میدان میں کسی بھی تعاون کے حصول کے امکانات کو اس میں طلباء کو جمع کیا گیا ہے مثلاً کتابیں، کورسس، درسی مشورے، کالجس، یونیورسٹیوں، اساتذہ اور اختصاصی مراکز کے پتے وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔

۱۴۔ دوسرے سائٹس کی طرف رہنمائی: اس سائٹ کو دیکھنے والا انٹرنیٹ کے متعدد مفید سائٹوں میں جاسکتا ہے۔

۱۵۔ ڈاؤن لوڈ (ڈاٹا کو اپنے کمپوٹر میں منتقل کرنا) Downloading: زائر اس سائٹ کے استعمال کے دوران کسی بھی کتاب یا نشریہ کی کاپی کرکے اپنے کمپیوٹر میں منتقل کرسکتا ہے یا اس کی طباعت کرسکتا ہے۔

۱۶۔ مراسلات: طلباء ایک دوسرے سے مراسلت کرسکتے ہیں اور اس سائٹ پر اپنا ایڈرس بنا سکتے ہیں۔

۱۷۔ ہم آہنگی (Intarection): ایک پہلو سے سائٹ اور اس کے ذمہ

داروں کے درمیان اور دسرے پہلو سے زائرین کی جماعت کے درمیان دائمی ربط پایا جاتا ہے تاکہ مشوروں اور مفید معلومات کا تبادلہ کیا جائے۔

۱۸۔تفریحی سائیٹ: مختلف مفید اور تفریحی مقابلے، پہلیاں اور کھیل پائے جاتے ہیں۔

۱۹۔تجارتی لائبریری: ہم اتحاد اور اس کے علاقائی دفاتر کی مخصوص نشریات، کتابیں، آڈیو، ویڈیو کیسٹس اور پروگرام وغیرہ کے اعلانات کرتے ہیں، اس سائیٹ میں زائر کو ان نشریات کے مشمولات اور قیمتیں معلوم کرنا اور ان کو حاصل کرنا آسان ہوتا ہے۔

۲۰۔تجارتی اشتہارات: اس سائیٹ میں اداروں، کمپنیوں اور دوسرے سائٹس اور ان کے انتاجات کے ماہانہ یا سالانہ فیس پر اشتہارات دینے کی بھی سہولت ہے۔

۲۱۔ یہ سائٹ دیکھنے والوں کی تعداد معلوم کی جاسکتی ہے۔

۲۲۔شرکت کرنے والوں کی فہرس: ہر زائر اس سائیٹ میں اس طور پر اپنا رجسٹریشن کرسکتا ہے کہ ہر نئی چیز اس کی خدمت میں وقت بوقت ارسال کی جائے۔

یہ سائٹ اپنی سرگرمیاں اور خدمات تین زبانوں میں پیش کرتا ہے، عربی، انگریزی، فرانسیسی مستقبل میں اگر اللہ بچاہے تو دوسری زبانوں کا بھی اضافہ کیا جاسکتا ہے

اس سائٹ کو بنانے کے مراحل

یہ بات واضح ہے کہ اتنا بڑا سائٹ ایک ہی مرحلہ میں بنایا نہیں جاسکتا، اسی لئے اس کام کو تین مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱- ابتدائی مرحلہ

اس مرحلہ میں کام کی مدت پورا ایک سال (۱۰/۲۰۰۰ء تا ۹/۲۰۰۱ء) ہے، اس دوران سائٹ کا عام ڈھانچہ اور اس کی معلومات کا کلیہ تیار کیا گیا ہے اور اس کو دوسرے سائٹوں میں معلومات کے کلیوں سے مربوط کیا گیا ہے پھر اس کے بعد طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں میں اس کا اعلان کیا گیا کہ تا کہ اس میں وہ لوگ حصہ لیں اور اپنے آراء ومشورے پیش کریں، اس مرحلہ میں اس سائٹ کو مضبوط اور پختہ بنانے کا کام مکمل ہو گیا ہے۔

۲- ترقی کا مرحلہ

اس مرحلہ میں بھی تقریباً ایک سال کی مدت (۱۰/۲۰۰۱ء تا ۹/۲۰۰۲ء) لگے گی، اس مدت میں سائٹ کے تمام پہلو مکمل ہو جائینگے، اس کے بیانات کے کلیہ میں توسیع ہو جائے گی، دوسرے اہم سائٹس اور معلوماتی کلیات کی بڑی تعداد سے رابطہ کیا جائے گا، اسی طرح اس مرحلہ میں عمل طلابی کے ذمہ داران سے متعلق تمام چیزیں خدمات، معلومات اور سائٹ میں شرکت کرنے اور رابطہ کرنے کے طریقوں کو ترقی دی جائے گی۔

۳- تکمیلی مرحلہ

اس میں تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ (۱/۲۰۰۲ء تا ۳/۲۰۰۴ء) لگے گا، اس دوران سائٹ کی بنیاد مضبوط کی جائے گی تا کہ یہ سائٹ طلباء کے ثانوی مرحلہ سے لے کر یونیورسٹی میں دراسات علیا (ہائیر ایجوکیشن) اور تدریسی عملہ تک کے تمام مراحل سے متعلق چیزوں پر مشتمل ہو۔

ان مراحل کے اختتام کے فوراً بعد ہر علاقہ اور ملک میں طلباء کے علاقائی ذرائع

ابلاغ کے وسائلی اور ذرائع ابلاغ کے عام وسائل صحافت اور ٹیلی ویژن وغیرہ کے استعمال اور اخیر میں انٹرنیٹ کے دوسرے سائٹس کے تعاون سے طلباء اور عمل طلابی پر توجہ دینے والے افراد کے درمیان اس سائٹ کو عام کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر اشتہاری مہم کا انتظام کیا جائے گا۔

کامیابی اور ترقی کے لیے ہمارے ساتھ شریک ہو جایئے، انٹرنیٹ پر ہمارے سائٹ

www.students-online.ws

کا تعاون کیجئے اور اپنے آراء و مشوروں سے ہمارا تعاون کیجئے

خلاصہ کلام

عمل طلابی میں ذرائع ابلاغ کی اہمیت

عمل طلابی میں ذرائع ابلاغ کے مقاصد

۱۔ طلباء اور معاشرہ میں بلند افکار و اقدار کی نشر و اشاعت
۲۔ طلباء کی تحریکات و مقاصد اور طلباء کے حالات و مطالبات کا تعارف
۳۔ طلباء اور عوام کے ثقافتی معیار کو بلند کرنا
۴۔ عمل طلابی، اس کے مقاصد، امیدوں اور مشکلات کے بارے میں پھیلائے جانے والے شبہات کی تردید
۵۔ سوپر پاور حکومتوں کی جانب سے آنے والے ثقافتی اور فکری حملوں کا مقابلہ
۶۔ طلباء میں پوری دنیا کے عمل طلابی کی خبروں سے مطلع ہونے کی صلاحیت پیدا کرنا

عمل طلابی میں ذرائع ابلاغ

۱۔ علاقائی ذرائع ابلاغ
۲۔ ملکی ذرائع ابلاغ
۳۔ عالمی ذرائع ابلاغ

ذرائع ابلاغ میں اختصاص اور منصوبہ بندی کے اصول پر اعتماد

ذرائع ابلاغ کے اداروں پر توجہ اور صلاحیتوں کی اس کی طرف رہنمائی

ذرائع ابلاغ میں خطاب کی نوعیت اور مناسبت پر توجہ

گیارھویں فصل

عمل طلابی اور معاشرہ کے اہم مراکز

﴿۱﴾ مسجد

مسجد معاشرہ کے اہم اداروں میں سے ہے، اسلامی معاشروں میں مسجد کے مختلف رول ہوتے ہیں، اہم دینی رول کے علاوہ معاشرہ میں اس اہم ادارہ کے دوسرے رول بھی ہوتے ہیں، ان میں سے اہم معاشرہ میں تربیتی، ثقافتی اور معاشرتی رول ہیں۔

عمل طلابی کے میدان میں مسجد معاشرہ کے ان اہم اداروں میں سے ہے جو عمل طلابی کو معاشرہ یا طلباء کے معاشرہ میں اپنے کردار کو ادا کرنے میں تعاون کرتے ہیں، عمل طلابی میں کام کرنے والوں کی طرف سے مسجد کے کردار اور اس کے ساتھ تعاون بڑھانے پر ہی اس کی کامیابی موقوف ہے۔

عمل طلابی میں مسجد کا رول

عمل طلابی میں مسجد کے کئی رول ہوتے ہیں ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱- دینی رول

مسجد معاشرہ کا پہلا دینی ادارہ ہے، اس کے ذریعہ معاشرہ میں ماحول کی تیاری، طلباء کو فضائل اخلاق سے قریب کرنے اور پورے معاشرہ یا طلباء میں خبائث ورزائل کے انسداد وتدارک میں تعاون ملتا ہے۔

۲- تربیتی رول

یہ عمل طلابی کا اہم رول ہے، عمل طلابی اس رول کو مکمل طور پر مسجد کے ساتھ بحیثیت ایک ترقی یافتہ تربیتی مرکز اور ادارہ کے کے طور پر تعاون کئے بغیر ادا نہیں کرسکتا، طالب علم صبح کے اوقات میں اہم تربیتی گھونٹ اپنے کالج یا یونیورسٹی میں لیتا ہے تو اس کو باقی گھونٹ اپنے گھر میں لینا ضروری ہے، یہ کام صرف مسجد کے تربیتی رول کو اور زیادہ فعال بنا کر اور مسجد اور عمل طلابی کے تربیتی پہلو کے درمیان تعاون اور ہم آہنگی پیدا کر کے ہی کیا جاسکتا ہے۔

۳- ثقافتی وتہذیبی رول:

یہ صرف دینی ثقافت پر ہی منحصر نہیں ہے باوجود یہ کہ اس کی اہمیت مسلم ہے بلکہ اس میں تمام اہم ثقافتی اقسام، فنون وآداب اور ٹیکنالوجی بھی شامل ہے، مسجد میں طالب علم عالم دین، مربی، معلم، طبیب، دوسرے علوم سے واقف کار اور ادیب سے معلومات حاصل کرتا ہے، اسی طرح معاشرہ کے قائدین سے ملاقات کرتا ہے، ان سے استفادہ کرتا ہے اور ان کے ساتھ مختلف افکار وخیالات پر تبادلہ خیالات کرتا ہے، اس سے اس کی ثقافت وتہذیب میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے تجربات میں ترقی ہوتی ہے۔

۴۔اعلامی واخباری رول:

یہ مسجد کے کرداروں میں سے ایک اہم کردار ہے، اسی کے ذریعہ عمل طلابی میں سرگرم حصہ لیا جاسکتا ہے، مسجد میں طلباء معاشرہ کے عام افراد اور قائدین سے ملتے ہیں، اپنے نظریات سے ان کو واقف کراتے ہیں، اپنی مشکلات اور مطالبات سے مطلع کرتے ہیں، مسجد ہی کے ذریعہ معاشرہ طلباء کی خواہشات، مشکلات اور امیدوں سے واقف ہوتا ہے۔

عمل طلابی میں مسجد کا رول

- ☐ دینی رول
- ☐ تربیتی رول
- ☐ ثقافتی رول
- ☐ اعلامی واخباری رول

﴿۲﴾ تفریحی اور ورزشی کلب

یہ معاشرہ کا اہم اور مؤثر ادارہ ہوتا ہے جس کے پرچم تلے معاشرہ کے افراد اور خاندانوں کی بڑی تعداد جمع رہتی ہے، یہ صرف تفریحی اور ورزشی جگہ نہیں ہوتی بلکہ تہذیب وثقافت اور فنون وآداب اور اجتماعی تعلقات استوار کرنے وغیرہ کی بھی جگہ ہوتی ہے۔

عمل طلابی اور اس میدان میں کام کرنے والے افراد ان اداروں پر دوسرے اہم اداروں کی طرح ہی توجہ دیتے ہیں، معاشرہ میں عظیم پیغام پہنچانے کے لیے عمل طلابی اس کے ساتھ تعاون کرتا ہے، ایک اہم ادارہ ہونے کی وجہ سے یہ کلب عمل طلابی کی کامیابی، اس کے مقاصد کی تکمیل اور اس کے منصوبوں کو سرگرم کرنے میں حصہ لے سکتے ہیں۔

عمل طلابی میں ان اداروں کا رول

اگر عمل طلابی کے ذمہ داران کلبوں کے ساتھ معاشرہ کے اہم ادارہ کے طور پر تعاون کریں تو یقیناً اس کے بہترین نتائج نکل سکتے ہیں اور مختلف میدانوں میں یہ کلب عمل طلابی کی خدمت اور تعاون کر سکتے ہیں، ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱- اعلامی رول

یہ عمل طلابی میں کلبوں کا اہم رول ہوتا ہے، یہ اہم اڈے ہوتے ہیں جہاں طلباء اور ان کے قائدین معاشرہ کے افراد اور ان کے قائدین کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں، اپنے افکار وخیالات اور مشورے پیش کرتے ہیں، اپنی مشکلات اور مطالبات بیان کرتے ہیں، معاشرہ اور اس کے قائدین طلباء کی خواہشات، امیدوں اور مطالبات سے واقف ہوتے ہیں۔

۲- ثقافتی رول

یہ کلبوں کا بہت ہی اہم رول ہوتا ہے جس کو کلب عام طور پر بہترین شکل میں انجام دیتے ہیں، عمل طلابی کلبوں کے ثقافتی پروگراموں سے استفادہ کرسکتا ہے، ان میں وہ اپنے افکار وخیالات کو پیش کرتا ہے اور تہذیبی وثقافتی ترقی کے لیے مختلف فکری رجحانات کے درمیان مناقشہ وتبادلہ خیالات کی مجالس کا انتظام کرتا ہے۔

۳- اجتماعی ومعاشرتی رول

طالب علم کلبوں میں کام کرکے معاشرہ کے تمام طبقات اور عناصر سے ملتا ہے، اس سے معاشرتی تعلقات کا ایک بڑا جال بن جاتا ہے جس سے طالب علم کو پورے معاشرہ میں اپنے افکار کو پھیلانے اور اپنے اہم رول کو ادا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

۴- تفریحی اور ورزشی رول

عمل طلابی کلبوں کے ورزشی اور تفریحی پروگراموں سے طلباء میں اپنی سرگرمیوں کو ترتیب دینے میں استفادہ کرسکتا ہے، ان کو تفریح کا سامان فراہم کرتا ہے، ان کے جسموں کو اسمارٹ بناتا ہے اور ان کی صحت پر توجہ دیتا ہے۔

۵- پالیسیوں میں گہرائی

یہ کلب عمل طلابی میں گہرائی پیدا کرتے ہیں، جب عمل طلابی کے کام میں رکاوٹ ڈالی جاتی ہے اور اس پر سختی کی جاتی ہے، اس کے اداروں پر پابندی لگائی جاتی ہے اور اس کی سرگرمیوں کو معطل کیا جاتا ہے تو اس وقت کلب کارآمد ہوتے ہیں، اس کے ذریعہ عمل طلابی اپنے متعدد تربیتی، ثقافتی، ورزشی اور فنی سرگرمیاں انجام دے سکتا ہے۔

عمل طلابی میں کلبوں کا کردار

- ☐ معاشرتی کردار
- ☐ تفریحی کردار
- ☐ تہذیبی کردار
- ☐ ورزشی کردار
- ☐ اعلامی کردار
- ☐ پالیسیوں میں گہرائی

﴿۳﴾ ایسوسی ایشن

یونین مہذب معاشرہ کے اداروں میں سے ایک اہم ادارہ ہے جو متعدد اہم میدانوں میں اپنا رول ادا کرتا ہے مثلاً تہذیبی، علمی، اختصاصی، اجتماعی و معاشرتی اور سیاسی وغیرہ۔

عمل طلابی میں یونین اس کی کڑیوں میں دوسری کڑی شمار کی جاتی ہے، طالب علم یونیورسٹی میں پڑھتا ہے اور تربیت حاصل کرتا ہے، یہاں اس کو سرگرم و متحرک قائد کے طور پر تیار کیا جاتا ہے، پھر یہ طالب علم کسی پارٹی کی قیادت کے لیے فارغ ہو جاتا ہے اور اپنے سیکھے ہوئے علم و فکر اور تجربہ و سرگرمی کو اس میں منطبق کرتا ہے، اسی وجہ سے یونین کا کام عمل طلابی کے بعد والا ہے۔

عمل طلابی میں یونین کا رول

یونین عمل طلابی میں بہت زیادہ حصہ لیتے ہیں، اسی طرح عمل طلابی بھی یونین کے کاموں میں سرگرمی لانے میں تعاون کرتا ہے اور اس کو قائدین اور لیڈر فراہم کرتا ہے، ان میں سے بعض رول مندرجہ ذیل ہیں۔

۱- عمل طلابی یونین کو تربیت یافتہ لیڈران اور سرگرم قائدین فراہم کرتا ہے جو اس میں نئی روح پھونکتے ہیں، اس کو نیا خون فراہم کرتے ہیں اور اس کے اداروں میں سرگرمی لاتے ہیں۔

۲- عمل طلابی عام اور مشترک سرگرمیوں، افکار اور مسائل میں یونین کے کاموں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرتا ہے، ان کو پورا کرنے میں آپس میں تعاون کرتے

ہیں، مشترک کاموں کو مرتب کرتے ہیں اور مسلسل تعمیری تبادلہ خیال کے ذریعہ تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔

۳- یونین طلباء کے مسائل کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرتی ہے اور ان کی مشکلات، امیدوں اور خواہشات میں شریک ہوتی ہے اور اپنی طاقت بھر ان کی امداد و تعاون کرتی ہے۔

۴- عمل طلابی اور یونین معاشرہ کے مسائل کو ابھارنے اور ان کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے اور معاشرہ کی مشکلات، مطالبات اور امیدوں کے تئیں اپنا مطلوبہ کردار ادا کرنے میں تعاون کرتے ہیں۔

۵- عمل طلابی کے ذمہ داران کو سیاسی اور معاشرتی رول ادا کرنے میں تعاون کرتی ہے، ان کے لیے منظم پروگرامات، مشورے اور رہنمائیاں پیش کرتی ہے اور معاشرہ کے سیاسی و معاشرتی قائدین کے ساتھ رابطہ کرنے میں تعاون کرتی ہے۔

۶- یونین عمل طلابی کے ذمہ داران کو تجربات پیش کرتی ہے اور ان کی رہنمائی کرتی ہے اور تجربات کے تبادلہ کی کوشش کرتی ہے۔

عمل طلابی میں یونین کا کردار

- تربیت یافتہ قائدین
- تجربات کا تبادلہ
- مشترک سرگرمیاں

طلباء کے مسائل پر توجہ

- معاشرہ کے مسائل کے ساتھ ہم آہنگی
- سیاسی اور معاشرتی کاموں میں تعاون

﴿۴﴾ سیاسی پارٹیاں

یہ معاشرہ کی اہم سیاسی و معاشرتی پارٹیاں ہوتی ہیں جو معاشرہ کی خدمت میں اپنا بہترین رول ادا کرتی ہیں، حکومت کی قیادت میں اہم سیاسی رول اور حکومتی اداروں میں شرکت کے ذریعہ اہم فکری، تہذیبی، اقتصادی اور معاشرتی رول ادا کرتی ہیں۔

عمل طلابی میں سیاسی پارٹیوں کا رول اس کی آخری انتہا اور آخری کڑی شمار کی جاتی ہے، اس کی ابتداء عمل طلابی سے ہوتی ہے اور انتہا یونین کے کاموں سے ہوتے ہوئے سیاسی پارٹیوں کے دائرہ میں سیاسی کاموں پر ہوتی ہے، طلباء کی جو قیادت یونین کے کاموں کو انجام دیتی ہے ان کے لیے بعد میں سیاسی کاموں پر توجہ دینا اور پارٹیوں میں شامل ہونا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے معاشرہ میں مکمل رول ادا کر سکیں۔

عمل طلابی میں سیاسی پارٹیوں کا رول

سیاسی پارٹیاں عمل طلابی میں اہم رول ادا کرتی ہیں اور ان پارٹیوں اور عمل طلابی کے درمیان معاشرہ کی خدمت کے مشترکہ مقاصد میں تعاون کیا جا سکتا ہے، ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

۱- عمل طلابی کے ذریعہ سیاسی پارٹیوں کو قائدین فراہم ہوتے ہیں جو ان پارٹیوں میں نئی روح پھونکتے ہیں، ان میں گرمی لاتے ہیں، ان کو نیا خون دیتے ہیں اور ترقی کی راہ پر گامزن کرتے ہیں۔

۲- عمل طلابی کے مطالبات کو پورا کر کے، ان کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کر کے اور اپنی طاقت بھر اس کا تعاون کر کے پارٹیاں اس کا بڑا تعاون کرتی ہیں۔

۳- عمل طلابی عام اور مشترک سرگرمیوں، افکار وخیالات اور مسائل میں سیاسی پارٹیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے، آپس میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں، مشترکہ کاموں کو منظم کرتے ہیں اور مسلسل تعمیری گفتگو و مذاکرات کے ذریعہ افکار و خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں۔

۴- معاشرہ کے مسائل کو ابھارنے، ان کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے اور معاشرہ کی مشکلات اور امیدوں کے تئیں مطلوبہ کردار ادا کرنے میں عمل طلابی اور سیاسی پارٹیاں آپس میں تعاون کرتی ہیں۔

۵- یہ پارٹیاں عمل طلابی کے ذمہ داران کو سیاسی اور معاشرتی رول ادا کرنے میں تعاون کرتی ہیں، ان کے لیے منظم پروگرامات، مشورے اور رہنمائیاں پیش کرتی ہیں اور معاشرہ کے سیاسی و معاشرتی قائدین کے ساتھ رابطہ میں تعاون کرتی ہیں۔

۶- سیاسی پارٹیوں کے قائدین عمل طلابی کے ذمہ داران کے سامنے اپنے تجربات پیش کرتے ہیں، ان کی رہنمائی کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مسلسل رابطہ اور تجربات کے تبادلہ کی کوشش کرتے ہیں۔

عمل طلابی میں سیاسی پارٹیوں کا رول

- ☐ مشترک کام ☐ تجربات ☐ سیاسی قائدین
- ☐ طلباء کے مطالبات کو پورا کرنا
- ☐ معاشرہ کے مسائل کو سلجھانا اور اس کی خدمت
- ☐ عمل طلابی کا سیاسی و معاشرتی تعاون

﴿۵﴾ غیر حکومتی ادارے N.G.O

ان اداروں کے مختلف میدان ہوتے ہیں، ان کو آزادانہ طور پر تشکیل دیا جاتا ہے، ان کے مقاصد، وسائل اور اصول وضوابط تیار کئے جاتے ہیں اور ان کو اقوام متحدہ کے غیر سرکاری اداروں کے مخصوص شعبہ میں رجسٹرڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔

ان آخری سالوں میں ان تنظیموں پر زیادہ توجہ دی جارہی ہے اور یہ تنظیمیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں، اس کے میدان متنوع ہوتے ہیں اور اس کی سرگرمیاں بہت زیادہ ہوتی ہیں، ان میں سے بہت سی تنظیموں نے قوموں اور معاشروں کی بڑی خدمت کی ہے، ان میں سے ایک تنظیم ''منظمۃ أطباء بلا حدود'' نے سن ۱۹۹۹ء کا نوبل انعام بھی حاصل کیا ہے۔

غیر سرکاری اداروں اور تنظیموں کی خصوصیات

۱- یہ اپنے مقاصد، انتظام اور وسائل میں آزاد ہوتی ہیں۔

۲- ان تنظیموں میں تنوع پایا جاتا ہے جو ہر قسم کے میدان میں اپنی خدمات پیش کرتی ہیں اور معاشرہ کی تمام ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں۔

۳- یہ عمل طلابی کے ایسے مراکز ہوتے ہیں جن پر پابندی لگانا مشکل ہوتا ہے اور عمل طلابی پر سخت دباؤ اور پابندی کی صورت میں یہ تنظیمیں اس کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔

۴- اس کے ذریعہ معاشرہ کے تمام طبقات سے مستحکم رابطہ رکھا جاسکتا ہے۔

عمل طلابی میں غیر حکومتی تنظیموں کا رول

◄ عمل طلابی غیر سرکاری تنظیموں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے، اس کے ذمہ داران اپنے کام (عمل طلابی) اوران تنظیموں میں سے جتنی تنظیموں تک رسائی ممکن ہے ان کے درمیان تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں چاہے ملکی سطح پر ہو یا عالمی سطح پر۔

◄ عمل طلابی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی غیر سرکاری تنظیمیں بھی تشکیل دے، کیونکہ یہ تنظیمیں اس کی ترقی کے لیے کام کرتی ہیں اور معاشرہ پر قابو رکھنے والی بہت سی پالیسیوں اور صلاحیتوں کو جاننے کی استعداد پیدا کرتی ہیں، اسی طرح عمل طلابی پر ناگفتہ بہ حالات کی صورت میں ان تنظیموں کے ذریعہ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے

◄ غیر سرکاری تنظیمیں عمل طلابی کو اس کے اختصاصی میدان میں مطلوبہ معلومات اور صلاحیتیں فراہم کرتی ہیں۔

◄ غیر سرکاری تنظیمیں عمل طلابی کو معاشرہ کی خدمت، اس کے مسائل کو اپنانے اور اس کی مشکلات و مسائل کو حل کرنے میں شرکت کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔

◄ غیر سرکاری تنظیمیں عمل طلابی کی خواہشات، امیدوں، مشکلات اور مستقبل کے منصوبوں میں شریک ہوتی ہیں بلکہ اس کے مطالبات پورا کرتی ہیں اور اس کا دفاع کرتی ہیں۔

◄ غیر سرکاری تنظیمیں طلباء کے قائدین کے لیے خاص کر فراغت کے بعد اپنے مقاصد اور اپنے اداروں کی خدمت کے لیے وسیع میدان فراہم کرتی ہیں۔

◄ غیر سرکاری تنظیمیں عمل طلابی کو عالمگیریت کی طرف بڑھنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔

عمل طلابی میں غیر سرکاری تنظیموں کا رول

- بہترین تعلقات کا قیام
- معلومات اور صلاحیتیں
- عمل طلابی کا اپنی غیر سرکاری تنظیموں کی تشکیل
- عمل طلابی کے قائدین کے کام کرنے کا میدان
- عالمگیریت کی طرف بڑھنے میں عمل طلابی کا تعاون

خلاصہ کلام

عمل طلابی اور معاشرہ کے مختلف ادارے

مسجد ◄ دینی رول ◄ تربیتی رول ◄ تہذیبی رول ◄ اعلامی واخباری رول

کلب ◄ اعلامی رول ◄ تہذیبی رول ◄ معاشرتی رول ◄ تفریحی رول
◄ پالیسیوں میں گہرائی

یونین ◄ تربیت یافتہ جماعتیں ◄ تجربات کی منتقلی ◄ مشترک سرگرمیاں
◄ معاشرتی تعاون ◄ طلباء کے مسائل کو سلجھانا
◄ معاشرہ کے مسائل کو سلجھانا ◄ سیاسی تعاون

سیاسی پارٹیاں ◄ طلباء کے مطالبات کو پورا کرنا
◄ معاشرہ اور اس کے مسائل پر توجہ ◄ مشترکہ کام ◄ تجربات
◄ سیاسی صلاحیتیں ◄ سیاسی اور معاشرتی تعاون

غیر سرکاری تنظیمیں

◄ بہترین تعلقات کا قیام
◄ عمل طلابی اپنی غیر سرکاری تنظیموں کو تشکیل دیتا ہے
◄ عمل طلابی کے قائدین کے کام کرنے کا بہترین میدان
◄ معلومات اور تربیت یافتہ صلاحیتوں کی فراہمی
◄ عالمگیریت کی طرف بڑھنے میں عمل طلابی کا تعاون

بارھویں فصل

مستقبل کے چیلنجز

﴿۱﴾ طلباء کی تحریک کو درپیش چیلنجز

عالمی سطح پر طلباء کی تحریک ہی متعدد ممالک کی نئی تاریخ میں قومی آزادی کی تحریکات کی قیادت کرنے والی اور ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے والی تحریک رہی ہے اور اکثر ممالک میں فکری اور انقلابی افراد کو فراہم کرنے والا بنیادی گہوارا رہی ہے۔

یہ تحریک ماضی میں ہمیشہ بامقصد رہی ہے کیونکہ یہ امت کے زیادہ سرگرم، پختہ افکار والے اور زیادہ محنت کرنے والے اور اخیر میں ان سالوں میں نہیں تو آئندہ سالوں میں قیادت کی زیادہ صلاحیت رکھنے والے مہذب افراد کو اپنے پرچم تلے جمع کرتی ہے۔

ہم یہاں طلباء کی اسی تحریک کو درپیش چیلنجز اور اس کے راستہ میں حائل رکاوٹوں پر تھوڑی بہت روشنی ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۱- شخصی اور ذاتی چیلنجز

یہ چیلنجز ہر طالب علم کو علیحدہ علیحدہ پیش آتے ہیں، طلباء کے اعتبار سے مختلف

ہوتے ہیں اوران کی سنگینی میں فرق پایا جاتا ہے اور مندرجہ ذیل چیزوں میں یہ پیش آتے ہیں:

۱۔ **درسی حالات**: یہ طالب علم کا پہلا فریضہ اور پہلی فکر ہوتی ہے، اس پہلو میں کمی کے منفی اثرات بڑی شکل میں طالب علم کے طور وطریق اور اسلوب فکر پر پڑتے ہیں، اس پہلو کو کمزور کرنے والے بہت سے اسباب ہوتے ہیں مثلاً:

◄ تعلیمی معیار میں عام طور پر گراوٹ چاہے اس کا سبب تدریسی عملہ ہو یا ان لیبر یٹیس اور وسائل کی عدم موجودگی جن سے طالب علم بہترین استفادہ کرسکتا ہو۔

◄ علمی اعتبار سے نصاب تعلیم میں عدم تجدید اور نئے علوم اور ترقی یافتہ فنون کی نصاب میں عدم شمولیت، اس سے طالب علم غیر مفید پرانے علوم کے حصول کے لیے سخت محنت کرتا ہے۔

◄ حقیقت اور نصاب تعلیم میں بعد: اس سے نوجوانوں میں بیکاری عام ہوتی ہے اور نوجوان غلط راستوں پر لگ جاتے ہیں۔

۲۔ **مادی حالات**: مادی تنگی کے منفی اثرات طالب علم کے اپنے دینی مسائل کے ساتھ ہم آہنگ ہونے پر بہت زیادہ پڑتے ہیں۔

۳۔ **عمری مرحلہ**: ◄ مراہقت (عنفوان شباب) کے چیلنجز: اکثر طلباء اسی عمر میں ہوتے ہیں، اس کی اپنی خصوصیات ہوتی ہیں جن کی رعایت کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ یہ عمر حصول تعلیم میں رکاوٹ نہ بنے، ان خصوصیات میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

◄ جلدی متاثر ہونا: نوجوانوں میں واقعات سے جلدی متاثر ہونے اور اس پر ردعمل کی صفت پائی جاتی ہے اور کاموں کو انجام دینے میں عقلی پختگی بہت کم ہوتی ہے۔

◄ جوش مارتا ہوا شہوانی جذبہ اور جنس مخالف کی طرف میلان: یہ ان صفات میں سے ہے جس پر توجہ دینا ضروری ہے تاکہ نوجوان بے راہ رو نہ ہو یا اس

میں اخلاقی گراوٹ نہ آئے۔

- کسی ایک فکر پر بہت زیادہ یقین اور آخری حد تک اس کی پابندی
- سرسبز وشاداب خیالات اور تیزی کے ساتھ بڑی بڑی امیدوں کو حاصل کرنے کی خواہش

ذاتی اور شخصی چیلنجز

۱- سیاسی حالات :

- تعلیمی معیار میں گراوٹ
- نصاب تعلیم میں عدم تجدید
- حقیقت اور نصاب تعلیم میں بعد

۲- مادی حالات:

- فقر وفاقہ اور مادی دشواریاں

۳- عمری مرحلہ:

- کسی چیز سے جلدی متاثر ہونا
- کسی ایک فکر کے تئیں شدید جذبہ
- جوش مارتا ہوا شہوانی جذبہ
- سرسبز وشاداب خیالات

۲- اندرونی چیلنجز:

یہ عام چیلنجز ہوتے ہیں جو طلباء کی تحریک کے اندرون سے ہی وجود میں آتے ہیں مثلاً:

۱- لوگوں سے کیا جانے والا خطاب: یہ بڑا مشکل کام ہوتا ہے کیونکہ لوگوں سے ہمارا خطاب نجی اور ذاتی گفتگو کے مشابہ ہوتا ہے کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ خطاب ایک ہی گروہ سے ہوتا ہے دوسرے سے نہیں، اس کے نتیجہ میں طلباء کے تمام گروپ جمع نہیں ہو پاتے۔

◄ اس میں حقیقت نہیں ہوتی: مخاطب معاشرہ کے حالات کے مطابق خطاب کا ہونا ضروری ہے، اس میں لوگوں کی ضروریات اور مشکلات کے بارے میں گفتگو اور مکمل طور پر اس کے ساتھ ہم آہنگی ہونا ضروری ہے، خطاب میں مصلحت عامہ کا خیال رکھنا چاہئے، اور اس میں لوگوں کی اصلاح کی قدرت ہونی چاہئے، اس خطاب میں لوگوں کو کثیر تعداد میں جمع کرنے، متاثر کرنے اور ان کے دلوں میں حقیقت کو پیوست کرنے کی صلاحیت ہونی چاہئے۔

◄ اس میں تنوع نہیں ہوتا: عام خطاب کا مسجد میں ہونے والے وعظ ونصیحت کے مثل ایک ہی طرح کا نہیں ہونا چاہئے، اس لئے کہ اسلام اس سے زیادہ وسیع اور عام ہے، ہر جگہ اس کے مناسب اور ہر گروہ کے لیے اس کے مطابق گفتگو ہونی چاہئے، عام خطاب کرنے والوں کا انتخاب اور ان کی رہنمائی مقاصد کی تکمیل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہونی چاہئے۔

◄ تمام لوگوں کے سمجھ میں آنے والے اور ان کی تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والے عام شعاروں کی تیاری پر عدم توجہ نہ ہو۔

۲۔ **اپنی ذات پر انحصار**: دینی یا قومی رجحانات میں دوسروں کے ساتھ بے تکلفی سے پیش نہ آنا اور متفقہ نکات میں ان کے ساتھ ہم آہنگ نہ ہونا، کیونکہ اس سے آپ میدان عمل میں تن تنہا ہو جائیں گے اور اس کے نتیجہ میں اسلامی رجحان زیر نگرانی آجائے گا اور اس کی وجہ سے دشمن آسانی سے اس کا حصار کر سکیں گے۔

کبھی کبھار انجمنوں اور پارٹیوں کے انتخاب میں اسلامی رجحان کی بالادستی سے اپنی ذات پر انحصار واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے، اس میں دوسروں کو برداشت نہیں کیا جاتا حالانکہ اس میں بعض مرتبہ خیر ہوتا ہے جس سے ہم صرف نظر کرتے ہیں۔

۳۔ یونیورسٹیوں پر افراد فراہم کرنے والے اور ترقی ونمو کے اسٹیشن کے طور پر بھروسہ نہ کرنا اور ان کو بڑی تعداد میں طلباء فراہم نہ کرنا حالانکہ طلباء کی تحریک ہی دوسری تمام

تحریکات کی بنیاد، ان کا حجر اساسی اور ان کے خیالات کی تعبیر کرنے والی ہوتی ہیں۔

اندرونی چیلنجز

۱- **لوگوں سے کیاجانے والا خطاب:** ◄ حقیقت کا فقدان ◄ عدم تنوع ◄ عام شعارات کی عدم موجودگی

۲- **اپنی ذات پر انحصار:** ◄ دوسروں سے بے تکلف نہ ہونا

۳- **یونیورسٹیوں پر کم توجہ**

۳- معاشرہ کے چیلنجز:

معاشرہ عمل طلابی کا ماحول ہوتا ہے، اس سے متاثر ہوتا ہے اور اس پر اثر انداز ہوتا ہے، معاشرہ میں کسی بھی طرح کے منفی اور مثبت تبدیلیوں کا اثر تحریک پر پڑتا ہے، ان میں سے بعض چیلنجز مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ تمام تعلیمی مراحل کے آخری سالوں میں طالب علم کے شخصی معیار میں عمومی گراوٹ، یہ مختلف اعلامی، تعلیمی اور تربیتی پالیسیوں کا نتیجہ ہوتا ہے، اور یہی چیز اخلاقی گراوٹ بھی لاتی ہے۔

معاشرہ کے اخلاق اور قدروں میں عام طور پر تبدیلی، سیاسی اور اخلاقی بگاڑ کا انتشار، کسی قابل تقلید قائد کا فقدان، ذرائع ابلاغ کے نظام میں بگاڑ اور فحش و بے حیائی کو پیش کرنے پر تمام تر توجہ، بہت سے موقعوں پر مسجد، مدرسہ اور خاندان کا تربیتی گہواروں کی حیثیت سے اپنا رول ادا نہ کرنا نوجوانوں پر برے اثرات مرتب کرتے ہیں اور اخلاقی عدم توازن ان کو عام اصول و مبادیات پر کاربند ہونے نہیں دیتے۔

۲۔ نوجوانوں کی ابھرتی ہوئی صلاحیتوں کے فروغ اور ایجاد و اختراع کے لیے

ان کو استعمال میں لانے کے لیے معاشرہ کو اس کے مناسب وسائل اور میدانوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے، نوجوان ذہنی وجسمانی سرگرمیوں کا مجموعہ ہوتا ہے، اگر اس سے استفادہ کر کے صحیح رخ پر نہ لگایا جائے تو یہ صلاحیتیں غلط رخ پر لگ جاتی ہیں۔

۳۔ مراہق کے ساتھ پیش آنے کا صحیح اسلوب، واضح کورس اور تحقیقات و آداب کا نہ ہونا، خاندان یا تعلیمی اداروں میں تربیت کے ذمہ داران یا تو غیر اہل ہوتے ہیں، اور مراہق اور طالب علم کی نفسیات کے بارے میں بہت کم تجربہ رکھتے ہیں پھر وہ نوجوانوں کے اس مرحلہ کو بغیر دشواریوں اور خامیوں کے پار کرانے کے لیے ان کے ساتھ محتاط انداز میں کیسے پیش آسکتے ہیں؟ اس میدان میں اب تک کامیابیاں انفرادی ہیں کیونکہ ہر ذمہ دار تربیتی میدان میں اپنے ذاتی خیالات اور تصورات و تجربات کی روشنی میں انفرادی طور پر کام کرتا ہے۔

۴۔ منفی امور، لاپرواہی اور نسبت کی کمی.....خصوصاً طلباء سے منسلک معاشرے مثلاً خاندان یا یونیورسٹی کے عام ماحول میں پرورش سے طالب علم اس طرح متاثر ہوتا ہے کہ قوم کے مسائل اس کو ابھارنہیں پاتے، اگر ابھار بھی لیں تو وہ اپنے راستے میں بہت سی رکاوٹیں پاتا ہے۔

۵۔ معاشرہ میں بہت سی غلط قدروں اور عادات کا پایا جانا اور ان کے احترام اور ان کے ساتھ ہم آہنگ ہونے پر نوجوانوں کو مجبور کرنا مثلاً خاندانی یا مذہبی تعصب یا علاقائی نسبت۔

۶۔ معاشرہ میں نوجوانوں کو صحیح نظر سے نہ دیکھنا.....اب تک معاشرہ نوجوانوں کو اس حیثیت سے دیکھتا اور اس کے ساتھ پیش آتا آرہا ہے کہ نوجوان معاشرہ میں مؤثر کردار ادا کرنے کا اہل نہیں ہوتا، ان کی نظر میں نوجوان صرف طالب علم ہوتا ہے جس کا کام صرف علوم وفنون حاصل کرنا ہے۔

۷۔ یونیورسٹی کا معاشرہ کے منفی امور سے متاثر ہونا یا ان سے متصف ہونا:

یونیورسٹی نوجوان کی پہلی اور حقیقی تجربہ گاہ ہوتی ہے جس میں وہ اپنے معاشرہ کے مسائل کے بارے میں سوچتا ہے اور سیاسی زندگی کی ابتداء کرتا ہے، اس میں اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے، اس کی مدافعت کرتا ہے، اس کی تائید کرتا ہے، اس کو بیانگ دہل کہتا ہے اور اس کو دوسرے رجحانات وخیالات سے واسطہ پڑتا ہے۔

۸۔ بدامنی، سیاسی جبر واستبداد، آزادی کا خاتمہ اور طالب علم کے علمی مستقبل کے لیے خطرہ جیسے امور سے یونیورسٹی کو واسطہ پڑتا ہے تو اس کے خطرناک اثرات ایک پہلو سے طالب علم کی نفسیات اور طلباء کی تحریک پر پڑتے ہیں تو مستقبل میں طالب علم کے اثرات پورے معاشرہ پر پڑتے ہیں کیونکہ معاشرہ کے یہی افراد اور یہی مہذب لوگ مستقبل میں کسی صورت بھی آزادی کے لیے کوشش نہیں کرسکیں گے۔

معاشرہ کے چیلنجز

- طالب علم کے معیار میں گراوٹ
- مراہق سے پیش آنے کے موضوع پر تحقیقات کی کمی
- معاشرہ میں نوجوانوں کو استعمال کرنے والے وسائل میں کمی
- منفی رویہ اور نسبت کی کمی
- غلط قدریں اور عادات ☆ معاشرہ کی طرف سے نوجوان کو سمجھنے میں کوتاہی
- یونیورسٹی اور طلباء پر معاشرہ کے منفی اثرات کا مرتب ہونا

۴۔ سیاسی چیلنجز

سیاسی جبر واستبداد کی صورت میں عام طور پر آزادیوں کو سلب کرنے اور خاص طور پر آزادی رائے پر پابندی، صرف ایک ہی پارٹی کی موجودگی، مخلص اور باشعور قومی

رجحانات کی عدم موجودگی، تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں کے اندر یا سڑکوں پر اور معاشرہ میں سیاسی جمہوری تحریکات کو کچلنے کے لیے پابندیاں، جیل اور ایمرجنسی قوانین کے نفاذ کی وجہ سے ان چیلنجز سے واسطہ پڑتا ہے، اس سے منفی اثرات اور واقعات رونما ہوتے ہیں جن میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

(الف) نوجوانوں میں منفی اثرات کے بیج بوئے جاتے ہیں، اسی پر ان کو پروان چڑھایا جاتا ہے اور دلوں میں ان کو راسخ کیا جاتا ہے تاکہ نوجوان اپنے علمی اور اقتصادی مستقبل پر مطمئن رہیں اور مشکلات و مسائل سے دور بھاگیں، اور ان کے خاتمہ کی کوئی تدبیر کرنہ پائیں۔

(ب) معاشرہ کے خلاف ناراضگی اور اس سے نفرت، معاشرہ کو جہالت اور کفر کا الزام دیا جاتا ہے اور اس کے بائیکاٹ کرنے والے شدت پسند رجحانات پیدا ہوتے ہیں، اس گروہ کے اکثر افراد فطرت سلیمہ سے دوری اور شرعی بنیادوں کی ان کو ضرورت ہونے کی وجہ سے اس فکر و خیال پر مطمئن نہیں ہوتے لیکن ان کی نظروں میں یہی کم از کم صحیح حل ہوتا ہے۔

(ج) نوجوانوں کا ظاہری کاموں کو چھوڑ کر خفیہ کاموں کی طرف رجحان پیدا ہو جاتا ہے، اس کے خطرات ہم بیان کر چکے ہیں کہ شدت پسند افکار و خیالات پیدا ہوتے ہیں، اسی طرح معاشرہ پر کنٹرول رکھنے والی کوئی شخصیت نہیں پائی جاتی ہے اور نہ رہنمائی و اصلاح کے کام ہوتے ہیں۔

سیاسی چیلنجز

- معاشرہ کی منفی چیزیں
- کٹر اور شدت پسند رجحانات
- خفیہ کاموں کی طرف رجحان
- جمہوری نظام کی عدم موجودگی

۵- عالمی چیلنجز

ان چیلنجز کا وجود ان عالمی طاقتوں کی موجودگی میں ہوتا ہے جو عالم اسلام کو اقتصادی، سیاسی اور معاشرتی لحاظ سے پسماندہ اور محتاج رکھنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ آسانی کے ساتھ اس پر قبضہ کیا جاسکے اور اس کی پیداوار کو پوری طرح چوس لیا جائے حق کی آوازوں اور مخلص رجحانات کا وجود ان کے مفاد میں نہیں ہوتا بلکہ یہ طاقتیں اپنے مطابق تیار کردہ نظاموں کے ذریعہ ان ممالک کی آزادی کو کچلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ظالم عالمی قوتوں کا عالم اسلام کے وسائل پر قبضہ اور عالم اسلام کو پسماندگی کے دائرہ میں باقی رکھنا اور اس کی پیداوار اور صلاحیتوں کو پورے طور پر نچوڑنا اور چوسنا

﴿۲﴾ سخت حالات میں کام کرنے کا طریقہ کار

عمل طلابی آبادعلاقوں میں پھیلتا ہے، یہ مؤثر سیاسی اور معاشرتی کام ہے، اس کی تحریک میں رکاوٹ ڈالنے، اس کی پیداوار میں کمی لانے اور کبھی کبھار اس کو ختم کرنے والے داخلی اور خارجی سطح پر دشوار حالات سے اس کو واسطہ پڑتا ہے، اسی وجہ سے عمل طلابی کے ذمہ داران کے لیے ان حالات کے آنے سے پہلے ان کا احاطہ کرنا، ان کے منفی نتائج کی تلافی کے لیے مقابلہ کے طریقہ کار کی تعیین، بلکہ طاقت بھر عمل طلابی کے مفاد میں ان کو استعمال کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔

یہاں پر ہم عمل طلابی پر مختلف علاقوں میں آنے والے چند اہم دشوار حالات کو بیان کر رہے ہیں، ہم ہر قسم کے حالات کی تفصیلات بیان کریں گے، اس کی مشکلات و مسائل پر بحث کریں گے، ان حالات میں عمل طلابی کے مقاصد اور اس میں کام کرنے کے وسائل اور اس کے انتظام سے پڑھنے والوں کو مطلع کریں گے۔

۱- پابندیوں کی صورت میں کام کیسے کیا جائے؟

یہ حالات دنیا کے مختلف ملکوں خصوصاً عالم اسلام اور تیسری دنیا کے بعض دوسرے ممالک میں عمل طلابی کو پیش آتے ہیں، ان حالات میں عمل طلابی اور کبھی کبھار اس کے علاوہ دوسرے سیاسی اور فکری اداروں پر پابندی عائد کی جاتی ہے، ان کی آزادی سلب کر دی جاتی ہے اور ان پر سیاسی دباؤ ہوتا ہے، اس وقت عمل طلابی کے اداروں پر بھی پابندیاں عائد کی جاتی ہیں یا کم از کم عملی پہلو سے ان کو معطل کر دیا جاتا ہے، اس کے قائدین کو نظر بند اور کبھی ان کو طویل مدت کے لیے قید کیا جاتا ہے۔

ان حالات میں عمل طلابی کو کئی مشکلات اور مسائل درپیش ہوتے ہیں:

۱۔ عمل طلابی کے اداروں کا فقدان، اس کے نتیجہ میں طلباء کے ساتھ رابطہ میں کمی۔

۲۔ عمل طلابی کے بعض قائدین کی طرف سے سرگرمیوں میں شرکت کرنے سے پہلوتہی اختیار کرنا اور بعضوں کا قید میں ہونا

۳۔ طلباء میں خوف کا عام ہونا، منفی روح اور عدم آہنگی کی فضا کا عام ہونا۔

۴۔ مالی مصادر کے فقدان کی وجہ سے مالی وسائل میں کمی۔

۵۔ عمل طلابی کے مختلف وسائل کا فقدان اور ان حالات میں ان وسائل کو اختیار کرنے میں دشواری (اسفار، کیمپ اور محاضرات)

۶۔ عمل طلابی میں شدت پسندی اور مقابلہ یا گوشہ نشینی کی دعوت دینے والے فکری انحرافات کی موجودگی۔

ان حالات میں دو بنیادی مقاصد پر توجہ دینا ضروری ہے:

۱۔ عمل طلابی پر شدت پسندی اور اخلاقی انارکی کا الزام لگا کر پابندی عائد کرنے کا موقع فراہم نہ کیا جائے۔

۲۔ عمل طلابی کے انجام دہندہ کاموں (ادارے اور وسائل) کی حفاظت اور جن وسائل پر پابندی عائد کی گئی ہے ان کے متبادل وسائل کی تیاری کے ساتھ ساتھ طاقت بھر اپنے اداروں اور وسائل کی حفاظت۔

پابندیوں کی صورت میں کام کیسے کیا جائے؟

- قانون کے زیر سایہ کام کرنا
- طلباء میں ان مسائل کا شعور بیدار کرنا
- طلباء کے حقیقی مسائل پر توجہ
- جذبات ابھارنے والے مسائل سے اجتناب
- مختلف رجحانات کی کوششوں میں ہم آہنگی پیدا کرنا
- ذمہ داران اور تدریسی عملہ کے ساتھ تعلقات میں اضافہ

- طلباء کے مسائل کو واضح (ہائی لائٹ) کرنے کے لیے ذرائع ابلاغ پر توجہ
- عمل طلابی کے متبادل وسائل کی تیاری

ان حالات میں عمل طلابی کی حکمت عملی اور پالیسی مندرجہ ذیل ہوگی:

۱۔ اس مرحلہ میں کاموں میں الاہم فالاہم کی تعیین، اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ طلباء کے اصل مسائل پر توجہ دی جائے، اضافی مسائل کے پیچھے نہ پڑا جائے کیونکہ یہ اکثر اوقات اہم ہونے سے زیادہ جذباتی ہوتے ہیں۔

۲۔ طلباء میں ان کے اپنے مسائل کے بارے میں شعور بیدار کرنا اور ان کے دفاع پر ابھارنا، کوئی مسئلہ کسی خاص گروہ کے ساتھ مخصوص نہ کیا جائے، اگرچہ یہ گروہ عمل طلابی کے ذمہ داران کا ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ قانون اور سرکاری اداروں کے ماتحت کام کرنے کی کوشش

۴۔ جذبات ابھارنے والے مسائل سے حتی الامکان اجتناب، جبکہ یہ مسائل اضافی ہوں۔

۵۔ خصوصاً اس مرحلہ میں عمل طلابی کے مختلف رجحانات کی کوششوں میں اتحاد پیدا کیا جائے کیونکہ اس مرحلہ میں عمل طلابی کا طاقت ور ہونا ضروری ہے۔

۶۔ بہترین رجحانات کے حامل ذمہ داران اور تدریسی عملہ کے ساتھ بہترین تعلقات بنائے جائیں بلکہ مختلف مسائل میں ان سے مشورے لئے جائیں اور ان میں ان کو شریک کیا جائے۔

۷۔ ملکی یا بین الاقوامی دونوں ذرائع ابلاغ کے میدانوں میں آزادیوں پر پابندی اور سیاسی ظلم وزیادتی کے مسائل کو اجاگر کرنے کے لیے تعاون کیا جائے۔

۸۔ عمل طلابی کے متبادل وسائل کی تیاری تاکہ عمل طلابی کے عام اور تقلیدی وسائل پر پابندی کی صورت میں بھی مقاصد کی تکمیل ہو۔

۲۔ مخالف فکری رجحانات کی موجودگی میں کام کرنے کا طریقہ

یہ حالات دنیا کے اکثر ممالک میں پائے جاتے ہیں، جہاں عمل طلابی کو متعدد مخالف فکری رجحانات سے واسطہ پڑتا ہے، اس فکر کے حاملین متعصب ہوتے ہیں، کسی بھی اختلاف کو قبول نہیں کرتے بلکہ ان میں سے بعض رجحانات حکومت اور مضبوط عمل طلابی دونوں کے ساتھ سختی سے پیش آتے ہیں اور اس کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ بعض مرتبہ اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ان حالات میں کئی مشکلات پیش آتی ہیں جن میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اس طرح کے رجحانات کے مقابلہ میں عاملین کی کوششوں، صلاحیتوں اور اوقات کا ضیاع

۲۔ معاشرہ اور طلباء میں عام طور پر عمل طلابی کی شبیہ بگاڑ کر پیش کی جاتی ہے۔

۳۔ عمل طلابی کے بعض افراد کا ''سختی کا مقابلہ سختی اور تعصب کا مقابلہ تعصب'' کے نظریہ کی طرف میلان

۴۔ حکومت یا انتظامیہ عمل طلابی پر مکمل پابندی لگانے کے لیے اس کشمکش سے فائدہ اٹھاتی ہے

ان حالات میں عمل طلابی کو مندرجہ ذیل مقاصد کی تکمیل کرنا ضروری ہے:

- سختی کا مقابلہ سختی سے نہ کیا جائے، بلکہ دلیل کا مقابلہ دلیل سے کیا جائے، اور بہترین نصیحت اور حکمت کے ساتھ اپنے افکار کی دعوت دی جائے۔
- ''اتفاقی امور میں آپس میں تعاون کریں گے اور اختلافی امور میں ایک دوسرے کو معذور سمجھیں گے'' کے اصول کو پختہ کرنے کی کوشش۔
- دشمنوں کو عمل طلابی پر پابندی لگانے کا موقع نہ دیا جائے
- عمل طلابی پر توجہ، نہ کہ بیکار کی باتوں میں الجھا جائے اور طلباء پر توجہ، نہ کہ

معارضین اور مخالفین میں پڑ کر وقت ضائع کیا جائے۔

ان حالات میں عمل طلابی کی پالیسی مندرجہ ذیل ہوتی ہے:

۱۔ حقیقی عمل طلابی پر توجہ دینا، منصوبوں اور پالیسیوں کا نفاذ اور حتی الامکان واقعات کے ردعمل کے طور پر ان میں تبدیلی نہ لانا۔

۲۔ بے حقیقت اور بے حیثیت امور یا اختلافات کی تردید میں زیادہ وقت اور محنت صرف نہ کرنا کیونکہ اس سے ان رجحانات میں زندگی اور قوت پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ اختلافی آداب کی مکمل رعایت کی جائے، چاہے حالات کچھ بھی ہوں اور دوسروں کے کاموں پر توجہ نہ دی جائے۔

۴۔ باتوں کے بدلے کاموں پر توجہ کیونکہ اس سے طلباء میں صحیح رجحانات کو اپنانے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

۵۔ طلباء کی طرف توجہ، کیونکہ یہی عمل طلابی کا حقیقی میدان ہوتے ہیں اور ان ہی کو گفتگو کا محور بنایا جائے اور ان ہی پر سب سے پہلے توجہ دی جائے۔

۶۔ سختی سے حتی الامکان اجتناب کیا جائے، کیونکہ اس سے عمل طلابی کشمکش کا شکار ہو جاتا ہے اور شدت کے دائرہ میں داخل ہو جاتا ہے جس سے بعد میں نکلنا بہت مشکل ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے بہترین نتائج اور فوائد کا فقدان ہو جاتا ہے اور طلباء منحرف ہو جاتے ہیں۔

۷۔ کسی بھی فکری یا تحریکی انحراف کی ابتدائی اثرات کو روکنے کے لیے عمل طلابی کی داخلی صف پر توجہ اور ان رجحانات وافکار میں سے صحیح موقف کے ذریعہ اس کا مقابلہ اور اس کے ساتھ مقابلہ کے طریقہ کار پر توجہ۔

مخالف فکری رجحانات کی موجودگی میں کام کرنے کا طریقہ

- حقیقی عمل طلابی پر توجہ
- بیکار اور اختلافی امور پر عدم توجہ

- گفتگو کے بدلے کام کی انجام دہی پر توجہ
- اختلاف کے آداب کی پابندی
- طلباء اور ان کے مسائل پر توجہ
- تمام حالات میں سختی سے حتی الامکان اجتناب
- عمل طلابی کے داخلی پہلو پر توجہ

۳- پسماندہ معاشروں میں کام کرنے کا اسلوب وطریقہ

یہ حالات تیسری دنیا کے معاشی اور ثقافتی وتہذیبی اعتبار سے پسماندہ اکثر ممالک میں پائے جاتے ہیں، جہاں جہالت ولاعلمی اور امراض عام ہوتے ہیں، تہذیب یافتہ افراد اور داعی حضرات یہاں اپنے تحریکی کاموں میں مشکلات سے دوچار ہوتے ہیں، طلباء میں غیر مہذب اور لادینی عادات وافکار پائے جاتے ہیں، متعدد طلباء منفی امور، دوسروں پر بھروسہ کرنے، علمی تعطل وجمود، انتاجی صلاحیت کی کمی، بلند حوصلگی کا فقدان، حالات کے دھارے میں بہنے اور ہر اجنبی چیز سے مرعوب ہونے جیسے معاشرہ کے مذموم صفات کے رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔

ان حالات میں عمل طلابی کو کئی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ معاشرہ کی پابندیوں اور لایعنی قدروں سے آزاد باشعور قائدین کی کمی

۲۔ طلباء میں جڑ پکڑے ہوئے متعدد عادات وافکار کی تبدیلی میں دشواریاں

۳۔ معاشرہ کو پسماندگی کے دائرہ میں باقی رکھتے ہوئے ان کی پیداوار سے استفادہ کی کوشش کرنے والی متعدد مغربی کمپنیوں کا مقابلہ

۴۔ مالی وسائل کی کمی، عام طور پر فقر وفاقہ ان حالات کے ذمہ دار ہوتے ہیں

ان حالات میں عمل طلابی کو مندرجہ ذیل مقاصد پر توجہ دینا ضروری ہے:

۱۔ معاشرہ کو تہذیبی وثقافتی اعتبار سے بلند کرنے والی سرگرمیوں میں عمل طلابی کی شرکت، کیونکہ طلباء ہی معاشرہ کے سرخیل اور اس میں انقلاب لانے والے قائدین ہوتے ہیں۔

۲۔ امت کے تشخص، اس کے اقدار واخلاق اور دین کی حفاظت اور ثقافتی وتہذیبی ترقی اور مغربی تہذیب کے اخلاقی، فکری اور دینی برائیوں کی منتقلی کے درمیان فرق کیا جائے۔

۳۔ طلباء کے درمیان مثبت امور، پیداوار (پروڈیکٹ) اور بلند حوصلگی کے جذبہ کی اشاعت

ان حالات میں عمل طلابی کی پالیسی مندرجہ ذیل ہوتی ہے:

۱۔ ہماری امت کے تہذیبی اخلاق واقدار کو تھامے رہنے پر توجہ اور طلباء کے درمیان ان کی اشاعت

۲۔ معاشرہ کے مسائل کے تئیں بیداری کی کوشش، اور طلباء کو ان مسائل سے چھٹکارا دلانے کے لیے ان کو حالات میں تبدیلی لانے پر ابھارنا کیونکہ یہی نجات کا راستہ ہے۔

۳۔ ثقافتی منصوبوں اور مشروعات کے ذریعہ معاشرہ کی ثقافتی بلندی وترقی میں عمل طلابی کی شرکت مثلاً: ناخواندگی کو مٹانا، جسمانی صحت سے متعلق شعور کی بیداری، غریبوں میں ضروریات کی تقسیم وغیرہ اور طلباء کو ان کاموں میں شریک کیا جائے۔

۴۔ معاشرہ کی پسماندگی کے اسباب اور ترقی کے وسائل کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے تحقیقات ومقالات تیار کرانے کی کوشش اور معاشرہ کی ترقی وبیداری میں حصہ لینے والی کالجوں میں داخلہ لینے کے لیے طلباء کو آمادہ کرنا۔

۵۔ ترقی اور بیداری میں قائدانہ رول ادا کرنے والے معاشروں کی مثالوں کو اجاگر کرنا اور ان کو کامیابی اور خصوصاً اسلامی معاشروں کی کامیابی کے طریقہ کار کی تحقیق

۶۔ ان معاشروں کے ساتھ تعلقات میں اضافہ کرنا، ان سے بار بار ملاقات کرنا اور ان کے تجربات سے قریب رہ کر مطلع ہونا۔

۷۔ معاشرہ کو ترقی دینے والے میدانوں میں اعلیٰ تعلیم اور باہر سے آنے والے طلباء میں اضافہ کرنا، ان طلباء پر خصوصی توجہ اور ان کے لیے مخصوص ثقافتی اور تربیتی پروگراموں کی تیاری

۸۔ عاملین میں سے علمی تفوق و امتیاز حاصل کرنے والوں اور ممتاز اور بااثر افراد کی ہمت افزائی اور معاشرہ میں بیداری لانے کے لیے ان کا تعاون کرنا

۹۔ غیر ملکی کمپنیوں کے خطرات اور ان کے مقاصد کے بارے میں شعور کی بیداری اور ان کے مقابلہ کا طریقہ کار

۱۰۔ مغربی تہذیب کی دعوت دینے والوں اور اس کی اچھی اور بری دونوں چیزوں کو منتقل کرنے والوں کے بارے میں شعور کی بیداری اور ان کا مقابلہ

پسماندہ معاشروں میں کام کرنے کا اسلوب

- تہذیبی اقدار و اخلاق کی پابندی
- معاشرہ کے مسائل کے بارے میں شعور کی بیداری
- امت کے تہذیبی معیار کو بلند کرنے میں شرکت
- باہر سے آنے والے طلباء اور اعلیٰ تعلیم میں اضافہ
- پسماندگی کے اسباب اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے بارے میں مقالات و تحقیقات تیار کرنے کی طرف افراد کی رہنمائی
- ترقی اور بیداری میں قائدانہ رول ادا کرنے والی مثالوں کو اجاگر کرنا
- علمی تفوق کی ہمت افزائی اور ممتاز افراد پر توجہ
- غیر ملکی کمپنیوں کے خطرات کے تئیں بیداری پیدا کرنا اور ان کا مقابلہ
- مغربی تہذیب کی دعوت دینے والوں کو رسوا کرنا اور ان کی طرف سے پیدا کئے جانے والے شبہات کا جواب اور ان شبہات کی تردید

۴- امت مسلمہ کی اقدار وشمائل اور تہذیب سے متضاد معاشروں میں کام کرنے کا طریقہ

یہ حالات غالباً یورپ، امریکہ اور بعض مشرقی ممالک مثلاً جاپان، چین اور روس جیسے غیر اسلامی ملکوں میں جانے والے طلباء کو پیش آتے ہیں جہاں عمل طلابی میں کام کرنے والوں کو دین، اخلاق وعادات، اقدار وافکار اور تہذیب وغیرہ میں مسلم معاشروں سے بالکل مختلف معاشروں سے واسطہ پڑتا ہے، ان حالات میں کام کرنے اور عمل طلابی کے میدان میں ان کو استعمال کرنے کی ذمہ داری ان پر ہوتی ہے۔

ان حالات میں کئی مشکلات پیش آتی ہیں جن میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ بعض عاملین کو ان معاشروں کے عادات، افکار اور تہذیب کے ساتھ پیش آنے میں دشواری سے واسطہ پڑتا ہے۔

۲۔ متعدد معاشروں کا اسلامی ممالک سے آنے والوں کو قدر کی نگاہوں سے دیکھنا یا معاشرہ کی طرف سے ان سے دوری اختیار کرنا

۳۔ بعض عاملین کی طرف سے ردعمل کے طور پر پوری تہذیب کا انکار

۴۔ بہت سے افراد کا نئے معاشرہ میں ضم ہوجانا اور مکمل طور پر اپنے دین، اخلاق اور عادات واطوار کو چھوڑ کر ان کے رنگ میں رنگ جانا

ان حالات میں عمل طلابی کو مندرجہ ذیل مقاصد پر توجہ دینا ضروری ہے:

۱۔ افراد کو معاشرہ میں ضم ہونے سے روکنا

۲۔ امت مسلمہ اور اسلام کے ثقافتی وتہذیبی پہلو کو اجاگر کرنا

۳۔ مغربی مادی تہذیب کے مفید پہلوؤں کو عالم اسلام میں منتقل کرنا اور مسلم معاشروں کو اس تہذیب کے مفاسد اور نقصانات سے بچانا

ان حالات میں عمل طلابی کی پالیسی مندرجہ ذیل ہوتی ہے:

۱۔ حتی الامکان اخلاق وعادات اوراطوار کے اختلافی میدانوں سے دوری، خصوصاً جب یہ عادات ان معاشروں کی اخلاقیات میں شامل ہوں تو ان کو چھیڑا نہ جائے لیکن بہترین انداز میں نصیحت کرنے اور رائے کے اظہار میں یہ مانع بھی نہ ہوں۔

۲۔ کسی بھی ملک میں آنے والے مسلمان طلباء کے معاشرہ کی تشکیل پر توجہ دی جائے تاکہ ان کو وہاں کے معاشروں سے متاثر ہونے یا وہاں کے معاشرہ کے رنگ میں رنگنے سے بچایا جائے لیکن یہی چیز دوسروں کے ساتھ انسانی دائروں میں اجتماعی و معاشرتی تعلقات قائم کرنے میں رکاوٹ نہ بنے۔

۳۔ امت کے تشخص کے تحفظ کے ساتھ ساتھ اس پر فخر بھی کیا جائے اور دوسروں کے جذبات مجروح کئے بغیر موقع ملنے پر اس کا اظہار بھی کیا جائے۔

۴۔ ان معاشروں میں ہمارے معاشروں اور امت کا بہترین نمونہ پیش کرنا اور ان کو ان ہی اخلاق اور عادات کو اختیار کرنے کی دعوت دینا۔

۵۔ غیر اسلامی اخلاق وعادات کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار خصوصاً اس وقت جب ہمارے معاشروں میں ہی یہ عادات واخلاق پائے جائیں اور ان کے متبادل کی تیاری۔

۶۔ دوسرے معاشروں میں ضم ہونے سے بچانے کے لیے تربیتی اور فکری اداروں کا قیام مثلاً مدارس، کلبس اور ثقافتی کمیٹیاں وغیرہ۔

۷۔ علمی تفوق وامتیاز اور علم میں ترقی کے حصول کی کوشش اور اپنے پاس پہنچی ہوئی سب سے زیادہ نئی چیزوں کی تلاش وجستجو تاکہ مسلم معاشروں میں ان میں سے مفید چیزوں کو منتقل کیا جائے اور ان سے استفادہ کیا جائے۔

۸۔ دوسرے ملکوں میں بھیجے جانے والے طلباء امت کے علمی اور ثقافتی وتہذیبی انقلاب اور بیداری کے سرخیل ہوتے ہیں اور ان ہی پر اس کام کو بہترین طریقہ سے انجام دینے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

امت کے اقدار وشمائل اور تہذیب کے متضاد معاشروں میں کام کرنے کا طریقہ

- اختلافی امور سے اجتناب اور اتفاقی امور میں ترقی
- ان معاشروں میں آنے والے طلباء کے معاشرہ کی تشکیل
- اسلامی تشخص کی حفاظت اور اس پر فخر
- اسلامی معاشروں کے بہترین نمونوں کو پیش کرنا
- ہمارے معاشروں میں موجود غیر اسلامی اخلاق کے بارے میں نصیحت کرنا
- وافدین کی حفاظت کے لیے تربیتی وفکری اداروں کا قیام
- علمی حصول اور علمی تفوق وامتیاز کی کوشش
- امت کی بیداری کے پرچم کو بلند کرنا اور اس کی تہذیبی ترقی کی کوشش

۵- کمزور اور ابتدائی عمل طلابی:

عمل طلابی کو یہ حالات ابتدائی زمانے میں یا اس پر ایک مدت تک جمود طاری رہنے یا میدان عمل سے گریز کے نتیجہ میں پیش آتے ہیں، دشواری ابتداء میں ہوتی ہے اور بعض اوقات بعد میں کامیابی ملتی ہے اور کاموں میں تسلسل پیدا ہوتا ہے۔

ان حالات میں عمل طلابی کو متعدد مشکلات سے واسطہ پڑتا ہے جن میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ عمل طلابی کا جذبہ، اس کے محرکات وعوامل اور اسالیب کا طلباء کے میدان سے غائب ہونے کی وجہ سے طلباء اس سے کٹ جاتے ہیں

۲۔ عمل طلابی کی قیادت کے لیے اہل طلباء کی عدم موجودگی

۳۔ عمل طلابی میں عملی تجربات کی ضرورت

ان حالات میں اس کے مطابق مقاصد کی تیاری ضروری ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ حتی الامکان بنیادی کاموں کو شروع کرنے کی کوشش

۲۔ طلباء میں عمل طلابی کی اہمیت کا شعور بیدار کرنا اور طلباء کی اس میں شمولیت

۳۔ ماضی یا دوسرے علاقوں کے عمل طلابی کے تجربات سے استفادہ

۴۔ فکری، تربیتی اور عملی اعتبار سے صحیح ابتداء

ان حالات میں عمل طلابی کی پالیسی مندرجہ ذیل ہوتی ہے:

۱۔ طلباء میں ذرائع ابلاغ کے ذریعہ عمل طلابی کی اہمیت کا شعور بیدار کرنا مثلاً اپنے معاشرہ کی تعمیر میں ان کی حقیقی نمائندگی اور ان کا رول

۲۔ طلباء کے منتخب اداروں یا تنظیموں کا قیام اور مختلف اداروں میں طلباء کے مناسب اصول وضوابط کی تیاری

۳۔ میعادی اشاعتوں اور محاضرات وغیرہ کے ذریعہ طلباء کے ساتھ بلاواسطہ اور طاقتور ومضبوط تعلقات کی استواری، اس کے ساتھ ساتھ سرگرم عناصر کا انتخاب اور ان عناصر کو عمل طلابی کے مفادات میں لگانا

۴۔ طلباء کی حقیقی نمائندگی اور پورے اخلاص اور سچائی کے ساتھ ان کے مسائل کو اجاگر کرنا، ان کی مشکلات ومسائل پر توجہ اور ان کو حل کرنے کی کوشش۔

۵۔ عمل طلابی کے سابقہ قائدین، اسی طرح مختلف پڑوسی ملکوں کے اور عالمی عمل طلابی کے ذمہ داران سے رابطہ رکھنے کے لیے کمیٹیوں کی تشکیل

۶۔ علمی کاموں یا طلباء کے کاموں میں ممتاز طلباء پر توجہ اور طلباء کی باشعور قیادتوں کی تشکیل کی کوشش

۷۔ عمل طلابی کے بنیادی معاون کے طور پر ابتدائی تعلیمی مراحل ثانویہ اور متوسطہ میں اس پر توجہ

۸۔ تجربات سے مطلع ہونے کے لیے خارجی سیمناروں میں حتی الامکان شرکت

۹۔ طلباء کی جماعتوں کے معاونین کی حیثیت سے معاشرہ کے مختلف اداروں مسجد، کلب اور ادبی، ورزشی اور ثقافتی اداروں، سیاسی جماعتوں وغیرہ پر توجہ

کمزور ابتدائی عمل طلابی

- طلباء میں عمل طلابی کی اہمیت کے شعور کی بیداری
- طلباء کی حقیقی نمائندگی اور ان کے مسائل کو اجاگر کرنا
- طلباء کے اداروں کا قیام اور اس میں شرکت کرنے والوں میں اضافہ
- طلباء کے ساتھ مضبوط دائمی تعلقات
- علاقائی اور عالمی عمل طلابی کے قائدین کے ساتھ تعلقات
- ثانویہ اور اس سے پہلے کے مراحل میں عمل طلابی پر توجہ
- عمل طلابی کے معاونین کی حیثیت سے معاشرہ کے اداروں پر توجہ

۶۔ داخلی اختلافات اور اندرونی خلفشار

یہ عمل طلابی کی اندرونی بڑی رکاوٹوں میں سے ایک ہے، اس سے تحریک کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس کی پیداوار میں کمی ہوتی ہے، اگر اس کا تدارک اور مقابلہ نہ کیا جائے تو اس کے نتیجہ میں تحریک ختم ہو جاتی ہے، عام طور پر یہ خلفشار ایک دوسرے کی رائے کا احترام نہ کرنے اور اختلاف کے آداب کی رعایت نہ کرنے کی عاملین میں صلاحیت نہ ہونے کی صورت میں ذاتی اختلافات یا بعض شدید فکری اختلافات اور افکار کو اپنانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، اسی طرح ان جھگڑوں کا سبب کاموں میں اخلاص کا نہ ہونا، ذاتی مفادات میں اضافہ، اپنی رائے پر ضد، عمل طلابی کے مفادات کی رعایت نہ رکھنا اور ذاتی یا قبائلی یا مسلکی مفادات پر عمل طلابی کے مفادات کو فوقیت نہ دینا ہے۔

ان حالات کی سنگینی کی وجہ سے متعدد مشکلات اور سخت منفی مسائل پیش آتے

ہیں ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ طلباء کی عمل طلابی سے کنارہ کشی کیونکہ ان حالات میں طلباء کی صحیح نمائندگی کرنے والا کوئی رجحان نہیں پایا جاتا

۲۔ صحیح عمل طلابی کے نہ ہونے کی وجہ سے اخلاقی یا فکری طور پر منحرف رجحانات کا وجود

۳۔ اندرونی خلفشار سے دشمنوں کا ذرائع ابلاغ کے میدان میں فائدہ اٹھانا اور عمل طلابی کی صورت کو مسخ کرنا

۴۔ عمل طلابی کے اداروں کو کالعدم کرنے یا اس کے اصولوں میں تبدیلی یا قائدین کی نظر بندی کے ذریعہ اختلافات کو سبب بنا کر عمل طلابی پر پابندی عائد کرنا

۵۔ حقیقی عمل طلابی کی عدم موجودگی، ہر فریق اپنے دفاع یا دوسرے فریق پر حملے ہی میں مشغول رہتا ہے۔

ان حالات میں عمل طلابی کو دو مقاصد پر توجہ دینا ضروری ہے:

۱۔ نئے خلفشار کو روک کر اور موجودہ خلفشار پر قابو پا کر داخلی صف کی حفاظت

۲۔ عمل طلابی کی حفاظت اور اس کی رسوائی اور اس پر پابندی سے بچاؤ، اس کی پیداوار کی حفاظت اور طلباء سے رابطہ

ان حالات میں عمل طلابی کی پالیسی مندرجہ ذیل ہوتی ہے:

۱۔ صحیح عمل طلابی پر توجہ، طلباء پر توجہ اور جھگڑوں اور اختلافات کے چکر میں نہ پڑ کر ہمیشہ انتاج پر توجہ اور ہمیشہ طلباء سے رابطہ کرنے کی کوشش

۲۔ اختلافات کی اصل وجوہات کی تحقیق، ان کو ختم کرنے کی کوشش اور اختلافات کے جڑ پکڑنے سے پہلے ان کا علاج

۳۔ بنیادی اتفاقی نکات پر توجہ مرکوز کرنا، یہ نکات بہت سے ہو سکتے ہیں، حتی الامکان اختلافی مسائل سے دوری، اختلاف کے آداب کی رعایت، اتحاد پیدا کرنے اور اختلافات کو دور کرنے کی کوشش

۴۔ دوسروں کے افکار ونظریات کو قبول کرنے اور اختلاف کے آداب کو سیکھنے کی طلباء کو تربیت دینا اور اس کا شعور بیدار کرنا

۵۔ صحیح کام کرنے اور اختلاف کے ہونے کے درمیان فرق کرنا اور ان دونوں کو نہ ملانا

۶۔ اختلاف کی صورت میں لوگوں میں مقبول شخصیت یا اداروں کو بحیثیت حکم تعیین کرنے کی کوشش یا ایسے اصول وضوابط کی تعیین جن سے اختلافات حل کئے جاسکتے ہوں

۷۔ ہمیشہ بڑے مسائل پر توجہ کیونکہ اس سے عاملین کم اہمیت والے مسائل پر غور وخوض کرنے سے بے نیاز ہوجاتے ہیں

اندرونی خلفشار

- حقیقی عمل طلابی اور طلباء پر توجہ
- اتفاقی نکات پر توجہ اور اختلافی نکات سے اجتناب
- اختلافات کی اصل وجوہات کی تحقیق اور ان کے جڑ پکڑنے سے پہلے ان کا علاج
- اختلاف اور بحث ومباحثہ اور مناقشہ کے آداب کی رعایت
- دوسروں کے افکار ونظریات کو قبول کرنے کی طلباء کو تربیت دینا
- کام کرنے اور رائے میں اختلاف ہونے کے درمیان تعلق کا نہ ہونا
- اختلافات کی صورت میں کسی حکم کی تعیین
- ہمیشہ صف میں اتحاد پیدا کرنے والے بڑے مسائل پر توجہ

۷۔ عمل طلابی کا سمٹ جانا

کبھی عمل طلابی سمٹ جاتا ہے، اپنی ذات تک محدود رہتا ہے اور دوسروں سے رابطہ نہیں رکھتا، اس کے دو اسباب ہیں:

۱۔ اندرونی: یہ حالات عمل طلابی کے موجودہ کاموں پر عاملین کی قناعت اور اپنے کاموں میں ترقی لانے کے لیے دوسروں کے تجربات سے استفادہ نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

۲۔ خارجی: ان حالات میں عمل طلابی کا دخل نہیں ہوتا، اس سے عمل طلابی کے تسلسل میں رکاوٹ آتی ہے۔

۱۔ امن وامان کی رکاوٹ: عمل طلابی پر دباؤ اور پابندی

۲۔ مکانی رکاوٹ: عمل طلابی کا دور دراز علاقوں میں پایا جانا جہاں رابطہ کرنا مشکل ہوتا ہے

عمل طلابی کے سمٹ جانے کی وجہ سے بہت سے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ مقاصد ومنصوبوں کا محدود ہونا، اپنی ذات تک محدود رہنا اور ترقی نہ کرنا

۲۔ صرف تصورات وخیالات اور افکار میں امت کے مسائل کا رہنا، اس سے امت کی طرف نسبت میں کمزوری پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ نئے وسائل اور اسالیب سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے عمل طلابی میں ترقی کا نہ ہونا

۴۔ وسیع پیمانہ پر عمل طلابی کے خارجی تعلقات کا فقدان، اس کو فائدہ نہ پہنچانے والی چیزوں میں ترقی ہونے سے عمل طلابی پر اس کا اثر پڑتا ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں باہر عمل طلابی کی مدافعت اور تعاون کرنے والے اس کو کسی صورت میں بھی مل نہیں پاتے

ان حالات میں عمل طلابی کی پالیسی مندرجہ ذیل ہوتی ہے:

۱۔ دوسروں کے ساتھ تعلقات کو فروغ دینا، اس کی ابتداء ذرائع ابلاغ کے میدان سے ہونی چاہئے، رسائل ومجلات اور میعادی نشریات کی امت کے پسماندہ علاقوں میں نشر واشاعت

۲۔ حتی الامکان خارجی سیمناروں میں شرکت اور وہاں کے عمل طلابی کی نمائندگی

۳۔ خارجی عمل طلابی کے قائدین کو ترقی یافتہ ممالک میں سیمناروں میں یا صرف زیارت کے لیے اور عمل طلابی کے تجربات سے مطلع ہونے اور ان کے تجزیہ کو قبول کرنے کے لیے دعوت دی جائے

۴۔ مختلف ممالک میں کامیاب تجربات کی منتقلی اور ان کا نفاذ

۵۔ عمل طلابی کے مختلف میدانوں میں تجربات کے تبادلہ کے لیے دائمی رابطہ رکھنے والی کمیٹیوں کی تشکیل

۶۔ علاقائی اور عالمی اداروں میں شرکت اور ان کے ساتھ سرگرم ہم آہنگی

۷۔ رابطہ، تجربات کے تبادلہ اور اصول ومبادی میں اتحاد پیدا کرنے والے وسائل میں سے ایک وسیلہ کے طور پر تربیت پر زور

۸- خوشحال معاشروں میں عمل طلابی کا طریقہ

یہ حالات عام طور پر متعدد مغربی ممالک اور بعض مالدار اسلامی ممالک میں پائے جاتے ہیں جہاں معاشرہ میں مادی معیار کی بلندی کی وجہ سے معاشرہ کے افراد میں زیادہ خوشحالی سے عمل طلابی کو واسطہ پڑتا ہے، بنیادی اور اضافی ضروریات تقریباً تمام افراد کو مہیا ہوتی ہیں، اکثر طلباء کو من پسند چیزوں کے حصول میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور گھر والوں کی طرف سے نگرانی بھی کم ہوتی ہے، والدین اپنے کام میں مشغول رہتے ہیں یا خوشحالی میں مست ہوتے ہیں، ان کو اپنی اولاد کی فکر بہت کم ہوتی ہے۔

عمل طلابی کا سمٹ جانا

- مختلف وسائل کے ذریعہ دوسروں کے ساتھ تعلقات بڑھانا
- خارجی سیمناروں میں شرکت اور وہاں کے عمل طلابی کی نمائندگی

- ترقی یافتہ ممالک میں عمل طلابی کے قائدین کو مدعو کرنا
- کامیاب تجربات کی منتقلی اور ان کا نفاذ
- تعلقات میں سرگرمی لانے کے لیے دائمی رابطہ رکھنے والی کمیٹیوں کی تشکیل
- طلباء کے علاقائی اور عالمی اداروں میں شرکت
- رابطہ کے سرگرم وسیلہ کے طور پر تربیت پر توجہ

ان حالات کے نتیجہ میں آنے والی اہم مشکلات:

۱۔ طلباء میں سنجیدگی کی کمی، راحت اور خوشحالی کی طرف شدید میلان اور سنجیدہ عمل طلابی سے دوری

۲۔ عیش وطرب اور خوشحالی کی وجہ سے اور نگرانی کے نہ ہونے کی وجہ سے اخلاقی بگاڑ کا پھیلاؤ

۳۔ کسی چیلنج کے نہ ہونے کی وجہ سے عمل طلابی میں کوتاہی، روٹین اور کمزوری ہوتی ہے بلکہ کبھی کبھار اس کا ہی خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۴۔ پختہ، پاکدامن، سنجیدہ انتاجی صلاحیت رکھنے والی شخصیت کے طور پر طالب علم کی تربیت میں دشواری

۵۔ علاقائیت اور نسل پرستی کا ظہور اور امت کے مسائل اور مطالبوں کو محسوس کرنے میں کمی

ان حالات میں عمل طلابی کی پالیسی مندرجہ ذیل ہوتی ہے:

۱۔ معاشرہ اور طلباء کے بلند مادی وسائل سے عمل طلابی کو آگے بڑھانے اور اس کے لیے مالی تعاون حاصل کرنے کی کوشش

۲۔ اس طرح کے معاشرہ میں طلباء کے لیے جاذب نظر اور مائل کرنے والے وسائل پر اس طور پر توجہ کہ عمل طلابی کے وسائل مفید اور بامقصد ہونے کے ساتھ ساتھ

آرام دہ اور تفریحی ہوں۔

۳۔ معاشرہ کے مسائل پر طلباء کی توجہ کے معیار کو بلند کرنے کے لیے وسیع المیعاد پروگرام کی تیاری، اس میں ذاتی خوشحالی سے لیکر ذاتی مستقبل اور فردی مسائل پر توجہ پھر معاشرہ کے مسائل پر توجہ، اس کے بعد ملک اور ملت پر توجہ

۴۔ خصوصاً طلباء اور عمل طلابی سے منسلک افراد پر تربیتی اعتبار سے توجہ، اس کے ساتھ ساتھ سنجیدگی اور تواضع پیدا کرنے والے پروگراموں اور امت کے مسائل پر توجہ

۵۔ طلباء کے معاشرہ اور عام معاشرہ میں اخلاقی بگاڑ کی تمام قسموں اور شکلوں سے جنگ، اخلاقی بگاڑ کے خلاف برسر پیکار سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کے ساتھ تعاون اور اچھے اخلاق کو عام کرنے کی کوشش

۶۔ عالمی عمل طلابی کے ساتھ دائمی رابطہ، طلباء کے علاقائی اور عالمی مسائل پر توجہ اور امت کے مسائل کی ذمہ داری اپنے ذمہ لینا اور ان کا دفاع

خوشحال معاشروں میں عمل طلابی کا طریقہ کار

- عمل طلابی کے فائدہ کے لیے بلند مادی وسائل سے استفادہ
- عمل طلابی کا مائل کرنے والے وسائل پر توجہ دینا
- طلباء کے معاشرہ کے مسائل پر توجہ دینے میں اضافہ کرنے کے لیے پروگرام کی تیاری
- تربیتی پہلو اور بلند معانی پر توجہ
- طلباء اور معاشرہ کے اخلاقی بگاڑ سے جنگ
- عالمی عمل طلابی کے ساتھ دائمی رابطہ

۹- اخلاقی اعتبار سے گرے ہوئے معاشرہ میں عمل طلابی کا طریقہ کار

اخلاقی اعتبار سے گرے ہوئے معاشرے عالم اسلام اور تیسری دنیا کے ممالک میں پھیل رہے ہیں بلکہ زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اخلاقی گراوٹ کی بیماری مغربی اور مشرقی معاشروں میں یکساں طور پر منتقل ہورہی ہے، اس کے نتیجہ میں منفی اثرات طلباء پر پڑرہے ہیں اور معاشرہ کی بیماری طلباء کو بھی لگ رہی ہے، اگر طلباء کے معاشرہ میں اخلاقی گراوٹ کا تدارک نہیں کیا گیا تو اس کے مزید برے اثرات پورے معاشرہ میں پھیل جائیں گے، اگر طلباء کے معاشرہ میں ان کا تدارک کیا گیا تو یقیناً معاشرہ میں ان کے حل کی صحیح ابتداء ہوگی، اور طلباء ہمیشہ کی طرح معاشرہ میں مثبت اور سنجیدہ اور انتاجی صلاحیت رکھنے والے سرخیل کا رول ادا کریں گے۔

منفی اثرات کے کئی اسباب ہوسکتے ہیں، ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ سخت سیاسی دباؤ، آزادی کا نہ ہونا، ڈکٹیٹرشپ کا عام ہونا، مہذب معاشرہ کے اراکین اور معاشرہ کے شورائی اور جمہوری اداروں میں انتشار، سیاسی پابندی جتنی مدت تک رہے گی معاشرہ میں منفی اثرات کا مسئلہ جڑ پکڑتا جائے گا اور اس کی پیچیدگی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

۲۔ اقتصادی حالات: اقتصادی اعتبار سے کمزور ممالک میں غریبی عام ہوتی ہے اور لوگ زندگی گزارنے کے لیے معاش کی تلاش میں ہی لگے رہتے ہیں، اس کے نتیجہ میں منفی اثرات پھیل جاتے ہیں اور ہر انسان اپنے ذاتی اور اپنے خاندان کے مسائل میں الجھا رہتا ہے، اقتصادی اعتبار سے مضبوط ممالک میں لوگ پیداوار بڑھانے، مال جمع کرنے اور صرف اپنے معاشی حالات کو سدھارنے میں مشغول رہتے ہیں اور خالی اوقات میں راحت، تفریح اور خوشحالی میں مست رہتے ہیں، اس کی وجہ سے اگر ان کی

ذاتی زندگی میں مسائل نہ آئیں تو عام مسائل پر بہت کم توجہ ہوتی ہے۔

۳۔ طلباء کے میدان میں یا سیاسی یا اقتصادی یا معاشرتی زندگی میں ناکام تجربات کو بار بار دہرانا۔

ان حالات میں عمل طلابی کی پالیسی مندرجہ ذیل ہوتی ہے:

۱۔ عمل طلابی کے کام کرنے والوں کے سرخیل گروپ میں اثباتی روح کو عام کرنے پر توجہ، مثبت اقدار اور مستقبل کی امیدوں کو عام کرنے، بہترین تبدیلی لانے کے لیے کوششوں کی ضرورت اور اس کے علاوہ دوسرے اہم اقدار کی نشر واشاعت کے لیے وسیع المیعاد تربیتی پروگرام کی تیاری کے ذریعہ یہ کام کیا جاتا ہے۔

۲۔ خصوصاً عمل طلابی اور عموماً معاشرہ کے اداروں کے کامیاب پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش، کامیابی میں تسلسل کی کوشش اور ناکامی سے بچاؤ کی فکر۔

۳۔ سیاسی پابندیوں کا مقابلہ اور عام آزادیوں کو بحال کرنے کی کوشش اور اس سلسلہ میں معاشرہ کے جمہوری اداروں کے ساتھ تعاون اور آزادی وشوری کے لیے حکومت کے ذمہ داران کے اطمینان میں اضافہ کرنے کے لیے حکومت کے ساتھ مسلسل تبادلہ خیالات

۴۔ مثبت امور کو واضح کرنے، کامیاب پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرنے اور امیدوں کو عام کرنے کے لیے طلباء کے معاشرہ اور حکومت کے میڈیائی اداروں میں ذرائع ابلاغ کے پہلوؤں پر توجہ دینا

۵۔ عالمی عمل طلابی کے ساتھ رابطہ، کامیاب تجربات کی منتقلی اور ان تجربات کو قابل تقلید نمونوں کے طور پر اجاگر کرنا

۶۔ معاشی اعتبار سے معاشرہ کو ترقی دینے کی کوشش، علمی تفوق وامتیاز حاصل کرنے کے لیے طلباء کا تعاون، کام کے مناسب موقعوں کی تلاش اور کامیاب اقتصادی اداروں کا قیام۔

منفی اثرات کے حامل معاشروں میں عمل طلابی

- عاملین کے سرخیل گروہ میں مثبت روح کو عام کرنے پر توجہ
- عمل طلابی کے کامیاب پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش
- سیاسی پابندیوں کا مقابلہ اور آزادیوں کو بحال کرنے کی کوشش
- میڈیا پر توجہ اور مثبت امور کو اجاگر کرنا ☆ معاشرہ کو ترقی دینے کی کوشش
- کامیاب تجربات کی منتقلی کے لیے عالمی عمل طلابی سے رابطہ

۱۰- مالی وسائل کی کمی

یہ بہت سے ممالک میں عمل طلابی کو درپیش مشکلات میں سے ایک ہے، مالی وسائل میں کمی کے دو معیار ہیں:

۱۔ عمل طلابی میں: عمل طلابی کے مالی وسائل میں کمی ہوتی ہے اور اس کی زائد ضرورتوں کو یہ وسائل پورا نہیں کر سکتے، اس کا سبب معاشرہ میں غربت کا عام ہونا اور عمل طلابی کے لیے ضروری مالی وسائل کی عدم فراہمی ہے۔

۲۔ طلباء میں انفرادی طور پر: جب غریبی عام ہوتی ہے اور طالب علم اپنی بنیادی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتا تو اس کے اثرات اس کی درسی صلاحیت اور اس کے نتیجہ میں عمل طلابی پر پڑتے ہیں۔

ان حالات کی وجہ سے متعدد مشکلات پیدا ہوتی ہیں ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ عمل طلابی میں کمزوری، اس کے بہت سے اداروں کا کھوکھلا پن، اس کے بہت سے وسائل کا نہ پایا جانا اور اس کے منصوبوں و پالیسیوں کی ناکامی

۲۔ عمل طلابی کے نظریات، مقاصد اور منصوبوں پر بعض مالدار افراد کا قبضہ

اور بعض مرتبہ عمل طلابی کا صحیح راستہ سے بھٹک جانا

۳۔ طلباء اور عمل طلابی کے میدان میں کام کرنے والوں میں بھی منفی اثرات کا عام ہونا

ان حالات میں عمل طلابی کی پالیسی مندرجہ ذیل ہوتی ہے:

۱۔ طلباء کے سرکاری اداروں کے ذریعہ کام کرنا:

مثلاً طلباء کی انجمنوں، طلباء کے سیاسی گروپ اور اس کے علاوہ دوسرے اداروں (جن کے لیے حکومت اور یونیورسٹی کی انتظامیہ ایک مخصوص بجٹ متعین کرتی ہے) سے عمل طلابی مالی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اسی طرح معاشرہ کے دوسرے اداروں مثلاً کلبس، خیراتی اداروں اور سیاسی پارٹیوں میں نوجوانوں کی شاخوں وغیرہ کے ذریعہ بھی عمل طلابی کا کام کیا جاسکتا ہے

۲- ذاتی مالی وسائل:

◄ طلباء کی طرف سے وصول کئے جانے والے چندے چاہے اس کی مقدار بہت کم ہی کیوں نہ ہو، یہ چندے میعادی یا موسمی اعتبار سے یا طلباء کے پروگراموں کے لیے اکھٹے کئے جائیں۔

◄ محدود پیمانہ پر تجارتی منصوبوں کی تیاری جن سے کچھ نفع مل سکے مثلاً:

۱۔ ڈائریوں کی اشاعت اور اس کی کم قیمت پر فروخت

۲۔ قدیم کتابوں کی فروخت ۳۔ علمی یا ثقافتی کتاب میلہ

۴۔ محاضرات اور دروس کے آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کی فروخت

اس کے علاوہ دوسرے قابل نفاذ نئے پروجیکٹ بھی ہو سکتے ہیں۔

۳- چندہ اکھٹا کرنا:

طلباء کے منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور ان منصوبوں کو مالیات فراہم کرنے کے لیے افراد اور طلباء کے عام اداروں سے چندہ اکٹھا کرنے کا منصوبہ بنایا جائے۔

٤۔ طلباء کی بنیادی ضرورتوں کی فراہمی:

یونیورسٹی کی انتظامیہ اور حکومتی و معاشرتی اداروں کے تعاون سے یہ کام کیا جاتا ہے مثلاً:

- یونیورسٹی کی کتابوں کا انتظام اور اس کی قیمت کی اپنی طرف سے ادائیگی
- غیر مستطیع طلباء کے لیے یونیورسٹی میں ہوسٹل کا انتظام
- یونیورسٹی سے لانے لیجانے کے لیے سواریوں کا انتظام

۵۔ محتاج طلباء کا تعاون :

اس کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں:

- ان طلباء کے حالات کی تحقیق اور ان کے تعاون کے لیے یونیورسٹی کی معاشرتی کمیٹیوں کو سرگرم کرنا
- ان طلباء کی فراغت تک ان کی مادی اعتبار سے سرپرستی کے لیے خیراتی اداروں اور مخیّر حضرات سے رابطہ
- چھوٹے تجارتی منصوبے بنائے جائیں اور کمائی کے مناسب ذرائع فراہم کرنے کے لیے طلباء کو ان میں شریک کیا جائے

مالی وسائل کی کمی

- طلباء کے سرکاری اداروں کے ذریعہ کام انجام دینا
- ذاتی مالی وسائل کی تیاری
- چندہ کرنا
- طلباء کی بنیادی ضرورتوں کی فراہمی
- محتاج طلباء کا تعاون

آخری بات:

قوموں کی زندگی میں عمل طلابی کی اہمیت اور بہترین تبدیلی لانے میں اس کے قائدانہ رول کو دیکھتے ہوئے عمل طلابی کو ہمارے بیان کردہ دشوار حالات سے زیادہ سخت حالات سے ماضی میں بھی واسطہ پڑا ہے، اب بھی پڑ رہا ہے اور مستقبل میں بھی پڑتا رہے

گا، لیکن ان حالات کے باوجود عمل طلابی کے ذمہ داران اور عاملین کے لیے ضروری ہے کہ شجاعت، بہادری اور اقدام کے صفات سے آراستہ ہوں اور ان کے دلوں میں مایوسی اور ارادوں میں کمزوری کا گزر نہ ہونے پائے کیونکہ یہی کامیابی کی کنجی ہے اور اس میں ترقی کی ضمانت اور گیارنٹی ہے، ان کو ہمیشہ زندگی کے اصول اور ماضی قریب و بعید کے تاریخی اصول پر نظر رکھنی چاہئے تاکہ ان کو یقین ہوجائے کہ حق ہمیشہ باقی رہتا ہے اور باطل ختم ہوجاتا ہے، اگر یہ لوگ اللہ سے مدد مانگتے رہیں اور صبر کریں اور ثابت قدم رہیں تو عمل طلابی بھی قائم رہیگا چاہے حالات جیسے بھی آئیں اور جیسی بھی مشکلات سے سامنا ہو اور خدا کے فضل و کرم سے بہترین نتائج نکلیں گے۔

عمل طلابی بہادرانہ، صابرانہ اور اقدامی عمل ہے، بغیر مایوس ہوئے اور کمزور پڑے چیلنج کو قبول کرکے اور ایجاد و اختراع کے ذریعہ آزمائشوں کا مقابلہ کرتا ہے بلکہ عمل طلابی ہمیشہ ترقی کے ساتھ قائم رہتا ہے، چاہے حالات کچھ بھی ہوں

﴿۳﴾ نسلوں میں تسلسل

نسلوں کے تسلسل کے مسئلہ کا شمار عمل طلابی کی اہم مشکلات اور اس پر اثر انداز ہونے والے اہم امور میں ہوتا ہے، عام طور پر کسی ایک یا ایک سے زائد اسباب کی وجہ سے نسلوں کے درمیان تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں یا کمزور پڑتے ہیں، اس کے نتیجہ میں پہلے والی نسل فارغ ہو کر دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل جاتی ہے اور نئی نسل اپنے کاموں کی ابتداء سابقین کے ابتدائی کاموں سے کرتی ہے، پہلے والوں کو پیش آئی ہوئی مشکلات بعد والوں کو بھی پیش آتی ہیں اور پرانی غلطیاں دہرائی جاتی ہیں اور پہلے والے مواقع گنوائے جاتے ہیں اور پہلوں پر آئی ہوئی مشکلات کو پھر برداشت کیا جاتا ہے یا اس سے زیادہ سخت مشکلات سے ان کو واسطہ پڑتا ہے۔

اس کے اسباب:

تجربات کی منتقلی میں دشواری کا مسئلہ متعدد اسباب کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جن میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ عمل طلابی میں کام کرنے والوں کا اپنے بعد والوں میں اپنے تجربات کو منتقل کرنے پر توجہ نہ دینا

۲۔ صرف کاموں کی ادائیگی اور کامیابی پر توجہ اور دوسروں کو ان کاموں کی تربیت دینے اور نئی جماعتوں کی تشکیل پر توجہ نہ دینا

۳۔ قیادت میں دوسری صف کی تیاری پر توجہ نہ دینا یا ذمہ داران اور قائدین کے نائبین بنانے پر عدم توجہ

۴۔ ریکارڈنگ اور تدوین پر عدم توجہ: تجربات و مشکلات اور ان کے حلول

وغیرہ کا ریکارڈ نہ رکھا جائے۔

۵۔ دشوار خارجی حالات کا پایا جانا جس سے کام منقطع ہو جاتا ہے اور قدیم اور جدید نسلوں کے درمیان تعلقات بھی منقطع ہو جاتے ہیں۔

۶۔ طلباء کے قائدین کی بڑی تعداد کا دوسرے ممالک کا سفر کرنا اور فراغت کے بعد عمل طلابی سے رابطہ نہ رکھنا

۷۔ تدریسی عملہ کے اراکین کے طور پر تعیین کئے گئے طلباء کے سرگرم افراد میں کمی اور ان کی طرف سے عمل طلابی سے رابطہ رکھنے میں کوتاہی

آنے والی نسلوں میں رابطہ

- آنے والی نسلوں کے لیے تجربات کی منتقلی پر کم توجہ
- نوجوان قائدین اور جماعتوں کی تربیت پر عدم توجہ
- تجربات، مشکلات اور ان کے حلول کا ریکارڈ نہ رکھا جائے
- تدریسی عملہ میں سرگرم طلباء کی کمی

تجربات کی منتقلی اور نسلوں کے درمیان رابطہ بنائے رکھنے کا منصوبہ:

اگر ہم اس مسئلہ کی سنگینی اور اس کے مرتب ہونے والے عواقب ونتائج کا جائزہ لیں تو ہمارے لئے مکمل پروگرام کے طور پر بعض اصول متعین کئے بغیر چارہ نہیں، کیونکہ اس کے ذریعہ ہم نسلوں کے درمیان تجربات کا تبادلہ کر سکتے ہیں، ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ علاقائی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے عمل طلابی کے ذمہ داران کا مسئلہ پر توجہ دینا اور اس کی تحقیق، اس کے عملی منصوبہ کی تیاری، اس کا نفاذ اور اس کے نتائج کا جائزہ

۲۔ ریکارڈنگ اور تدوین پر توجہ، عمل طلابی اس موضوع پر تحقیقی مقالات تیار کرتا ہے، تجربات کی ریکارڈنگ اور مشکلات و مسائل کی تحقیق کرتا ہے، اس کے اسباب، اثرات اور حلوں کو لکھتا ہے اور آنے والی تمام نسلوں تک پہنچنے کے قابل اشاعتوں کی شکل میں ان تمام امور کی اشاعت کی کوشش کرتا ہے

۳۔ تجربات کو حاصل کرنے اور نشیط و سرگرم طلباء کو تدریسی عملہ میں جگہ دلانے کے لیے راہ ہموار کرنے اور مستقبل کے عمل طلابی پر ان کو نگران بنانے کے لیے علمی امتیاز کی ہمت افزائی کرنا اور علمی اعتبار سے ممتاز طلباء کو سرگرم عمل طلابی میں شریک کرنا

۴۔ طلباء کے تمام قائدین یا بعض کو فراغت کے بعد جمع کر کے عمل طلابی کی نگران کمیٹی کی تشکیل اور نئی جماعتوں کے ساتھ ان کے رابطوں کو مستحکم بنانا۔

۵۔ عمل طلابی کو منقطع کرنے والے اور اس کی نسلوں کے درمیان تعلقات توڑنے والے خارجی حالات کا اندازہ، ان کی تحقیق اور ان حالات کے مقابلے کے لیے منصوبوں کی تیاری

۶۔ بنیادی اصولوں پر عمل طلابی کے قیام کی اس طور پر کوشش کہ عمل طلابی کے تسلیم شدہ قوانین واصول پر کاربند سرگرم ادارے پائے جائیں جو محقق، لکھے ہوئے اور مجرب منصوبوں کے مطابق کام کریں

۷۔ عمل طلابی کا ہر قائد ابتدائی درسی سالوں کے طلباء ہی میں سے اپنا کوئی نائب مقرر کرے اور ان کو ٹریننگ دے اور اپنے تجربات ان میں منتقل کرے۔

۸۔ عمل طلابی کی تمام جماعتوں خصوصاً ابتدائی سالوں کے طلباء کو منصوبہ بندی، نفاذ اور عمل طلابی کے تمام کاموں کی نگرانی میں شامل رکھنے، اسی طرح ان کو تمام اداروں میں شریک کرنے کے ساتھ ساتھ ان اداروں میں ان طلباء کے رول میں تدریجی اضافہ کی کوشش

۹۔ تجربات کی منتقلی کے وسائل میں سے ایک وسیلہ کے طور پر تربیت پر توجہ،

تاکہ سابقہ اور موجودہ عمل طلابی میں موجود افراد کے تعاون سے نئی جماعتوں کو عمل طلابی کے فنون کی تربیت دی جائے۔

نسلوں میں رابطہ کا منصوبہ

۱۔ مسئلہ پر توجہ اور اس کی تحقیق، اس کے لیے منصوبہ بندی اور اس کا نفاذ
۲۔ تمام تجربات اور مشکلات اور ان حلوں کی تدوین اور ریکارڈنگ پر توجہ
۳۔ عاملین میں سے درسی امتیاز وتفوق رکھنے والوں کی تدریسی عملہ میں شامل کرنے کے لیے ہمت افزائی
۴۔ عمل طلابی کی نگرانی کے لیے طلباء کے بعض قائدین کو فراغت کے بعد جمع کرنا
۵۔ عمل طلابی کو منقطع کرنے والے خارجی حالات کا اندازہ اور ان کا مقابلہ
۶۔ بنیادی اصولوں پر عمل طلابی کو قائم کرنے کی کوشش
۷۔ عمل طلابی کی ہر قیادت کے مناسب نائب کی تشکیل اور اس کی تربیت
۸۔ پہلے سالوں ہی میں طلباء کو منصوبہ بندی، نفاذ اور نگرانی کے کاموں میں شامل کرنا
۹۔ قائدین کی تیاری اور تجربات کی منتقلی کے اہم وسیلہ کے طور پر تربیت پر توجہ

خلاصہ کلام

مستقبل کے چیلنجز

۱۔ تحریک کو درپیش چیلنجز

- شخصی چیلنجز
- اندرونی خلفشار
- معاشرتی چیلنجز
- سیاسی چیلنجز
- عالمی چیلنجز

۲۔ دشوار حالات میں کام کرنے کا طریقہ واسلوب

- پابندی کے حالات میں کام کرنے کا طریقہ
- مخالف فکری رجحانات کی موجودگی میں کام کرنے کا طریقہ
- پسماندہ سوسائیٹیوں میں کام کرنے کا طریقہ
- امت کی بنیادی قدروں سے متضاد معاشروں میں کام کرنے کا طریقہ
- کمزور ابتدائی عمل طلابی
- اندرونی خلفشار
- عمل طلابی کا سمٹ جانا
- خوشحال معاشروں میں کام کرنے کا طریقہ
- منفی اثرات کے حامل معاشروں میں کام کرنے کا طریقہ
- مالی وسائل کی کمی میں کام کرنے کا طریقہ

۳۔ نسلوں کے درمیان رابطہ اور تسلسل

تیرھویں فصل

عمل طلابی کے کامیاب تجربات

عمل طلابی کا کام کرنے والا اور اس سے واقفیت رکھنے والا اچھی طرح جانتا ہے کہ حجم کے اعتبار سے چھوٹے اور وسائل وصلاحیتوں کے اعتبار سے اس عظیم معاشرہ پر منفی اثرات ڈالنے اور اس کے بلند مقاصد سے اس کو منحرف کرنے کی کوشش کرنے والے بہت سے خارجی دباؤ سے اس کو واسطہ پڑتا ہے۔

اسی وجہ سے عمل طلابی کے کام کرنے والوں پر ضروری ہے کہ

۱۔ ہمیشہ مقصد اور وسیلہ کے درمیان فرق کرے

ہدف ومقصد سے مراد وہ چیز ہے جس کی تکمیل محدود زمانے میں کی جاتی ہے اور وہ طلباء کے معاشرہ کے ساتھ ربط وتعلق ہے۔

وسیلہ سے مراد وہ چیز جس کے ذریعہ ہم مقصد تک پہونچتے ہیں۔

۲۔ میدان میں آگے بڑھنے والا اور اقدام کرنے والا ہو یعنی خارجی حالات اور مسلسل دباؤ کی صورت میں سیلنڈر ہونے والا اور تھک ہار کر بیٹھنے والا نہ ہو بلکہ حالات کو اپنے مقاصد کے حق میں ہموار کرے اور کامل تربیت یافتہ ہو۔

۳۔ ہمیشہ مثبت انداز میں کام کرنے والا ہو اور ترقی یافتہ وسائل کو خود سے ایجاد کرنے والا ہو اور اس کو اپنی عقل سے اختیار کرے، اختیار کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔

یہیں سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ نئے قائدانہ تجربات کو اپنانا ضروری ہے جو بعد میں آنے والوں کے لیے مشعل راہ اور قابل تقلید نمونہ ہوتے ہیں اور ان ہی کے مطابق منصوبہ بھی بنایا جاسکتا ہے۔

یہاں سے ہم کامیاب تجربات کی چند مثالیں پیش کررہے ہیں، طلباء کے میدان میں کام کرنے والا ہر فرد اس کو جوں کا توں نافذ کرسکتا ہے یا اپنے حالات کے مطابق اس میں تبدیلی کرسکتا ہے یا اس سے کوئی فکر اور نمونہ حاصل کرسکتا ہے اور اسی کے مطابق اپنے ایجاد کردہ خاص وسائل کو ڈھال سکتا ہے۔

- مقصد اور ذریعہ کے درمیان اچھی طرح سے فرق کرو
- میدان میں آگے بڑھنے والے بنو
- ہمیشہ مثبت انداز میں کام کرنے والے اور نئی چیزوں کو وجود میں لانے والے بنو

﴿۱﴾ آزاد انجمن

عام طور پر عمل طلابی کو بعض ممالک میں خصوصاً تیسری دنیا کے ممالک میں دشوار حالات سے واسطہ پڑتا ہے جو مقاصد کو بروئے کار لانے میں رکاوٹ بنتے ہیں، اس کو کمزور کرنے اور اس کی سرگرمیوں میں کمی لانے اور کبھی کبھار اس کی بیخ کنی کرنے اور اس کے اداروں پر پابندی لگانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

طلباء کی انجمنیں عمل طلابی کے سرگرم اداروں میں سے ہیں، اسی وجہ سے سب سے پہلے طلباء کی انجمنوں کو ختم کرنے اور اس کی تحریک کو ماؤوف ومشلول کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، عام طور پر حکومت طلباء کے انتخابات میں مداخلت کرتی ہے، امیدواروں کی امیدواری ختم کی جاتی ہے یا ان کو قید کیا جاتا ہے یا انتخابات میں بدعنوانی کی جاتی ہے یا اس کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے انجمن طلباء کی نمائندگی اور ان کے احساسات وجذبات کو پیش کرنے کے قابل نہیں رہتی، ان حالات میں عمل طلابی کے میدان میں کام کرنے والوں کے لیے انجمن کے مقاصد کی تکمیل، عمل طلابی کی مدافعت اور اس سلسلہ میں تعاون کرنے والے متبادل وسائل کو تیار کرنے کے لیے چستی اور تیزی کے ساتھ کام کرنا ضروری ہوتا ہے۔

یہ سوچ کیا ہے؟

طلباء کی آزاد انجمن کا قیام تاکہ تدریسی عملہ کے بعض اراکین کی نگرانی میں بدعنوانی سے پاک انتخابات کا انتظام کیا جائے اس میں ہر ایک کو امیدواری اور انتخاب کا حق دیا جائے، کسی کی اس میں مداخلت نہ ہو، پھر منتخب شدہ افراد طلباء کی انجمن کی تمام سرگرمیوں کو انجام دیں۔

آزاد انجمن کے فوائد اور اس کی خصوصیات:

- معاشرہ کی قدروں میں سے ایک کے طور پر آزادی پر اصرار
- طلباء کے دلوں میں متعدد اہم تربیتی معانی کو پیوست کرنا مثلاً: ظلم کا خاتمہ، آزادی، مثبت امور، شوریٰ اور جمہوریت وغیرہ۔
- عمل طلابی کے مسائل کو حل کرنے میں تدریسی عملہ کو شریک کرنا
- عمل طلابی کے متبادل وسائل کی تیاری
- طلباء کی جماعتوں کی تربیت اور طلباء میں قائدین کی تیاری
- طلباء میں اپنے حقوق کے دفاع اور اپنی سرگرمیوں کی انجام دہی کی صلاحیت پیدا کرنا

آزاد انجمن کی خصوصیات

- معاشرہ کی اہم قدروں کے طور پر آزادی پر اصرار
- طلباء کے دلوں میں اہم تربیتی معانی (ظلم کا انکار، آزادی، اثباتی امور، شوریٰ اور جمہوریت وغیرہ) کو پیوست کرنا
- طلباء کے مسائل کے حل میں تدریسی عملہ کو شریک کرنا
- عمل طلابی کے متبادل وسائل کی تیاری
- طلباء کی تربیت اور قیادت کی تیاری
- طلباء میں اپنے حقوق کے دفاع کرنے کی صلاحیت کو یقینی بنانا

کس طرح اس کو نافذ کیا جا سکتا ہے؟

جس وقت عمل طلابی میں کام کرنے والوں کو انجمن کے انتخابات میں مداخلت یا

امیدواروں کی امیدواری کو ختم کرنے یا انتخابات کالعدم قرار دینے یا طلباء پر اپنے احکامات اور ارادوں کو لاگو کرنے جیسے امور سے واسطہ پڑتا ہے اس وقت ان کوششوں کو بارآور نہ ہونے دینا، طلباء میں ان کا اعلان کرنا اور حالات کے مطابق ان کا مقابلہ کرنا ضروری ہے، اگر انتخابات کے ذریعہ طلباء کے ارادوں کی نمائندگی نہ کرنے والی انجمن کا انتخاب ہو تو اس کو نہ ماننا اور آزادانہ متوازن انتخابات کا مطالبہ کرنا ضروری ہے۔

۱۔ تمام فکری رجحانات اور جماعتوں کی نمائندگی کرنے والی طلباء کی انتخابی کمیٹی کی تشکیل

۲۔ کمیٹی مندرجہ ذیل امور کے ذریعہ طلباء کے انتخابات کی تیاری کرتی ہے:

◂ تدریسی عملہ میں عمل طلابی کے مخالفین ومؤیدین میں سے متعدد افراد کے ساتھ رابطہ، طلباء کو اپنے انجمن کے اراکین کے انتخاب میں آزادی دینا، انتخابات کی نگرانی میں شرکت کی ان کو دعوت دینا اور سرکاری انتخابات کے لیے تیار کی جانے والی کمیٹیوں کی طرح کمیٹیوں کی تشکیل۔

◂ مسئلہ کی تشریح اور اس فکر کی تفصیلات بتانے کے لیے طلباء میں خطاب کرنا، طلباء کے آزادانہ انتخابات میں شرکت کرنے کے لیے انجمن کی کمیٹیوں میں اپنے امیدواری فارم بھرنے اور انتخابات کے دن ووٹ ڈالنے کی طلباء کو دعوت دینا۔

◂ امیدواری، جانچ، انتخابی مہم اور ووٹنگ کے اوقات اور انتخابات کی تاریخ کی تعیین اور اس کے لیے مناسب جگہوں کی تعیین کے لیے انتخابی کمیٹی تدریسی عملہ کے ذمہ داران کے ساتھ ملاقاتیں کرے گی، طلباء کے اس آزادانہ اور بہترین پروگرام کے انعقاد کے لیے سب سے مناسب جگہ یونیورسٹی کے میدان اور گراونڈس ہوتے ہیں۔

◂ انتخابی کمیٹی تمام کاغذی تیاریاں، بیلڈ پیپرس بکس (ممکن ہو تو شیشے کے بکس تیار کئے جائیں) اور دوسری تیاریاں مکمل کرتی ہے۔

◂ امیدواری اور جانچ کے اوقات کا اعلان کیا جائے اور کمیٹی تمام رجحانات کے امیدواروں کے کاغذات قبول کرے، اور اخیر میں مختلف کمیٹیوں کے امیدواروں

کی آخری فہرست کا اعلان کرے۔

◂ انتخابات کے دن کا بہترین انتظام کیا جائے، انتخابات کو کسی بھی مداخلت یا تخریبی کاروائیوں سے بچانا اور اس کی حفاظت کرنا ضروری ہے، ہر ایک کو آزادی کے ساتھ انتخابی مہم چلانے اور ووٹ کا حق استعمال کرنے کا پورا موقع دیا جائے اور یہ سب تدریسی عملہ کی نگرانی میں کیا جائے۔

۳۔ ووٹوں کی چھٹائی کا کام تدریسی عملہ کے نگران حضرات کے تعاون سے طلباء کی انتخابی کمیٹی اور امیدواروں کے نمائندے انجام دیں گے، یہ کام علانیہ یونیورسٹی کے میدان میں طلباء کی موجودگی میں ہو۔

۴۔ آزاد انجمن سرکاری انجمن کے تمام کاموں کو انجام دیتی ہے اور اس کے اراکین کو طلباء میں بڑے احترام کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے، ان تمام سرگرمیوں کی انجام دہی کے لیے مالیات کی فراہمی طلباء اور تدریسی عملہ کے چندوں سے ہوتی ہے

مندرجہ بالا امور کو نافذ کرنے کے لیے مندرجہ ذیل چیزوں کی طرف توجہ دی جائے:

◂ انتخابات میں مداخلت کی کوششوں کو ناکام بنایئے
◂ تمام رجحانات پر مشتمل انتخابی کمیٹی کو تشکیل دیجئے
◂ تدریسی عملہ سے رابطہ کیجئے اور ان کا تعاون حاصل کیجئے
◂ تمام طلباء میں مسئلہ کی وضاحت کیجئے اور ان کی تائید حاصل کیجئے
◂ امیدواری کے اوقات اور انتخابات کے دن کا اعلان کیجئے
◂ مکمل آزادی، کامل غیر جانبداری اور نظم و نسق کی کوشش کیجئے

﴿۲﴾ مستقبل کے سرخیل

عمل طلابی متجددا ور نافع کام ہے، اس میں طالب علم معاشرہ کا قائد بننے کے لیے اور اس کے کاموں کی لیڈرشپ کے لیے تربیت حاصل کرتا ہے، اسی وجہ سے عمل طلابی میں کام کرنے والوں کے لیے قائدین کی تیاری، صلاحیتوں کی دریافت، ان کو ترقی دینے اور ان کی ہمت افزائی کرنے پر ابتدائی سالوں یا ثانوی درجوں میں ہی توجہ دینا ضروری ہے۔

یہیں سے مستقبل کے سرخیل کی سوچ پیدا ہوتی ہے، یہ سوچ کیا ہے اور ہم اس کا نفاذ کیسے کر سکتے ہیں؟

یہ سوچ کیا ہے؟

مستقبل کے سرخیل کا مقصد عمل طلابی کے تمام میدانوں میں قائدین کی تیاری ہے جو مستقبل میں یونیورسٹیوں کے اندر عمل طلابی کی قیادت کرتے ہیں، اس کے بعد پورے معاشرہ میں عمل طلابی کی قیادت کے لیے یہ طلباء فارغ ہوتے ہیں، اس کی بنیاد ثانوی مدارس یا یونیورسٹی کے ابتدائی سالوں میں چند طلباء کے انتخاب اور طے شدہ منصوبہ کے مطابق ان کی تربیت پر ہے جن کو ایک یا دو سالوں میں پختہ نظام کے تحت عمل طلابی کی قیادت کے لیے قابل بھروسہ صلاحیتوں کا مالک بنایا جاتا ہے۔

اس کا نفاذ کیسے ممکن ہے؟

۱۔ طلباء کے میدان میں کام کرنے والوں خصوصاً بلند تربیتی تجربات رکھنے والوں کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے، یہ کمیٹی اس سوچ کی تحقیق کرتی ہے اور مطلوبہ قیادتوں کے اقسام کی تعیین، طے شدہ تربیتی اور ثقافتی پروگرام اور نظریاتی مشمولات

کے مطابق عملی پروگرام تیار کرتی ہے۔

۲۔ ثانوی مدارس کے آخری سالوں یا یونیورسٹی کے ابتدائی سالوں میں عمل طلابی کے سرگرم عناصر کے انتخاب کے لیے مختلف کالجس اور ثانوی مدارس میں طلباء کے قائدین اور تربیت کے ذمہ داران کے ساتھ مشورے کئے جائیں اور ۳۰/۴۰ طلباء پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے۔

۳۔ عمل طلابی میں بہترین تجربات رکھنے والے بلند تربیتی اور ثقافتی صلاحیتوں کے مالک نگرانوں کا انتخاب کیا جائے اور طے شدہ تربیتی اور ثقافتی پروگرام اور منصوبہ کے مطابق ان افراد کی تربیت کی جائے۔

۴۔ طلباء کو نگرانوں میں تقسیم کیا جائے، ہر نگران کے پاس ۴ سے ۷ طلباء ہوں، اس طرح یہ تربیت کا ایک گروپ بن جائے گا۔

۵۔ پروگرام کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے، عام پروگرام جس میں تمام طلباء اور نگران شریک ہوتے ہیں، عام طور پر یہ پروگرام محاضرات یا اجتماعات یا عملی پروگراموں یا اسفار اور کیمپوں وغیرہ کی شکل میں ہوتے ہیں، دوسرا پروگرام مخصوص ہوتا ہے، یہ پروگرام ہر تربیتی گروپ میں علیحدہ ہوتا ہے، اس کا ذمہ دار گروپ کا نگران ہوتا ہے۔

۶۔ وقت بوقت نگران حضرات پروگرام کے نفاذ کا جائزہ لینے اور کسی خامی و کمی کی صورت میں تبدیلی اور اصلاح کرنے کے لیے اس کے لیے بنائی کمیٹی کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں، پھر ایک یا دو سال مقررہ مدت کے اختتام پر تجربات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

"مستقبل کا سرخیل" تمام میدانوں میں طلباء کے قائدین کی تیاری کا اہم فیکٹر ہے، معاشرہ اور امت کے قائدین کو تیار کیا جاتا ہے، نسلوں میں تسلسل اور تجربات کے تبادلہ کا سرگرم ذریعہ ہے، اس میں طلباء تنظیم اور قوم کے کاموں کی مستقبل کی سب سے بڑی ضمانت ہوتے ہیں

﴿۳﴾ ادبی، فکری وسیاسی مراکز

طلباء مہذب اور متمدن افراد ہوتے ہیں بلکہ حکومت میں اور اس کا مستقبل بنانے والے مہذب افراد میں سرفہرست ہوتے ہیں، عمل طلابی میں کام کرنے والے افراد چاہیں یا نہ چاہیں بہت سے فکری، ثقافتی، ادبی اور سیاسی مناقشے یونیورسٹی کے تمام کمروں اور شعبوں میں افراد اور گروپوں کے درمیان ہوتے رہتے ہیں۔

اسی وجہ سے عمل طلابی میں کام کرنے والے افراد کو مناقشہ کی روح بڑھانے، افکار وخیالات اور تہذیب وثقافت میں گہرائی پیدا کرنے، ادبی کاوشوں میں حصہ لینے، سیاسی زندگی میں شرکت اور اس کے مقاصد کا تجزیہ کرنے کی طرف توجہ دینا ضروری ہے، ورنہ طلباء کی تحریک اپنی، فکری، ثقافتی، ادبی اور سیاسی گہرائی کھو دیتی ہے، یہیں سے ادبی اور فکری مجالس کی سوچ پیدا ہوتی ہے، یہ سوچ کیا ہے اور اس کا نفاذ کیسے ممکن ہے؟

یہ سوچ کیا ہے؟

اس سوچ کی بنیاد مناقشہ کے مواقع فراہم کرنے پر ہے، طلباء آپس میں یا مثقفین اور متخصصین، مؤلفین اور معاشرہ کے قائدین کے ساتھ افکار وخیالات کا تبادلہ کرتے ہیں۔

ان مراکز کی خصوصیات اور فوائد:

- مناقشہ اور تبادلہ خیالات کے لیے طلباء کی ہمت افزائی کرنا اور ان کو مناقشہ کے آداب وفنون کی تعلیم دینا
- طلباء کی تحریک کے ثقافتی، ادبی اور فکری رول کو سرگرم وفعال بنانا
- طلباء کی تحریک کا پوری سرگرمی کے ساتھ سیاسی زندگی میں حصہ لینا

- طلباء کی طرف سے عمل طلابی کے قائدین کے ساتھ رابطہ اور ان کے ساتھ تبادلہ خیالات
- ایک پہلو سے طلباء اور ان کے قائدین کے درمیان اور دوسرے پہلو سے معاشرہ کے قائدین، مثقفین و متخصصین اور طلباء کے درمیان تبادلہ خیالات کے لیے وسائل واسالیب کی تیاری
- ضرورت کے وقت عمل طلابی کے متبادل وسائل کی تیاری

اس کا نفاذ کیسے ممکن ہے؟

۱۔ طلباء کے میدان میں کام کرنے والے اور خصوصاً ان میں سے مختلف ادبی، فکری، سیاسی، ورزشی اور علمی پہلوؤں پر توجہ دینے والوں پر مشتمل ان مجالس کی ایک الگ کمیٹی تشکیل دی جائے۔

۲۔ یہ کمیٹی منصوبہ بناتی ہے اور اس کے نفاذ کی نگرانی کرتی ہے اور اس کا جائزہ لیتی ہے۔

۳۔ ان مجالس کے ذریعہ کام کئے جانے والے میدانوں کی تعیین کی جائے جو ادبی، فنی، علمی، فکری، سیاسی اور ورزشی وغیرہ میدانوں پر مشتمل ہو سکتے ہیں۔

۴۔ ہر مجلس کا الگ ذمہ دار متعین کیا جائے، تمام ذمہ دار اس کام کا منصوبہ تیار کرنے کے لیے جمع ہوں، اس منصوبہ کا مجلس کی میٹنگوں، مدعوئین کی نوعیت، میٹنگوں کے موضوعات، محاضرین کے نام، میٹنگوں کے مناسب اوقات اور ان میٹنگوں کے درمیان مناسب فترہ (بریک) وغیرہ کے لیے سالانہ پروگرام پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔

۵۔ اس طرح کی مجالس کے لیے مناسب جگہوں کا انتخاب کیا جائے، طلباء یا تدریسی عملہ کے گھروں یا کلبوں یا ہوٹلوں یا بعض جمعیات یا پارٹیوں کے دفتروں میں ان مجالس کا انعقاد کیا جا سکتا ہے۔

۶۔ انفرادی دعوتوں کے ذریعہ یا کالجس اور یونیورسٹیوں میں اعلان چپکا کر ان

مجالس میں طلباء کو شرکت کی دعوت دی جائے۔

۷۔ ان مجالس کی رہنمائی، ان میں سرگرمی پیدا کرنے، مناقشہ اور تبادلہ خیالات کی فضا بنانے اور عمل طلابی کے افکار کے ساتھ ہم آہنگی رکھنے والے طلباء سے واقفیت، ان کی رہنمائی اور عمل طلابی میں ان کو سرگرم کرنے کے لیے عمل طلابی کے قائدین اور جماعتوں کو ان مجالس میں شریک کرانے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔

۸۔ افکار و خیالات کو پیش کرنے کے لیے تمام شرکاء کو یکساں موقع دینے کے ساتھ ساتھ مجلس کی میٹنگ میں آزادی اور جمہوریت کا تحفظ بھی ضروری ہے، مجلس کے قائد اور اس کے منتظم کو تبادلہ خیال کے آداب کو برقرار رکھنے اور صحیح رخ پر اس کو لے جانے کی کوشش کرنی چاہئے، اسی طرح ہر میٹنگ میں طے شدہ امور کا خلاصہ بیان کرنے اور آخری میٹنگ میں واضح انداز میں اس کے اجراء کی کوشش کرنی چاہئے۔

۹۔ وقت بوقت تجربات کا جائزہ لیا جائے اور کسی خامی اور کمی کی صورت میں تبدیلی کی جائے اور آئندہ سالوں کے لیے اس میں بہتری لائی جائے۔

ادبی مجالس کی خصوصیات اور فوائد

- مناقشہ و تبادلہ خیالات اور اس کے آداب کو سیکھنے کے لیے طلباء کی ہمت افزائی
- طلباء کی تحریک کے ثقافتی کردار کو سرگرم بنانا
- طلباء کی تحریک کا سیاست میں حصہ لینا
- طلباء کی طرف سے اپنے اور معاشرہ کے قائدین کے ساتھ رابطہ
- عمل طلابی کے متبادل وسائل کی تیاری

خلاصہ کلام

عمل طلابی کے کامیاب تجربات

۱۔ آزاد انجمن

- آزادی پر اصرار اور اس کی تربیت
- طلباء اور طلباء کی تنظیموں کی تربیت
- تدریسی عملہ کے ساتھ تعاون اور ان کا اعتماد حاصل کرنا
- عمل طلابی کے متبادل وسائل

۲۔ مستقبل کا سرخیل

- طلباء کے قائدین اور انجمنوں و تنظیموں کی تیاری
- نسلوں میں تسلسل کا سرگرم ذریعہ
- پہلی فرصت میں انجمنوں و تنظیموں کی قیادت کرنے والوں کی تیاری
- معاشرہ اور حکومت کے قائدین کی بہترین تیاری
- عمل طلابی کے مستقبل کی بڑی ضمانت

۳۔ ادبی مجالس

- مناقشہ اور تبادلہ خیالات کے لیے طلباء کی ہمت افزائی
- مناقشہ کے فنون کی طلبا کو تربیت دینا

- طلباء کی تحریک کے ثقافتی کردار کو فعال بنانا
- طلباء کی تحریک کا سیاست میں حصہ لینا
- طلباء اور معاشرہ کے قائدین کے ساتھ رابطہ
- عمل طلابی کے متبادل وسائل

اب

کامیاب تجربات میں ہمارے ساتھ شریک ہوجایئے

- کیا آپ میں ترقی کرنے اور جدت کی صلاحیت ہے ؟
- آپ کے پاس عمل طلابی کے سلسلہ میں کوئی نئی سوچ ہے ؟
- عمل طلابی کے سلسلہ میں آپ کے پاس کوئی کامیاب تجربہ ہے ؟

کبھی تردد نہ کیجئے :

اپنے افکار و خیالات، مشورے، نئی چیزیں اور

کامیاب تجربات ہمیں ارسال کیجئے

اس کا یقین کیجئے کہ ہم اس کو دنیا میں پائے جانے والے عمل طلابی کی

تمام جماعتوں کے لیے تعاون کے طور پر شائع کریں گے

چودھویں فصل

طلباء کے عالمی اسٹاپس

عمل طلابی اور امت کی تاریخ میں چند اہم مواقع آتے ہیں، ان کو یاد کرنا ضروری ہے، ان کی یادوں کو ہم تازہ کرتے ہیں، ان سے عبرت حاصل کرتے ہیں اور مستقبل میں ان سے ہم حوصلے اور جذبات حاصل کرتے ہیں، عمل طلابی ان میں سے متعدد موقعوں کو زندہ رکھنے اور ان کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

- عالمی یوم طالب علم (۲۱ فروری)
- یوم قدس (۲۱ اگست)
- امت مسلمہ کی دینی مناسبات
- ہر ملک کا یوم آزادی
- آزمائشوں اور ظلم وزیادتی کی تلخ یادیں
- اسلامی معرکات وفتوحات کی یاد

ان تاریخی مناسبتوں میں سے دو اہم مناسبتوں کو ہم کچھ تفصیل کے ساتھ بیان کررہے ہیں:

۱۔ یوم طالب علم ۲۔ یوم قدس

عمل طلبہ اپنے اہم تاریخی مواقع پر بہت زیادہ توجہ دیتا ہے، ان سے عبرت حاصل کرتا ہے اور حاضر کو روشن کرنے اور مستقبل کا منصوبہ بنانے کے لیے ماضی کا مطالعہ کرتا ہے

﴿۱﴾ عالمی یوم طالب علم ۲۱ر فروری

دوسری جنگ عظیم ۱۹۴۵ء کو ختم ہوئی لیکن مصری سرزمین پر برطانوی سامراجی قبضہ ابھی تک برقرار تھا، مصری قنات (پل) پر اس کا قبضہ تھا اور مصر کے ایوان وحکومت کی پالیسیوں پر اس کا غلبہ تھا۔

مصری قوم برطانیہ کی طرف سے جنگ کے بعد مصری سرزمین سے نکل جانے کے وعدہ کے پورا ہونے کے انتظار میں تھی لیکن استعمار میں وعدوں کو پورا کرنے کی شرافت کب سے آ گئی تھی؟

پورا کا پورا مصر اپنی تمام تر قوتوں اور صلاحیتوں سے لیس ہو کر مصری سرزمین سے برطانیہ کے نکل جانے کا مطالبہ کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہو گیا، ہر جگہ اور ہر زمانہ کی طرح طلباء ہی اس تحریک کے سرخیل، اس کے شکار اور تحریک میں جان ڈالنے والے تھے

۹ر فروری ۱۹۴۶ء مصری طلباء کی تحریک میں پھر عالمی طلباء کی تحریک کی تاریخی اور یادگار دن بن گیا، تمام لوگ اس کی یاد مناتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں، ثانوی مدارس اور یونیورسٹیوں کے ہزاروں طلباء زبردست مظاہرہ کی شکل میں مصری قوم کے گن گاتے حکومت سے استعماری طاقتوں سے مذاکرات بند کرنے، ۱۹۳۶ء کے ظالمانہ معاہدہ کو کالعدم قرار دینے اور برطانیہ کے ساتھ مشترکہ دفاعی معاہدہ کو قبول نہ

کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے اور مصر سے مکمل انخلاء اور وادی نیل کو متحد کرنے کی مانگ کرتے ہوئے نکل پڑے۔

جب ان طلباء کا گزر ''کوبری عباس'' پل کے اوپر سے ہوا تو پل کھولنے کے احکامات صادر ہوئے، پولس نے حکم بجالایا، اس کے نتیجہ میں طلباء وادی نیل میں گر گئے، یہ منظر بڑا ہی خوفناک تھا، اس کی وحشتنا کی میں اضافہ مصری پولس کی طرف سے اس وحشیانہ کاروائی کو انجام دینے کی وجہ سے ہوا جو طلباء کی تحریک کو کچلنے کے لیے **استعماری** احکامات کی تعمیل کر رہی تھی۔

❖ طلباء کی تحریک جاری رہی اور ۱۷ فروری ۱۹۴۶ء میں طلباء کی تحریک نے مصری قوم کے مطالبات پر مشتمل قومی اعلامیہ جاری کیا۔

❖ وادی نیل کی تمام اراضی، فضائی اور آبی علاقوں سے استعمار کا انخلاء

❖ غیر ملکی معاشی قبضہ سے ملک کی آزادی

دوسرے دن جامعہ ازہر میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی، اس میں طلباء نے مصری طلباء کی ایک انجمن کی تشکیل اور قیام کا اعلان کیا، اس کو ''اللجنة الوطنية للطلاب والعمال'' کے نام سے موسوم کیا گیا، اور اسی کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ ''۲۱ فروری مظاہرہ کا دن ہوگا، اس دن قوم کے تمام طبقے جمع ہونگے جس میں مکمل آزادی کا مطالبہ کیا جائے گا''۔

متعینہ دن ۲۱/ فروری ۱۹۴۶ء کو تمام طلباء مظاہرہ کی شکل میں نکل پڑے، ان کے ساتھ قوم کے مختلف گروہ بھی تھے، وہ سب میدان آزادی میں جمع ہو گئے، یہاں پر برطانوی فورس نے اپنی گولیوں سے ان لوگوں کو نشانہ بنایا جس کے نتیجہ میں ۲۳/ افراد شہید اور ۱۲۰ زخمی ہوئے۔

اسی زمانہ میں طلباء کی طرف سے اسی طرح کی تحریک ہندوستان میں بھی شروع ہوئی، اس میں ہندوستانی طلباء نے اپنی قوم کے ساتھ مل کر تحریک شروع کی اور آزادی

کا مطالبہ کرنے لگے۔

یہ دن (۲۱ فروری) طلباء میں اپنے خون کی وجہ سے مشہور ہوگیا جو ''مصری اور ہندوستانی طلباء کے ساتھ اظہار ہمدردی کا عالمی دن'' سے مشہور ہوگیا، پھر یہ بعد میں ''عالمی یوم طالب علم'' کہلانے لگا۔

طلباء کی تحریک اور طلباء کا عالمی دن:

طلباء کی تحریک ''طلباء کے عالمی دن'' پر بہت زیادہ توجہ دیتی ہے، دنیا کے ہر گوشہ کے عمل طلابی کے ذمہ داران اس کے احیاء کی کوشش کرتے ہیں، اس کے لیے منصوبے بناتے ہیں، پروگرام تیار کرتے ہیں، اس سے متعلق اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں اور ان سے استفادہ کی کوشش کرتے ہیں۔

''طلباء کا عالمی دن'' منانے میں عمل طلابی کے ذمہ داران کو متعدد معانی کے اظہار اور متعدد مسائل کے احیاء کی کوشش کرنا ضروری ہے، ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اقوام وملل کی آزادی کی قدر و قیمت اور ہر ظلم اور غیر ملکی قبضہ کی مذمت

۲۔ قومی تحریک میں طلباء کا کردار اور عمل طلابی کا صالح قومی کاموں میں سرخیل ہونے کا یقین پیدا کرنا

۳۔ امت کے مسائل کا احیاء اور ان کو حل کرنے میں طلباء کا کردار، خصوصاً فلسطین اور بیت المقدس کا مسئلہ

۴۔ امت کے مسائل پر توجہ مثلاً وحدت، آزادی، معاشرتی انصاف اور جمہوریت وغیرہ

۵۔ عمل طلابی کو عالمگیر بنانے کی کوشش اور پوری دنیا سے اس کا رابطہ

''طلباء کا عالمی دن''	ظلم کے خلاف بغاوت کا اعلان
''طلباء کا عالمی دن''	طلباء کے ملکی وقومی رول میں پختگی پیدا کرنا
''طلباء کا عالمی دن''	دنیا کے ہر مظلوم کی مدد
''طلباء کا عالمی دن''	آزادی کی دعوت اور ظلم واستبداد کا مقابلہ

طلباء کے عالمی دن کو زندہ رکھنے کے وسائل:

ثقافتی، ورزشی، معاشرتی، فنی اور سیاسی وغیرہ میدانوں میں طلباء کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے اور ان کی دلچسپیوں پر توجہ دینے والی مختلف سرگرمیوں کے انعقاد کی کوشش کی جائے۔

اسی طرح عمل طلابی کے ذمہ داران وسائل میں ابتکار وجدت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ''طلباء کا عالمی دن'' کو زندہ رکھنے کے اہم وسائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ علمی مجالس اور جلسے، ثقافتی وسیاسی محاضرات
۲۔ تقریری پروگرامات
۳۔ طلباء کی طرف سے نکالے جانے والے مسلسل مظاہرے
۴۔ ثقافتی نمائشات اور بینرس، کتابوں اور کیسٹس کی نمائش
۵۔ فنی کام مثلاً نمائش، ڈرامے وغیرہ
۶۔ ورزشی پروگرامات
۷۔ کسی بھی موقع کے مناسب ثقافتی اور فنی مقابلے
۸۔ یونیورسٹیوں اور حکومتوں کے درمیان ایک دوسرے کی طرف سے وفود ارسال کرنا
۹۔ کسی بھی موقع کے مناسب پمفلیٹس اور نشریات جاری کرنا
۱۰۔ ذرائع ابلاغ کا مکمل پروگرام: یونیورسٹی کے اسٹیڈیم اور میدانوں میں خطاب،

ذرائع ابلاغ کی مہم، ریڈیائی اور ٹیلی ویژن پروگرامات، انٹرنیٹ سائٹس وغیرہ

طلباء کے عالمی دن کو زندہ رکھنے والے وسائل

- ❖ علمی مجالس، جلسے اور محاضرات
- ❖ تقریری پروگرامات
- ❖ مسلسل مظاہرے
- ❖ ثقافتی اور فنی نمائشات ☆ ورزشی پروگرام
- ❖ ثقافتی اور فنی مقابلے
- ❖ متبادل وفود کی زیارتیں
- ❖ نشریات، پمفلیٹس اور کتابچوں کی نشر واشاعت
- ❖ ذرائع ابلاغ کا مکمل پروگرام

﴿۲﴾ عالمی یوم بیت المقدس ۲۱/ اگست

مسلمانوں کے دلوں میں مقدس سرزمین اور مسجد اقصی کی بڑی اہمیت اور ممتاز مقام ہے، بیت المقدس اور مسجد اقصی پوری دنیا کے ہر مسلمان کے دل میں گھر کر گیا ہے، اسلام نے ان مقدس جگہوں کی قدسیت اور شرافت میں اور اضافہ کر دیا ہے، قرآن نے بیت المقدس کو برکت، طہارت اور قدسیت کی صفات سے بہت سی آیتوں میں تذکرہ کیا ہے۔

واقعہ اسراء نے اس مبارک مکان کی تعظیم اور قدسیت کو اور بڑھا دیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اقصی میں انبیاء اور مرسلین کی امامت اس بات کی بین دلیل ہے کہ اسلام انسانیت کے لیے اللہ کا آخری پیغام ہے، اور اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اللہ کی شریعت میں قیامت تک کے لیے مسجد اقصی پر آخری چھاپ اسلام ہی کی ہے، اس سے مسجد اقصی کی اس امت کی طرف نسبت ہر مسلمان کے دل میں گھر کر گئی ہے، اور قرآن نے ان تمام چیزوں کو بے نظیر بلاغت وفصاحت کے ساتھ ہمیشہ ہمیش کے لیے محفوظ کر دیا ہے:

"سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ"۔

اب بیت المقدس اور اس کے اطراف کے مبارک فلسطینی علاقوں پر یہودیوں کا قبضہ ہے، ہر مسلمان اپنے دل میں نہ مندمل ہونے والا گہرا زخم اور مبارک سرزمین کو آزاد کرانے اور مقید مسجد اقصی میں نماز پڑھنے کی تڑپ اور شوق اپنے دل میں پاتا ہے

اسی وجہ سے "عالمی یوم بیت المقدس" ہر جگہ کے مسلمانوں کے دلوں میں بڑی اہمیت کا حامل ہے، طلباء کی تحریک ہمیشہ کی طرح اس المناک یاد کو باقی رکھنے میں اور بیت المقدس اور مسجد اقصی کے مسئلہ کو مسلمانوں کے دلوں میں زندہ رکھنے میں امت کی سرخیل ہے۔

مبارک بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ ہر جگہ کے
مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن رہا ہے، اور اب بھی
ہے اور قیامت تک خدا کے حکم سے باقی رہے گا

لیکن عالمی یوم بیت المقدس کیا ہے؟

اس یادکو زندہ رکھنے کے لیے اس دن کا انتخاب کیوں کیا گیا؟

۲۱/اگست ۱۹۶۹ء میں آسٹریلیا کا ایک باشندہ ''ڈینسین مائیکل'' نے مسجد اقصیٰ میں آگ لگادی، اس سے مسجد کے ساز وسامان، دیواریں اور اس کا عظیم منبر ''منبر صلاح الدین'' جل کر راکھ ہوگیا، جس منبر کو سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے جمعہ کے خطبہ کے لیے عیسائیوں کے ہاتھوں سے بیت المقدس کو آزاد کرانے کے بعد تیار کرایا تھا، شدت کی آگ اور مسلمانوں کی طرف سے اس کو بجھانے کی انتھک کوششوں کے باوجود یہودی فوجوں نے اس پر قابو پانے کی ذرا برابر کوشش نہیں کی تاکہ پوری کی پوری مسجد جل جائے اور ان کے ارادے پورے ہوں، لیکن اللہ تعالیٰ نے حفاظت کی، آگ پر قابو پالیا گیا اور اللہ نے اپنے گھر اور اپنی مسجد کی حفاظت کی۔

پھر یہودیوں نے اس مجرم پر ظاہراً محاکمہ قائم کیا، اس میں اعلان کیا گیا کہ اللہ نے اس کام کے لیے اس شخص کو مبعوث کیا ہے اور یہ کام زکریا علیہ السلام کے سفر کے دوران کی گئی پیشن گوئی کے مطابق ہے، پھر اس دلیل کے ساتھ اس کو چھوڑ دیا گیا کہ پاگل ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی جرم ثابت نہیں ہوتا۔

دنیا کے گوشہ گوشہ میں مسلمان قومیں اپنے مقدسات کے دفاع اور مسجد اقصیٰ پر اس گھناؤنے جرم کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں، اسی دن سے ۲۱/اگست کا دن ''بیت المقدس کا عالمی دن'' سے مشہور ہوگیا۔

طلباء کی تحریک اور بیت المقدس کا عالمی دن:

پوری دنیا میں طلباء کی تحریک میں ''بیت المقدس کے عالمی دن'' کو ممتاز مقام حاصل ہے اور عمل طلابی کے ذمہ داران اس کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کے لیے منصوبے بناتے ہیں، پروگرام ترتیب دیتے ہیں اور اس دن کو منا کر اور اس کی یاد تازہ کر کے اس سے استفادہ کی کوشش کرتے ہیں، طلباء کی تحریک ''عالمی یوم بیت المقدس'' کی یاد تازہ کر کے مندرجہ ذیل اہم مقاصد کو حاصل کرنا چاہتی ہے:

۱۔ فلسطین، بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کے مسئلہ کی اہمیت میں اضافہ کرنا اور اس اہم مسئلہ کو مسلمانوں کے دلوں میں تازہ کرنا

۲۔ فلسطینی مسئلہ کے خلاف ہونے والے حملوں کا مقابلہ اور اس کو مٹانے اور ڈھانے کی کوششوں کا مقابلہ

۳۔ فلسطین کو ہڑپ کرنے اور عالم اسلام کے قلب میں اسرائیلی حکومت کا قیام اور اس کو تحفظ فراہم کرنے میں مغرب اور عالمی صہیونیت کے کردار کو رسوا کرنا۔

۴۔ مجاہد فلسطینی قوم کا مادی اور معنوی تعاون

۵۔ مسلمانوں میں اتفاق اور اتحاد اور عمل طلابی کی عالمگیریت کو یقینی بنانا

۶۔ ہر جگہ مسلمانوں کے مسائل کے تعاون میں عمل طلابی کے قائدانہ رول کو یقینی بنانا

''عالمی یوم بیت المقدس'' کو تازہ کرنے والے وسائل:

عمل طلابی ثقافتی، ورزشی، معاشرتی، فنی اور سیاسی میدانوں میں طلباء کی توجہ طلب متعدد سرگرمیوں کے انتظام کی کوشش کرتا ہے، اسی طرح عمل طلابی کے ذمہ داران اس اہم یادگار کو تازہ کرنے کے وسائل میں ابتکار اور جدت لانے کی کوشش کرتے ہیں، اسی وجہ سے ہر سال نئی چیزوں کو پیش کرتے ہیں اور پرانی چیزوں کو دہرانے اور اکتاہٹ پیدا

کرنے والی چیزوں سے اجتناب کرتے ہیں۔

اس کے اہم وسائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ثقافتی وسیاسی محاضرات اور جلسے ۲۔ مسلسل مظاہرے

۳۔ ثقافتی اور فنی نمائشات، بینرس، کتابوں اور کیسٹس کی نمائشات

۴۔ اس مسئلہ سے متعلق نشریات، کتابچے، آڈیو ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیس کا اجراء

۵۔ فنی کام مثلاً ڈرامے، نظمیں اور فنی پروگرامات

۶۔ بیت المقدس اور فلسطین سے متعلق ثقافتی اور فنی مقابلے

عالمی یوم بیت المقدس کی یاد ہم کیوں تازہ کرتے ہیں؟

۱۔ فلسطین، بیت المقدس اور مسجد اقصی کے مسئلہ کی اہمیت میں قوت پیدا کرنے کے لیے

۲۔ فلسطینی مسئلہ کے خلاف خطرناک سازشوں کے مقابلہ کے لیے

۳۔ فلسطین پر قبضہ کرنے میں مغرب اور عالمی صہیونیت کے کردار کو رسوا کرنے کے لیے

۴۔ مجاہد فلسطینی قوم کا مادی اور معنوی تعاون کرنے کے لیے

۵۔ مسلمانوں کے اتحاد واتفاق میں قوت پیدا کرنے کے لیے

۶۔ عمل طلابی کی عالمگیریت پر توجہ دینے کے لیے

۷۔ ہر جگہ کے مسلمانوں کے مسائل کے تعاون میں عمل طلابی کے قائدانہ رول کو یقینی بنانے کے لیے

﴿۳﴾ حقوق انسانی کا عالمی دن: ۱۰؍دسمبر

جب سے خدائے تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہے، اس میں روح پھونکی ہے، ان کے لیے حوا کو پیدا کیا ہے اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتوں کو پیدا کیا ہے، اس وقت سے تمام انسان حقوق وواجبات میں یکساں ہیں، تمام مخلوقات سے اشرف ہیں، اسی وجہ سے وہ زمین میں اللہ کے خلیفہ ہیں۔

اللہ تعالی فرماتا ہے: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ ہم نے بنی آدم کو شرف اور عزت سے نوازا ہے۔

اللہ تعالی دوسری جگہ فرماتا ہے: وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً اس وقت کو یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں (اپنا) خلیفہ بنانے والا ہوں (اور وہ انسان ہیں)

ماضی میں انسانیت نے کئی مرتبہ گمراہی کی راہ اختیار کی اور انسان کو شرافت سے نواز نے اور لوگوں کے درمیان مساوات کرنے والی اللہ کی عظیم شریعت کے بدلہ جنگل راج سے زیادہ قریب شریعتوں کو اپنایا اور ان پر عمل پیرا ہو گئے جن میں طاقتور کمزور کو کھا جاتا ہے، انسانوں کو غلام اور باندی بنایا جاتا ہے، عورت کو رسواء کیا جاتا ہے، وراثت کے طور پر اس کو منتقل کیا جاتا ہے، اس کے حقوق مارے جاتے ہیں، طاقت ور ظلم وزیادتی کرتے ہیں، کسی کی کوئی عزت نہیں ہوتی، کسی قانون کا کوئی احترام نہیں ہوتا، صرف طاقت کا قانون چلتا ہے۔

پھر اللہ کی آخری شریعت کے طور پر اسلام کی آمد ہوئی تو تمام لوگوں کی شرافت اور عزت لوٹ آئی اور نبی کریم ﷺ کی دعوت کے پہلے دن ہی سے یہ کوشش رہی کہ مخلوق میں اتحاد کو یقینی بنایا جائے اور تمام لوگوں کے درمیان مساوات کیا جائے، ''تمام

انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنائے گئے ہیں، عجمی اور عربی میں کوئی فرق نہیں، البتہ کوئی فرق ہے تو صرف تقوی کی بنیاد پر ہے.....تمام لوگ کنگی کے دندانوں کی طرح یکساں ہیں۔

حجۃ الوداع کے دن نبی کریم ﷺ کا خطبہ حقوق انسانی کا سب سے بڑا اعلان ہے، اس میں اسلام کے زندہ جاوید اصولوں کو پوری تاکید کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، جو رنگ یا جنس یا دین کا لحاظ کئے بغیر تمام لوگوں کے درمیان مساوات کی دعوت دیتے ہیں، حقوق و واجبات میں تمام افراد یکساں ہیں اور یہ حقوق اللہ تعالی کی طرف سے متعین کردہ ہیں، اس میں کسی کو کسی طرح کی فضیلت نہیں ہے اور کسی کو ان حقوق کو چھیننے کا کوئی حق نہیں ہے اور کوئی اختیار نہیں ہے کیونکہ یہ حقوق اسی کی طرف سے عطا کردہ ہیں، کسی دستور یا قانون کو اسے کالعدم کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے کیونکہ یہ قوانین اس قانون یا دستور کے تیار کردہ نہیں ہیں۔

اسلام نے یہ حقوق صرف اپنے متبعین کے لیے نافذ نہیں کئے ہیں یا صرف کسی حکومت کے حدود تک اس کو محدود نہیں کیا ہے بلکہ تمام انسانوں کے لیے ان قوانین کو بنایا ہے اور تمام حالات، تنگی وخوشحالی اور جنگ وامن میں ان کے احترام کی دعوت دی ہے چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُونُوا۟ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ، وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُوا۟، اعْدِلُوا۟ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ" ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جایا کرو، کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف ہرگز نہ چھوڑو، عدل کرو، یہی بات تقوی کے زیادہ قریب ہے۔

اسلام نے تمام انسانوں کے حقوق کی ضمانت دینے میں کشادہ دلی کا ثبوت دیا ہے، اسی وجہ سے کسی بھی شرط کے بغیر انسان کے لیے حقوق کی ایک لمبی فہرست بیان کی ہے، وہ صرف انسان ہونے کے ناطے ان سے مستفید ہوتا ہے، اسلام کی طرف سے تمام انسانیت کو عطا کردہ حقوق میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

- شریفانہ زندگی گزارنے کا حق

- عبادت اور کسی بھی دین کو اختیار کرنے کا حق
- اپنی جان، عزت اور مال کی حفاظت کا حق
- آزادی اور اپنی رائے پیش کرنے کا حق
- کفالت اور عدل وانصاف کا حق
- انصاف کا حق اور ظلم کے خلاف قانون کے سامنے آواز اٹھانے اور مساوات کے مطالبہ کا حق
- تعلیم کا حق
- تحریکات وتنظیمات کی تشکیل کا حق
- سیاسی زندگی میں شرکت کا حق

اسلام مغربی تہذیب سے پہلے وجود میں آیا، اس نے جنس یا رنگ یا دین کی طرف نظر کئے بغیر انسان کو تمام حقوق فراہم کئے (لوگ کنگی کے دانوں کی طرح یکساں ہیں)

عالم اسلام چودہ صدیوں سے شریعت کی طرف سے تمام انسانوں کو عطا کردہ ان ہی حقوق سے مستفید ہو رہا ہے، جبکہ اس وقت یورپ غلامی اور ظلم وزیادتی کی تاریکیوں میں بھٹک رہا تھا اور وہاں جنگل راج قائم تھا۔

نئی بیداری کی شروعات ہی سے MAGNA CARTA OF BRITIAN کی طرف سے حقوق انسانی کا اولین نظریہ سامنے آیا لیکن حقیقتاً سترہویں صدی عیسوی تک ان حقوق پر کوئی توجہ دینے والا نہیں تھا، جبکہ حقوق انسانی اور حقوق شہریت کے مبادی واصول پوری وضاحت کے ساتھ سامنے آچکے تھے پھر ان اصولوں میں ترقی ہوئی اور اٹھارویں صدی عیسوی میں امریکی اور فرانسیسی دستور میں اس کو شامل کیا گیا

لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود یہ اصول صرف کاغذ کی حد تک محدود رہے اور عملی زندگی میں اس کا تجربہ نہیں کیا گیا۔

حقوق انسانی کا عالمی دن:

بیسوی صدی عیسوی کے درمیانی سالوں ۱۰/ دسمبر ۱۹۴۸ء میں اقوام متحدہ نے حقوق انسانی کا عالمی اعلامیہ جاری کیا، اس اعلامیہ کی پوری دنیا میں تائید کی گئی اور اس پر دستخط کئے گئے اور اس کی نگرانی کے لیے ضروری اقدامات کئے گئے، اسی دن کو ''حقوق انسانی کا عالمی دن'' قرار دیا گیا، اقوام متحدہ اس کو ہر سال مناتی ہے، حقوق انسانی کی یاد دلانے اور ان حقوق کو پامال کرنے کی کوششوں کو رسوا کرنے کے لیے یہ بہترین موقع ہوتا ہے۔

اقوام متحدہ کے تمام ممبر ممالک کی طرف سے اس اعلامیہ پر دستخط کرنے اور اس اعلامیہ کی پابندی کے وعدے کے باوجود بہت سے ممالک میں ان حقوق کو پامال کیا جاتا ہے، اس کی لاتعداد مثالیں ہیں، لیکن ان پامالیوں کو روکنے یا ان مرتکبین پر مقدمہ چلانے کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کا کردار خاموش تماشائی کا ہے۔

اس وقت پوری دنیا کو اسلام کی طرف سے اپنی عظیم تہذیبی ترقی کے دور میں دنیا کے گوشہ گوشہ میں عام کئے ہوئے عدل وانصاف، امن وامان اور حقوق کی ضرورت ہے۔

پوری انسانیت کے حقوق

حقوق انسانی کا عالمی دن

جزء ۱: تمام لوگ آزاد پیدا ہوئے ہیں، شرافت وعزت اور حقوق میں سب یکساں ہیں

جزء ۲: بغیر کسی امتیاز اس اعلامیہ میں مذکور تمام حقوق اور آزادیوں سے مستفید ہونے کا ہر ایک انسان کو حق حاصل ہے۔

جزء ۳: ہر شخص کو آزادی اور سلامتی کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق ہے۔

جزء ۴: کسی شخص کو غلام بنانا درست نہیں ہے۔

جزء ۵: کسی بھی انسان کو سخت سزائیں دینا درست نہیں ہے۔

جزء ۶: ہر شخص چاہے کہیں کا ہو اپنی قانونی شخصیت کو ثابت کرانے کا اسکو حق حاصل ہے۔

جزء ۷: قانون کے نزدیک سب انسان یکساں ہیں۔

جزء ۸: ہر شخص کو ظلم کی صورت میں مقدمہ دائر کرنے کے لیے ملکی عدالتوں کا رخ کرنے کا حق ہوگا۔

جزء ۹: ناحق کسی انسان کو گرفتار کرنا یا اس پر پابندی عائد کرنا یا جلاوطن کرنا درست نہیں ہے۔

جزء ۱۰: ہر انسان کو اپنے مسئلہ کی کسی بھی غیر سرکاری عدالت کے سامنے علانیہ عادلانہ طور پر کاروائی کرانے کا حق ہے۔

جزء ۱۱: ہر متہم شخص جرم کے ثابت ہونے سے پہلے بری تصور کیا جائے گا، کسی بھی شخص کو اسی وقت مجرم قرار دیا جائیگا جب وہ فعل ارتکاب کے وقت ملکی یا بین الاقوامی قانون کے مطابق جرم شمار کیا جاتا ہو۔

جزء ۱۲: کسی کی ذاتی زندگی میں بیجا مداخلت نہ کی جائے۔

جزء ۱۳: ہر فرد کو کسی بھی حکومت کے حدود میں جانے کی آزادی ہوگی، جب چاہے اسکو چھوڑنے اور اپنے ملک دوبارہ آنے کا بھی اس کو حق ہوگا۔

جزء ۱۴: ہر شخص کو ظلم سے بچنے کے لیے کسی دوسرے ملک میں پناہ لینے کا حق ہوگا۔

جزء ۱۵: ہر شخص کو کسی بھی جنسیت کو اختیار کرنے کا حق ہے، اس کو ناحق اس سے محروم کرنا جائز نہیں ہے۔

جزء ۱۶: خاندان معاشرہ کا فطری گروہ ہوتا ہے، مرد اور عورت کو بلوغت کے بعد شادی کا حق حاصل ہوگا، شادی دونوں کی رضامندی سے کی جائے گی۔

جزء ۱۷: ہر شخص کو تنہا یا دوسرے کے اشتراک سے ملکیت کا حق حاصل ہے، کسی کو اس کی ملکیت سے ناحق محروم کرنا جائز نہیں ہے۔

جزء ۱۸: افکار و خیالات اور دین کی آزادی کا ہر شخص کو حق ہے۔

جزء ۱۹: ہر شخص کو تنظیموں اور جماعتوں میں شرکت کی آزادی ہے، کسی کو کسی بھی ادارہ سے منسلک ہونے کے لیے مجبور کرنا جائز نہیں ہے۔

جزء ۲۰: ہر ایک کو آزادی رائے کا حق ہے۔

جزء ۲۱: قوم کی خواہش کے مطابق ہی حکومت قائم کی جائے گی، ہر ایک کو اپنے ملک کے تمام کاموں کے انتظام کا مباشرتا یا اپنے نمائندوں کے انتخاب کے ذریعہ جائزہ لینے کا حق حاصل ہے۔

جزء ۲۲: معاشرتی انشورنس کا ہر ایک کو حق ہے۔

جزء ۲۳: ہر شخص کو کام کرنے اور بیکاری سے بچنے کا حق حاصل ہے، اسی طرح اپنی شریفانہ زندگی کی کفالت کے لیے کسی عادل کو اجرت پر رکھنے کا حق ہے۔

جزء ۲۴: ہر ایک کو آرام کرنے، کام کے اوقات کی مناسب تعیین اور میعادی چھٹیوں کا حق ہے۔

جزء ۲۵: ہر شخص کو اپنی صحت کی حفاظت اور اپنی اور اپنے خاندان کی خوشحالی کے لیے معیشت کا بلند معیار بنانے کا حق ہے، ماں اور بچے کی خاص پرورش اور تعاون

کا حق حاصل ہے۔

جزء ۲۶: ہر شخص کو تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔

جزء ۲۷: ہر شخص کو معاشرہ کی ثقافتی زندگی میں شرکت کا حق ہے، اسی طرح اس کو اپنی علمی، ادبی یا فنی کاوشوں پر مرتب ہونے والے ادبی اور مادی مفادات کی حفاظت کا حق ہے۔

جزء ۲۸: ہر شخص کو اس بین الاقوامی معاشرتی نظام سے مستفید ہونے کا حق ہے جس سے اس اعلامیہ میں مذکور حقوق اور آزادیوں کی تکمیل ہوتی ہے۔

جزء ۲۹: ہر شخص پر معاشرہ کی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں، وہ اپنے حقوق اور آزادیوں کو حاصل کرنے میں صرف قانون کی طرف سے عائد کردہ پابندی کا تابع ہوگا۔

جزء ۳۰: اس اعلامیہ کے کسی نص کی تاویل اس بنیاد پر جائز نہیں ہوگی کہ یہ نص اس اعلامیہ میں مذکورہ حقوق اور آزادیوں کو پامال کرنے والی کسی سرگرمی میں رکاوٹ بن رہا ہے۔

عمل طلابی اور حقوق انسانی:

عمل طلابی حقوق انسانی پر خصوصی توجہ دیتا ہے، طلباء کی تحریک ہی قوم کے حقوق کی سب سے پہلے دفاع کرنے والی اور اس کے مفادات کی پہلی محافظ ہوتی ہے، وہی اپنے قومی معرکوں کی سرخیل ہوتی ہے اور اس پر کسی بھی ظلم کے بارے میں سوچنے والے کے خلاف سب سے پہلے اٹھ کھڑی ہونے والی ہوتی ہے۔

اس کے لیے ہر جگہ طلباء کی تحریک نے بڑی قربانیاں دی ہیں، پابندیوں، جیل خانوں، آزادی کو سلب کرنے اور حقوق کی پامالی جیسے مظالم کو برداشت کیا ہے اور ان کو سہا ہے، اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے، ان تمام مشکلات کو عجیب وغریب صبر اور پختہ ایمان کے ساتھ برداشت کیا ہے، اسی وجہ سے عمل طلابی کو حقوق کا پہلا مدافع اور آزادیوں کا پہلا محافظ ہونے کا حق حاصل ہے۔

متعدد وسائل کے ذریعہ عمل طلابی ''حقوق انسانی کے عالمی دن'' کی یادوں کو تازہ

کرسکتا ہے، ان میں اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ حقوق انسانی کے مسئلہ کے تعارف اور اس کو پامال کرنے کی کوششوں کو رسوا کرنے کے لیے علاقائی، ملکی اور بین الاقوامی سیمناروں کا انعقاد

۲۔ مسئلہ کے تعارف کے لیے کتابچوں اور میعادی اشاعتوں کا اجراء

۳۔ حقوق انسانی کو پامال کرنے کی کوششوں کے خلاف مظاہروں کا انتظام

۴۔ حقوق انسانی کی مدافعت کرنے والی علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ تعاون اور مشترک سرگرمیوں کا انتظام

۵۔ حقوق انسانی کی یادوں کو تازہ کرنے کے لیے نمائشوں اور تقریری پروگراموں کا انعقاد

۶۔ اس مسئلہ کی مدافعت میں فنی کاوشوں کو پیش کرنا اور ڈراموں کے ذریعہ اس کی اہمیت کو اجاگر کرنا

۷۔ حکومت کی قانون ساز کمیٹیوں سے رابطہ اور ان کے ساتھ تعاون یا ان کے بعض شریف لوگوں کے ساتھ رابطہ

۸۔ حقوق انسانی کی کسی بھی پامالی کے مقابلہ کے لیے حکومت کے ساتھ دائمی رابطہ رکھنے والی کمیٹیوں کی تیاری

خلاصہ کلام

طلباء کے عالمی اسٹاپس

عالمی یوم طالب علم:

- آزادی کی قدروں کا احیاء اور ظلم و ناجائز قبضہ کا انکار
- طلباء کی تحریک کے قومی رول کو اجاگر کرنا
- امت کے مسائل کا احیاء اور اس میں طلباء کا کردار
- عمل طلابی کی عالمگیریت کی تکمیل

عالمی یوم بیت المقدس:

- فلسطین اور بیت المقدس کی اہمیت میں اضافہ کرنا
- مسئلہ فلسطین کے خلاف ہونے والی سازشوں کا مقابلہ
- امت کے خلاف سازش میں مغرب اور صہیونیت کی کوششوں کو ناکام بنانا
- برسر پیکار فلسطینی قوم کا مادی و معنوی تعاون
- مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق میں اضافہ کرنا
- عمل طلابی کی عالمگیریت کی تکمیل
- ہر جگہ کے مسلمانوں کا تعاون کرنے میں عمل طلابی کے قائدانہ رول کو یقینی بنانا

حقوق انسانی کا عالمی دن:

- اسلام مغربی تہذیب سے پہلے آیا اور اس نے انسان کے تمام حقوق کی کفالت کی
- عمل طلابی حقوق انسانی کا پہلا مدافع اور اس کی کسی بھی پامالی کے خلاف ہے
- حقوق کی حفاظت اور انصاف کی تکمیل کے مناسب موقع کے طور پر حقوق انسانی کے عالمی دن کو یاد تازہ کرنے کی عمل طلابی کوشش کرتا ہے

پندرھویں فصل

عمل طلابی کی تاریخ

تحریک طلباء اور معاشرہ کی تعمیر میں اس کا رول

طلباء کی تحریک کو معاشرہ کا اہم ستون شمار کیا جاتا ہے، اس کا انطباق جس طرح مغرب پر ہوتا ہے اسی طرح مشرق پر بھی ہوتا ہے، جس طرح مغربی دنیا پر ہوتا ہے اسی طرح عالم اسلام پر بھی ہوتا ہے۔

استعماری طاقتوں نے اس حقیقت کا ادراک کیا تو انہوں نے لشکر، دوسروں کی سرزمین پر قبضہ، توپ اور جہازوں پر قائم اپنی جنگی پالیسی کو بدل دیا، اور انہوں نے اس کے بدلے عیسائی مشنری، کتابوں اور یونیورسٹیوں کا سہارا لیا۔

جنگی پالیسی میں اگر استعماری طاقتوں کو مال اور جانوں کو خرچ کرنا پڑتا تھا تو دوسری پالیسی میں مکاری اور تکلفات میں مبالغہ کے علاوہ کسی دوسری چیز کی ضرورت نہیں پڑتی ہے، چند مصنفین استعمار کے مقاصد اور افکار کو بہترین انداز میں پیش کرتے ہیں اور تعلیم و تربیت کے ذریعہ طلباء اور طالبات کی پختہ مسلم عقل کی از سر نو تشکیل اور اس میں تبدیلی لانے کے لیے دبے قدموں داخل ہوتے ہیں۔

اسی طریقہ سے انہوں نے ہمارے ملکوں میں پوری ایک نسل تیار کی ہے جن کو

''بیداری کی نسل'' سے موسوم کیا جاتا ہے، اس کو لیبل تو ہماری تہذیب کا ہے، زبان اسلام اور عربوں کی ہے لیکن فکر، مقاصد اور طریقہ کار فرنگیوں کا ہے، یورپی ممالک نے مسلمانوں کے اکثر ملکوں میں اپنی یونیورسٹیاں اور مدارس کھولنے کی کوششیں کیں، اب تک یہ مدارس اور یونیورسٹیاں مغربی پالیسیوں کو تیار کرنے کے کارخانے ہیں، استنبول کی ''روبرٹ امریکی کالج'' یونیورسٹی ہی میں عثمانی حکومت کے خلاف سازش تیار کی گئی، بیروت، قاہرہ اور انقرہ میں امریکی یونیورسٹیوں ہی نے ان علاقوں میں امریکی سیاست ماضی میں چلائی ہے اور اب تک چلاتی آرہی ہے۔

اکثر اسلامی علاقوں میں ملکی یونیورسٹیاں بھی مغربی اساتذہ کے ہاتھوں ہی قائم ہوئی ہیں، ان میں ہر چیز کا منصوبہ انہوں نے بنایا ہے، پڑھائی جانے والی کتابیں، نصاب تعلیم، پھیلائے جانے والے افکار، زندگی سے لاتعلق مذہب اور اسلام کی تعلیمات سے دور رکھنے والے اخلاق، یہ تمام چیزیں ان ہی کی تیار کردہ ہیں، قوم کی محنت اور ذرائع و وسائل سے تیار کردہ یہ یونیورسٹیاں دراصل عقائد واخلاق اور امت کے اقدار و قیم کی مخالفت کرنے والے اور مغربی فکر کو پھیلانے والے افراد کی تربیت گاہیں ہیں، طلباء کی تحریک نے اس خطرناک فکری پھیلاؤ اور امت اور اس کی نسلوں اور اس کے مستقبل کو نشانہ بنانے والے اس خطرناک منصوبہ کو ناکام بنانے کی کوشش شروع کردی ہے، پوری دنیا کی مخلص قومی تحریکات نے اس خامی کو محسوس کیا اور اسی وقت سے اپنی طاقت بھر، کم اور بے حیثیت وسائل کے ذریعہ اس سیلاب کا مقابلہ کرنا شروع کردیا ہے۔

یہیں سے عالم اسلام میں طلباء کی تحریک کی نئی تاریخ کا آغاز ہوتا ہے، اس عظیم علاقہ کے گوشہ گوشہ کی یہ روشن تاریخ ہے، اس میں طلباء کی تحریک نے اپنی امت کے پرچم کو ماضی کی مدافعت، حال کی تعمیر اور مستقبل کے لیے منصوبہ تیار کرتے ہوئے بلند کیا ہے، طلباء کی تحریک پوری بیسوی صدی استعمار کے خلاف انقلاب میں ہر قوم کی سرخیل رہی ہے اور امت اور اس کے دشمنوں کے درمیان ہر جنگ کا سامان بنی رہی ہے، اگر آج یہ

تحریک ترقی اور روشنی کی قندیلیں بلند کئے ہوئے ہیں تو یہ صرف امت کی قیادت میں اپنی طویل پختہ تاریخ کا طبعی اور فطری امتداد ہے، اسی وجہ سے آنے والی نسلوں کے لیے اپنے اسلاف کی تاریخ جاننا ضروری ہے تاکہ اس پر فخر کریں اور اس سے انتساب میں عزت محسوس کریں، حال کو روشن کرنے اور بہترین مستقبل کا منصوبہ بنانے کے لیے اس سے نصیحت اور عبرت حاصل کریں، اسی وجہ سے ہمارا ارادہ ہے کہ اس ''رہنما کتاب'' کا اختتام دنیا میں پائی جانے والی طلباء کی تحریکات کی تاریخ پر ہو، اگر اس کی تفصیلات میں جائیں تو یہ ''رہنما کتاب'' سینکڑوں نہیں ہزاروں صفحات کو سیاہ کردے گا، اسی وجہ سے ہم نے دنیا کے ہر علاقہ کے ایک ملک کی تاریخ کو نمونہ کے طور پر پیش کیا ہے پھر ہم نے عالمی عمل طلابی کی تاریخ کو مختصراً بیان کیا ہے، جلد ہی امید ہے کہ دنیا کے طلباء کی تمام تحریکات پر ایک کتاب ترتیب دے کر شائع کی جائے گی۔ انشاء اللہ

طلباء کی تحریک معاشرہ کا اہم ستون ہے، امت کے عقائد اور مقدسات کے دفاع کا سرخیل ہے اور مضبوط دیوار ہے جس کے سامنے امت کے تشخص اور اقدار وقیم اور ثقافت کو ختم کرنے کی ہر کوشش پاش پاش ہوجاتی ہے، حقیقتاً یہ تاریخ ساز ہے

﴿۱﴾ عربی ممالک میں طلباء کی تحریک

مصر میں طلباء کی تحریک:

مصر میں قومی تحریک کی ابتداء اس صدی کی آخری دہائیوں میں ہوئی، ابتداء ہی سے اس تحریک نے طلباء کی تحریک پر خصوصی توجہ دی، اس وقت کی تاریخ پر لکھی گئی کتابیں امام حسن البنا اور ان کی تشکیل کردہ تنظیم "اللجنة الطلابية" کے تذکروں سے بھری پڑی ہیں، مصری طلباء کے تمام معاملات وامور میں اس کی حیثیت مجلس انتظامیہ کی تھی۔

طلباء کی اس تحریک کے بنیادی مقاصد مندرجہ ذیل تھے:

❖ یونیورسٹیوں میں قومی اور اسلامی فکر کی نشر واشاعت، کیونکہ یونیورسٹیاں ثقافتی، سیاسی اور قومی مناقشوں کا مرکز ہوتی ہیں اور ان میں افکار وخیالات کے تبادلہ کا بہترین ماحول پایا جاتا ہے۔

وسیع پیمانہ پر لادینی تنظیموں کے افکار وخیالات کے پھیلاؤ کے باوجود اسلامی فکر سے میدان خالی تھا بلکہ اسلام پر عمل کرنے والے افراد بھی اگر موجود تھے تو اس خوف سے چھپے ہوئے تھے کہ کہیں ان کا کوئی ساتھی اس کو نماز پڑھتے ہوئے یا اسلام کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے دیکھ نہ لے، یونیورسٹی کے اساتذہ کی طرف سے پھیلائے جانے والی یا یونیورسٹی کی کتابوں میں پیش کردہ فکر یا استعمار کی طرف سے ہموار کی جانے والی ملک کی عام فضا کی توجہ یورپی بیداری ہی پر تھی اور یورپی قوموں میں بیداری اور اس عظیم ترقی کے حصول کا سبب کنیسہ سے سرکشی اور دین سے دستبرداری ہے، اگر دین ضروری ہے تو اس کا تعلق صرف فرد اور اس کے خالق کے درمیان ہوتا ہے۔

اسلامی ماحول میں پیدا ہونے والے اور مغرب کے مدارس میں پروان چڑھنے اور مغربی افکار سے مستفید ہونے والے لادین مفکرین نے مصر، ہندوستان اور ترکیا میں نوجوانوں کو قدیم کے خلاف سرکشی اور مغرب کی ترقی اور قیادت کے راستوں کو اختیار کرنے کی دعوت دینا شروع کر دیا۔

❖ طلباء کے اس ادارہ کا اہم مقصد طلباء میں اپنی ذات، امت اور اپنی قدروں پر بھروسہ پیدا کرنا اور ان کی زندگی میں امت کے مسائل کو اجاگر کرنا تھا۔

❖ اس کے مقاصد میں ترجمہ شدہ کتابوں، امپورٹ اساتذہ اور قابض دشمن کی طرف سے پھیلائے جانے والے منحرف افکار کا مقابلہ بھی ہے، ان لوگوں نے دشمنوں کے مقابلہ میں ایک پوری نسل کی تیاری کا منصوبہ بنایا جو فارغ ہونے کے بعد ملک کی حکومت سنبھال سکیں، اپنے فلسفہ کو ببانگ دہل کہہ سکیں اور اپنے دشمنوں کو بیوقوف ثابت کر سکیں، خصوصاً قومی اور اسلامی اقدار کو عام کر سکیں

❖ اس کے مقاصد میں امت کے مسائل کے تئیں طلباء کے شعور کی بیداری بھی ہے مثلاً مصر پر غیر ملکی قبضہ کا مسئلہ، فلسطین کا مسئلہ اور عالم اسلام کو دشمنوں کے قبضہ سے آزاد کرانے کا مسئلہ

انگریزوں کا مصر پر قبضہ تھا، اس کے ساتھ ساتھ امت کے ارادوں پر بھی وہ قابض تھے، شاہی محل، حکومت کے ذمہ داران، مالداروں اور ملک کی ثقافتی تحریک پر اس کا قبضہ تھا، انہوں نے حکام کو قوم میں مشغول رکھا تھا، قوم کو معیشت میں مشغول رکھا تھا اور ادباء ومفکرین کو ان کی تہذیب وو راثت اور افکار وخیالات کی بھول بھلیوں میں پھنسا رکھا تھا، اسی وجہ سے قومی مسئلہ سے متعلق طلباء کا احساس کمزور ہو گیا تھا، اس تنظیم نے طلباء کے دلوں سے اس ظلمت وتاریکی کو ختم کرنے کی کوشش کی اور ممکنہ وسائل کے ذریعہ غیر ملکی قبضہ کے خلاف تحریک شروع کی اور ملک کو آزاد کرانے کی ضرورت کو ثابت کر دیا، فلسطین پر یہودیوں کو قبضہ دلانے میں برطانیہ کے رول اور مسلم فلسطین قوم کو ختم کر کے یہودی

حکومت کے قیام کے لیے برطانیہ اور اسرائیل کے درمیان ہوئے بلفور معاہدہ کے سلسلہ میں طلباء کی آنکھیں کھول دی، تنظیم نے اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں اور اس کے خطرات پر روشنی ڈالنے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔

❖ اس تنظیم کے مقاصد میں امت اور اس کی تاریخ اور قیم واقدار کی نمائندہ فکر کو مصر کے گوشہ گوشہ میں عام کرنا بھی شامل ہے، اپنے سیکھے ہوئے اسلوب کے ذریعہ طلباء اپنی فکر کو عام کرنے کے لیے گرمی کی چھٹیوں سے استفادہ کرتے تھے، ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے فکری انقلاب میں اس کا عظیم اثر ہے۔

مسائل کو حل کرنے کا نیا اسلوب:

تنظیم کے نوجوان طلباء کا اس میدان کی زمام کار اپنے ہاتھوں میں لینے سے پہلے اور بعد بھی اس کا قومی اور علاقائی مسائل حل کرنے کا اسلوب مختلف ہے۔

مسئلہ فلسطین: یہ مسئلہ مصری پارٹیوں اور تنظیموں میں ذیلی مسئلہ کی حیثیت رکھتا تھا اور ان کے قائدین کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں تھی یہاں تک کہ مصری وزیر اعظم نقراشی باشا عرب لیگ کے ایک اجتماع میں صراحت کے ساتھ کہتے ہیں کہ ''وہ مصری وزیر اعظم ہیں، فلسطینی وزیر اعظم نہیں''، اس مسئلہ کو طلباء نے مختلف طریقوں سے جان لیا، اور اپنی قوم کو اپنی حقیقی نسبی قوم کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لیے تیار کیا، جس قوم کو صہیونی لابی کی طرف سے ان کو اپنی سرزمین سے دیس نکالا کرنے اور اس کی جگہ اپنی حکومت قائم کرنے کا خطرہ درپیش تھا، طلباء نے رضا کاری کی دعوت دی اور مجاہدین کے لشکر ترتیب دئے، جنہوں نے فلسطین کا رخ کیا اور بہادری اور شہادت کے انمٹ نقوش ثبت کئے، جہاد کی سرزمین فلسطین میں جنگ کا ایندھن طلباء ہی تھے۔

مؤرخ کسی بھی رجحان کا ہو، مصر، شام اور اردن وغیرہ ملکوں سے اپنے بھائیوں

یعنی فلسطینیوں کے تعاون کے لیے نکلنے والے ان نوجوانوں کے رول سے پہلوتہی نہیں کرسکتا، مصری اور اردنی لشکر کے قائدین نے سرزمین فلسطین پر ان طلباء کے ممتاز بہادرانہ رول کا اعتراف کیا ہے۔

مصری سرزمین سے ناجائز قبضہ کو ختم کرنے کا مسئلہ:

طلباء کی تحریک نے اس سلسلہ میں اپنا نظریہ بدل لیا ہے، یہ نظریہ فرنگیوں کے طویل زمانہ تک لاگو تھا، آج انہوں نے استعماری طاقتوں کے مقابلہ اور وطن کی آزادی کے لیے اپنے اہم امور کی ترتیب اور اپنی تیاریوں کے طریقہ کار کو بدل دیا ہے۔

طلباء کی تحریک نے اپنے متعدد واقعات کو سنہرے حرفوں سے لکھنے پر تاریخ کو مجبور کیا ہے:

❖ ''کوبری عباس'' کے واقعات جس میں طلباء نے اپنے ملک کے دفاع کے لیے اپنے جان ومال کی بہت بڑی قربانی دی ہے، تاریخ نے ان کا تذکرہ ایک یادگار دن کے طور پر زندہ جاوید کردیا ہے جو آج ''عالمی یوم طالب علم'' کے نام سے مشہور ہے۔

❖ ''قناۃ السویس'' کے واقعات جو ۱۹۳۶ء کے معاہدوں کو کالعدم قرار دینے کے بعد رونما ہوئے، اس میں قیادت طلباء کی تحریک نے ہی کی، ان میں شہید ہونے والے عمر شاہین، احمد مینسی اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سارے طلباء اور ان کی طرف سے لڑے جانے والے معرکیں قومی یادگاروں میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں، جن کا قوم فخر اور اعزاز کے ساتھ تذکرہ کرتی ہے۔

اللجنة الطلابية کے کارنامے:

اس تنظیم نے بہت سارے مقاصد کو پورا کیا ہے اور اس کو روبعمل لانے میں کامیاب ہوگئی ہے، ۱۹۳۹ء اور ۱۹۴۰ء کے آغاز میں یونیورسٹی میں طلباء کی یہ ممتاز تحریک مقبول عام ہوگئی، اسلام پہلے غیر معروف تھا اور اس وقت طلباء اور اساتذہ میں یکساں طور پر

معروف ومشہور ہوگیا، شکلاً غیر ملکی قبضہ کی مخالف اور موضوع کے اعتبار سے اس کی حامی پارٹیاں اور تنظیمیں اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ طلباء کی اس تحریک کے خطرات کو محسوس کرنے لگیں، کیونکہ اس تحریک نے عقلوں اور دلوں کو اپنی طرف مائل کرنا شروع کر دیا تھا، یہ تحریک یونیورسٹیوں میں پہلے پھر مصر کے گوشہ گوشہ میں اور اس کے بعد عالم عربی اور اسلامی میں توجہ طلب مسئلہ بن گئی، اس صدی کی چوتھی دہائی میں بہت بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے جو مندرجہ ذیل ہیں:

❖ دوسری جنگ عظیم کا واقعہ پیش آیا جس سے پوری دنیا پر سخت حالات آئے، اس میں ہمارا مسلم علاقہ بھی تھا

❖ اس عام جنگ کے نتیجہ میں فلسطینی جنگ ہوئی اور پوری دنیا نے مسلم فلسطینی قوم کی سرزمین پر اسرائیل کے ناجائز وجود کو مان لیا۔

❖ عرب لیگ نے مغربی دنیا کے قائدین کی کوششوں سے ہمارے عربی علاقوں کی زندگی کے دھارے کو تبدیل کرنے اور خالص اسلامی بنیادوں کے بجائے مغربی قومیت کے نظریہ پر قائم بنیادوں پر عربی علاقوں کو ڈھالنے کی کوشش کی۔

طلباء کی زندہ اور متحرک تحریک نے بھی ان تبدیلیوں کے ساتھ آگے بڑھنا شروع کیا، ان کے ساتھ ہم آہنگ ہونے لگی، تسلسل کے ساتھ مظلوم قوم کی صفوں میں شامل ہونے لگی اور اپنی ذات اور اپنی امت اور اپنے دین پر دوبارہ قوم کا بھروسہ پیدا کرنے لگی۔

عالمی یوم طالب علم (۲۱ فروری):

۱۹۴۵ء میں دوسری جنگ عظیم ختم ہوئی، اس وقت تک مصری سرزمین پر برطانیہ کا قبضہ تھا، اس کے قناۃ السویس پر بھی اسی کا قبضہ تھا، اس کے ایوان اور حکومت کی پالیسیوں پر اسی کا غلبہ تھا، مصری قوم برطانیہ کی طرف سے کئے گئے وعدوں کے پورا ہونے کی منتظر تھی، جس کی رو سے جنگ کے بعد برطانیہ کو مصر سے نکل جانا تھا لیکن

استعمار میں اتنی شرافت کہاں تھی کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرے؟ اسی وجہ سے مصری عوام اپنی پوری طاقت کے ساتھ مسلح ہوکر برطانوی فورس کے انخلاء کا مطالبہ کرنے لگے، طلباء ہمیشہ کی طرح اس تحریک کے سرخیل، اس چنگاری کو بھڑکانے والے اور اس کے ایندھن تھے۔

۹ فروری ۱۹۴۶ء مصری طلباء کی تحریک پھر بعد میں عالمی تحریک کی تاریخ میں یادگار دن بن گیا ہے، اس دن ثانوری مدارس اور یونیورسٹیوں کے ہزاروں طلباء حکومت اور دربار سے برطانیہ کے ساتھ مذاکرات بند کرنے اور ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کو ختم کرنے اور کسی بھی مشترکہ دفاعی معاہدہ نہ کرنے اور مصری سرزمین سے مکمل انخلاء اور وحدت نیل کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک بہت بڑے اور عظیم مظاہرہ کی شکل میں راستوں پر نکل آئے۔

جب کوبری عباس سے طلباء کا گزر ہوا تو پولس نے پل کھول دیا جس کے نتیجہ میں طلباء دریائے نیل میں گر گئے، یہ منظر بڑا ہی عجیب تھا، کیونکہ یہ وحشیانہ کام طلباء کی قومی تحریک کو کچلنے کے لیے مصری پولس کے ہاتھوں انجام پایا جو غیر ملکی قابض کے احکامات کو نافذ کر رہی تھی۔

۱۷ فروری ۱۹۴۶ء کو طلباء کی تحریک نے مندرجہ ذیل مطالبات پر مشتمل ایک قومی اعلامیہ جاری کیا:

- برطانوی فورس کا وادی نیل کی پوری سرزمین، فضا اور دریا سے انخلاء
- سلامتی کونسل کے سامنے مصری مسئلہ کی بین الاقوامی طور پر پیشی
- برطانیہ کے اقتصادی و معاشی قبضہ سے ملک کی آزادی

دوسرے دن جامعہ ازہر میں طلباء کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں مصری طلباء کی عام انجمن کی تشکیل کا اعلان کیا گیا:

- ۱۷ فروری ۱۹۴۶ء میں استعمار کے مقابلہ کے لیے امت کی طاقت وقوت کو مجتمع کرنے کی سنجیدہ کوشش کے طور پر ''اللجنۃ الوطنیۃ للطلاب والعمال'' تشکیل دی گئی۔

❖ ۱۷فروری ۱۹۴۶ء میں اس تنظیم نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا:

۲۱فروری انخلاء کا دن ہوگا اور مکمل آزادی کا مطالبہ کرنے والی قوم کے اداروں اور گروپوں کی طرف سے عام ہڑتال کا دن ہوگا۔

متعینہ دن ۲۱فروری کو تمام طلباء نے قوم کے مختلف گروہوں کے ساتھ مل کر ایک بڑا مظاہرہ کیا، جب یہ تمام افراد ''میدان التحریر'' پہونچے تو برطانوی فوج نے ان پر اندھادھن گولیاں چلانی شروع کردی جس کے نتیجہ میں ۲۳/افراد شہید اور ۱۲۰ زخمی ہوئے۔

اسی دن طلباء اپنے خون کی وجہ سے مشہور ہوگئے جو بعد میں مصری اور ہندوستانی طلباء جنہوں نے آزادی کا مطالبہ کرتے ہوئے ناجائز قبضہ کے خلاف ممبئی میں مظاہرہ کیا تھا کے ساتھ اظہار ہمدردی کے لیے عالمی دن سے مشہور ہوگیا۔

جون ۱۹۵۲ء کے انقلاب کے بعد طلباء کی تحریک:

مصری قومی تحریک اور اس کے ساتھ طلباء کی تحریک پر بھی جون ۱۹۵۲ء کے انقلاب کے بعد آزمائشوں کا دور شروع ہوا، ۱۹۵۲ء میں سیاسی جماعتوں پر پابندی عائد کی گئی اور آزادیوں کو سلب کیا گیا، طلباء اور خاص طور پر اسلام پسند افراد جیل میں ٹھونس دئے گئے یا جلاوطن کردئے گئے۔

حکومت کی ظالمانہ کاروائیوں کے باوجود طلباء وطن کے لیے قربانی دینے سے راہ فرار اختیار نہیں کیا، ۱۹۶۵ء میں حکومت نے ہر سیاسی شخص کو قید کرلیا اور ہر اس شخص کو قید میں ڈال دیا جس کو پہلے کبھی جیل بھیج دیا گیا ہو، ان میں بھی اکثریت طلباء کی تھی، قاہرہ یونیورسٹی کے انجنئرنگ کالج کے تمام طلباء کو سوائے ایک طالب علم کے جیل بھیج دیا گیا، دوسرے شعبوں اور کالجوں کا بھی یہی حال تھا۔

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ مصر نے اپنی موجودہ تاریخ میں آزادیوں کا گلا گھونٹنے اور آزادی رائے پر پابندی لگانے کا اس سے بدترین دور کبھی نہیں دیکھا۔

یہ یونیورسٹیوں اور وہاں کے نوجوانوں کے لیے سخت ترین حالات تھے، کیونکہ وزیر داخلہ شعراوی جمعہ کی نگرانی میں یونیورسٹیوں میں متعین جاسوسی وسائل اور جاسوسی ٹولوں کے ذریعہ نظام کی حکومت میں ہتھیاروں کا دور چل رہا تھا، مخلوط کیمپوں کی آزادی دی گئی، جس کے مقابلہ میں اخلاق حسنہ کا خون ہوگیا، اور طلباء کو اپنے ملک کے انجام کے احساس سے محروم کردیا گیا۔

جون ۱۹۶۷ء کی شکست کے بعد طلباء کی تحریک:

جون ۱۹۶۷ء کی جنگ میں یہودیوں کے ہاتھوں بدترین شکست اور شام ومصر کے اکثر علاقوں اور فلسطین کی عربی سرزمین پر یہودیوں کے قبضہ کے ساتھ ہی جھوٹی خیالی عمارت مسمار ہوگئی اور عرب قوم کے سامنے حقیقت واضح ہوگئی جو قوم طاقت، عظمت اور آزادی کا دعوی کرنے والی انقلابی قیادت سے دھوکہ کھائی ہوئی تھی، جنگ سے زیادہ جنگ کا کڑوا احساس سخت تھا۔

مصری اور عربی طلباء کی تحریک نے نئی تاریخ کے انمٹ نقوش ثبت کئے ہیں، اس تحریک نے ۲۱ فروری کو شہید ہونے والے اپنے ساتھیوں کے خون سے نہ بھلائے جانے والے کلمات نقش کئے ہیں: "شہادت کی تمنا کرو، تمہیں زندگی عطا کی جائے گی"

فروری ۱۹۶۸ء میں طلباء کی سرگرمیاں:

مصری فضائی فوج کے سربراہان کے حق میں صادر ہونے والے ظاہری احکامات کی مذمت کرتے ہوئے قاہرہ یونیورسٹی کے شعبہ وکالت کے طلباء نے مصری پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ کیا، ان سربراہان پر قوم نے شکست کا الزام لگایا تھا، دوسرے دن انجینئرنگ کالج کے طلباء اور دوسرے شعبوں کے لاتعداد طلباء بھی ان سرگرمیوں میں شرکت کی، فوج نے ان طلباء کا محاصرہ کیا اور ان کے مطالبات کو قبول کرنے کا اس شرط پر جھوٹا وعدہ کیا کہ ان کے قائدین کے نام اور مطالبات لکھ کر دئے جائیں، اس میں ایک سازش تھی، اسی سازش اور دھوکہ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے فہرست میں مذکور تمام طلباء کو آدھی رات کو گرفتار کر کے جیل میں ٹھونس دیا گیا، ''عین شمس'' کے شعبہ انجینئرنگ میں ایک گھمسان کا معرکہ ہوا، اس میں کئی طلباء شہید ہوئے، طلباء قاہرہ یونیورسٹی کے انجینئرنگ کالج میں جمع ہوئے اور ایک اعلامیہ جاری کیا جس میں مندرجہ ذیل مطالبات کئے گئے:

۱۔ تمام قیدی طلباء کی فوری رہائی
۲۔ آزادی رائے اور صحافت پر سے پابندی ختم کی جائے۔
۳۔ قوم کی طرف سے آزادانہ پارلیمنٹ کا انتخاب
۴۔ یونیورسٹی میں کی جانے والی تلاشی اور جاسوسی کو بند کیا جائے۔
۵۔ آزادیوں کے سلسلہ میں قوانین کا اجراء اور ان پر عمل درآمد
۶۔ ''حلوان'' میں مظاہرہ کرنے والے عمال کے قتل کی سنجیدہ تحقیق
۷۔ فضائی فوج کے ملزمین پر دوبارہ محاکمہ
۸۔ یونیورسٹیوں کی بے حرمتی اور طلباء پر پولس کی زیادتیوں کی تحقیق

۱۹۶۹ء میں طلباء کا انقلاب:

۲۱نومبر ۱۹۶۸ء میں جامعہ ازہر کے اداروں میں تدریسی مواد میں اصلاح کا مطالبہ کرنے والے منصورہ کے دینی ادارہ کے طلباء کے ساتھ فوج کے ظالمانہ سلوک سے اس انقلاب کی آگ بھڑک اٹھی، اس معرکہ میں کئی طلباء شہید ہوئے، اسی سے جامعہ اسکندریہ پھر جامعہ قاہرہ کے طلباء کے جذبات برانگیختہ ہوگئے۔

قوم بھی طلباء کے ساتھ شریک ہوئی، پولس کی طرف سے بموں اور گولیوں کے استعمال کی وجہ سے ایک قتل گاہ کا سماں بن گیا، وعدوں سے مایوس اور ظلم وزیادتی سے تنگ طلباء نے اس مرتبہ حکومت ہی کی تبدیلی کا مطالبہ کیا۔

طلباء کی یہ سرگرمیاں بغیر کسی نتیجہ کے ۱۹۶۹ء سے لے کر ۱۹۷۳ء تک چلتی رہیں، کیونکہ طلباء کی تحریک میں کوئی مقصد اور منصوبہ و پالیسی نہیں تھی۔

طلباء کی تحریک نے اپنا رول از سر نو ادا کرنا شروع کر دیا:

ملک پر دوبارہ غیر ملکی قبضہ کی تلخ حقیقت اور سخت حالات نے طلباء کو اپنی امت کے بارے میں سوچنے پر مجبور کیا، جذباتی تحریک سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا، ہر جگہ مساجد، محلوں، کالجس اور تمام یونیورسٹیوں میں پائی جانے والی سچائی اور حقیقت طلباء کی تحریک میں پیدا ہونے لگی، آپ اس کو کسی متعین نام سے موسوم تو نہیں کر سکتے لیکن یہ جلد ہی صبح ہونے کا پتہ دینے والا صبح صادق تھا، یہ وہ عظیم افراد تھے جنہوں نے تیسری اور چوتھی دہائیوں میں یونیورسٹیوں کو اس کی حقیقی شکل وصورت میں لے آئے، جیل کی کوٹھریوں میں بند مطلومین کی زبانوں پر ان افراد کے نام تھے، اس عورت کی دعا ان کے لیے تھی جو اپنے شوہر یا اپنے جگر پارے سے جدا ہوگئی تھی، وہ بڑی مدت سے پیاسی زرخیز زمین کے لیے سیرابی کا سامان تھے، ساتویں دہائی کی شروعات کے ساتھ ہی

مصری قیادت میں تبدیلی آ گئی، ملک کے طاقتور مراکز نے اپنی طاقتوں اور صلاحیتوں کو مجتمع کیا، ان ہی میں یونیورسٹی کے طلباء اور طلباء کی سرگرم تنظیموں کے افراد شامل تھے، یہ سب حکومت پر تسلط حاصل کرنے کے لیے تھا، اس سے اندرون میں اس چیلنج کا مقابلہ اور باہر گھات میں لگے ہوئے دشمن اور شکست کے اثرات نے حکمرانوں کو آزادی دینے اور قوم کی حفاظت پر مجبور کیا، اسی وجہ سے قیدیوں کو رہا کیا گیا، سیاسی پارٹیوں کو بحال کیا گیا اور خصوصاً یونیورسٹیوں میں کچھ آزادی دی گئی، طلباء کی تحریک ہی نے ان حالات سے سب سے پہلے استفادہ کیا، اسی کے نتیجہ میں رجحانات اور افکار و خیالات میں اضافہ اور ترقی ہوئی، تھوڑے ہی عرصہ میں اسلامی رجحان کا مکمل کنٹرول ہو گیا۔

۱۹۷۳ء میں ''اللجنۃ الثقافیۃ'' کی تشکیل پھر اس کی دینی جماعت اور اس کے بعد جماعت اسلامی میں ۱۹۷۳ء اور ۱۹۷۷ء کے دوران منتقلی سے اسلامی رجحان ہی کا طلباء کی تحریک پر غلبہ ہو گیا اور طلباء میں وہی رجحانات بہت زیادہ مؤثر اور ان کا سب سے بڑا پلیٹ فارم بن گیا، ۱۹۷۳ء تک جماعت اسلامی کا دائرہ کار تمام کالجوں اور یونیورسٹیوں تک پھیل گیا، ساتویں دہائی کے اواخر میں جماعت اسلامی نے طلباء کی انجمنوں پر کنٹرول حاصل کرنا شروع کر دیا۔

طلباء کی انجمن:

انجمنیں عمل طلابی کی تحریکی سرگرمیوں کا فرنٹ حصہ ہوتے ہیں، اگر علمی ادارے، مدارس اور یونیورسٹیاں نئی نسل کی پروان چڑھانے والے گہوارے ہیں (جن میں اس کی ثقافت میں اضافہ اور فکر میں گہرائی پیدا کرنے والی کتابوں، علم و معرفت فراہم کرنے والے محاضروں اور محاضرہ دینے والوں کے ذریعہ اس پر توجہ دی جاتی ہے، جس سے نئی نسل حال کی تعمیر کے لیے ماضی سے واقف ہوتی ہے اور مستقبل کی تعمیر کے لیے حال کی تیاری کرتی ہے) تو طلباء کی انجمنوں میں طلباء کو قائدین کے طور پر تیار کیا جاتا ہے

جواپنے ساتھیوں اور اپنی امت کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو انجام دیتے ہیں اور نسلوں میں تعلق باقی رکھنے اور تجربات کو منتقل کرنے کا کام کرتے ہیں۔

منصوبوں میں تسلسل تہذیبی وثقافتی ملاقات ہوتی ہے اور امت کی تہذیب اور اس کے اقدار کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے، پچھلی نسل اس کی حفاظت کرتی ہے اور آنے والی نسل میں اس کو منتقل کرتی ہے جو اپنے بعد والوں میں اس تہذیب کو منتقل کرنے کا کام کرتے ہیں، اسی کے ذریعہ امت اپنی تہذیب اور اقدار میں تسلسل کے ساتھ باقی رہتی ہے۔

جو قومیں ختم ہو چکی ہیں اور ان کا قصہ پارینہ ہو چکا ہے وہ صرف جنس کے منقطع ہونے کی وجہ سے ختم نہیں ہوئیں بلکہ اپنے تہذیبی تشخص کے زوال کی وجہ سے ختم ہوئیں، اگر ہم کہیں کہ فرعونی قوم یا فرعونی تہذیب ختم ہو چکی ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس کی خصوصیات ختم ہو گئیں، اس کے امتیازات مٹ گئے لیکن فرعونی نسل اب بھی باقی ہے، اس تہذیب کو اپنانے والی نسلوں میں اپنے اسلاف کی وراثت بعد والوں میں منتقل کرنے کی صلاحیت نہیں تھی، اس لئے وہ تہذیب ہی ختم ہو گئی۔

اسی وجہ سے جب ہم طلباء کی انجمن کہتے ہیں تو اس کا مطلب نسلوں کا تسلسل ہوتا ہے، اسلاف کی نسل اور اس کے پاس موجود اسلامی تہذیبی وراثت اور بعد میں آنے والی نسل کے درمیان تسلسل ہے جو اس وراثت کی حفاظت کرتی ہے اور اس کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے اور آنے والی نسل میں اس کو منتقل کرتی ہے، طلباء کی انجمن صالح اور پاک وصاف ماضی، پابند حال اور امت کی تہذیب اور اقدار کی حفاظت کرنے والے مستقبل کا نام ہے، صرف اسی راستے سے ہم مستقبل میں اطمینان حاصل کر سکتے ہیں جس میں طلباء قلب کی حیثیت رکھتے ہیں اور بہترین کام درمیانی ہوتا ہے۔

طلباء کی انجمنیں:

❖ یہ انجمنیں صرف طلباء ہی پر توجہ نہیں دیتی بلکہ طلباء کے مکمل جسم یعنی ان کی کتابوں،

مواصلات ووسائل، محاضرات، امتحانات اوران کی آزادی وغیرہ پرتوجہ دیتے ہیں۔

❖ اگر چہ اس کی تمام تر توجہات یونیورسٹیوں کے دائرہ میں منحصر رہتی ہیں لیکن اس کی ذمہ داریاں اس سے زیادہ ہیں تا کہ طالب علم کی فراغت کے بعد اس کے کاموں، سیاسی آزادی اور امت کی بلندی وترقی کے بنیادی تمام اقدار میں طالب علم کا ساتھ دے سکیں۔

❖ مختصراً طلباء کی انجمنیں معاشرہ کے دوسرے اداروں کی طرح امت کے نظم ونسق کی ذمہ دار ہیں، ان اداروں کے پاس قوت وطاقت کے وہ عناصر ہوتے ہیں جو دوسرے اداروں کے پاس نہیں ہوتے، اسی وجہ سے سیاسی ادارہ ان انجمنوں سے حسد کرتا ہے اوران کو ختم کرنے اوران کی آزادی کو سلب کرنے کی کوشش کرتا ہے، ہر فوجی انقلاب کے بعد طلباء کی انجمنوں پر پابندیوں کی قرارداد منظور ہوتی ہے، ابتداء ہی سے آزادیوں میں کمی کی جاتی ہے، دستور کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے، پارلیمنٹ کو معطل کیا جاتا ہے اور طلباء کی انجمنوں اور سیاسی پارٹیوں پر پابندی عائد کی جاتی ہے۔

ساتویں دہائی اپنی وسیع آزادیوں، آزادانہ انتخابات اور سرگرم تنظیموں کی وجہ سے مصری طلباء کی تحریک کو زندہ کرنے اور اس کے خون میں نئی روح دوڑانے کا عرصہ تھا

۱۹۷۷ء/۱۹۷۹ء کا یہ عرصہ عمل طلابی کی مصری تاریخ میں بڑا اہم اور تفصیل طلب ہے اور بڑا زرخیز بھی ہے جس کی وجہ سے بڑی مدت سے طلباء سکون کی زندگی گزار رہے ہیں۔

نیا مرحلہ:

زمانہ بدل گیا اور یونیورسٹیوں میں عمل طلابی کو آزادی دینے میں ''نظام'' کا کوئی

مفاد اور مصلحت باقی نہ رہی۔

- طاقت وصلاحیت کے تمام مراکز کو ختم کر دیا اور حکومت پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیا
- ۱۹۷۳ء کی جنگ میں شکلاً فتح حاصل ہوئی
- ماضی کے دشمنوں کے ساتھ تل ابیب اور واشنگٹن میں مذاکرات کا نیا مرحلہ شروع کیا
- ملکی تنظیموں اور طلباء کی تحریکات اس کے لیے چیلنج بن کر سامنے آئیں

یہیں سے ظلم وزیادتی کا نیا مرحلہ شروع ہوا، اس میں مندرجہ ذیل وسائل اختیار کیے گئے:

- امیدواروں کو دھمکیاں دی گئیں
- بے معنی اسباب کی بنیاد پر فہرست سے امیدواروں کا نام خارج کر دیا گیا
- تمام سرکاری وسائل کے ذریعہ امیدواروں کے خلاف بڑے پیمانہ پر پروپگینڈہ کیا گیا
- انتخابات کو کالعدم قرار دیا گیا

اس معرکہ میں امن عامہ کے دفاتر، مصری صدر اور حکومت کے صدارتی دفتر بھی شریک رہے۔

صحیح بات:

جو لوگ تیسری دنیا کو ڈکٹیٹرشپ کا الزام دیتے ہیں وہ کہتے ہیں: جمہوریت زمانوں کے تجربات کا نتیجہ ہے، ہمارا بھی عقیدہ ہے کہ یہ بات صحیح ہے، تیسری دنیا کے تجربات بتاتے ہیں کہ ہر وقت نتائج حکام کے مطابق نہیں رہے، حالانکہ اسباب اور وسائل تیار تھے، اسی وجہ سے مصری حکومت نے طلباء کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا، اپنے لاؤ لشکر اور مرکزی امن عامہ کے ساتھ یونیورسٹیوں میں داخل ہوئی اور طلباء کی انجمن کا ہیڈ آفس بند کر دیا، جون ۱۹۷۷ء میں طلباء کی انجمنوں پر پابندی کی قرارداد

جاری کئی گئی، یہ صرف ایک آدمی کے اشارہ پر ہوا تھا۔

مصری طلباء کے انجمن کا اعلامیہ:

ان بدترین کاروائیوں کی وجہ سے مصری طلباء کی انجمن نے ایک اعلامیہ عرب لیگ کی مجلس اعلی کے صدر کو ارسال کی، اس میں مندرجہ ذیل عبارت تھی:

''مصری طلباء کی طرف سے قانونی اعتبار سے مقررہ اصولوں کے مطابق مصری طلباء کی منتخب انجمنیں یہ سن کر سکتے میں آگئیں کہ ان کا مال اوران کے اثاثے منجمد کردئے گئے ہیں اور مصری صدر کی طرف سے جاری کردہ ایک قرارداد کی رو سے ان کے اجتماعات اور جلسوں پر پابندی عائد کی گئی ہے، اس قرارداد کے مطابق مصری عربی جمہوریت کے طلباء کی انجمن کے لائحہ عمل اور دستور کو کالعدم قرار دیا گیا ہے (جمہوری قرارداد نمبر ۲۳۵ سن ۱۹۷۶ء)

صدر جمہوریہ کی طرف سے جاری کردہ قرارداد کی رو سے طلباء کے اسٹیج کے مقررہ اصول کے مطابق قانونی طور پر منتخب طلباء کی انجمنوں کے الغاء اوران انجمنوں کی نئی ترتیب کی وجہ سے دستور کے مطالبات کے مطابق پختہ بنیادوں کی ضرورت پڑے گی، طلباء کے اسٹیج کی مجلس انتظامیہ نے اپنی نمائندگی کرنے اور اپنے مفادات پر توجہ دینے کے لیے ہمارے اوپر بھروسہ کرتے ہوئے ہمارے کندھوں پر ذمہ داری ڈالی ہے، اسی ذمہ داری کی وجہ سے یونیورسٹیوں کی مجلس اعلی اور یونیورسٹیوں کی دوسری کمیٹیوں اور تدریسی عملہ کے سامنے ہم مذکورہ جمہوری قرارداد کے سلسلہ میں اپنا نقطہ نظر پیش کرتے ہیں اور طلباء کی تحریک کو ختم کرنے اور طلباء کی انجمنوں کی سرگرمیوں میں کمی لانے اور اس کی نمائندگی کی صفت کو ختم کرنے پر مشتمل اس قرارداد پر دوبارہ غور کرنے کے سلسلہ میں سنجیدہ تعاون کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں کیونکہ یہ تمام امور جمہوری اصولوں اور حقوق انسانی کے خلاف ہیں''۔

طلباء کی تحریک اور ۱۹۸۱ء کی آزمائشیں:

۵ دسمبر ایک تاریخی دن ہے، تمام طلباء کو جیل خانوں میں ٹھونس دیا گیا، سیاسی قائدین اس طرح کی ظالمانہ کاروائیوں کے عادی تھے لیکن اپنی امت کی خدمت کے لیے اپنے دن رات ایک کرنے والے نوجوان طلباء کے لیے یہ کاروائیاں نئی تھیں، انہیں تو یہ امید تھی کہ امت کی طرف سے اس کے بدلہ بہادری اور فخر کے تمغے دئے جائیں گے لیکن نوجوانوں کی بڑی تعداد کو جیل کی کوٹھریوں میں بند کر دیا گیا۔

اپنی آواز کے مقابلہ میں کسی کی آواز کو برداشت نہ کرنے والے حکام کی حماقت کی وجہ سے ہماری امت کو کئی دفعہ بڑی قیمت چکانی پڑی ہے، آزادی صرف ان حکام کے محلات میں ہوتی ہے اور پوری قوم ان کی ملکیت ہوتی ہے اور پورے خزانوں پر ان کا حق ہوتا ہے اور مخالفین کے لیے جیل کی کھوٹریاں اور زنداں خانے ہوتے ہیں۔

امت نے اپنے قائدین کا خون دے کر اور اپنے آزاد افراد کی جلاوطنی کے ذریعہ بہت بڑی قیمت ادا کی ہے لیکن اس کے باوجود امت کئی مرتبہ مظلوموں کی مدد سے ہاتھ کھینچ کر مصیبت سے دوچار ہوئی ہے، اس کا اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا۔

عقل کے مطابق پرسکون پختہ کام ہی زمین پر باقی رہتا ہے، اس کام کو بھٹت سی مشکلات اور آزمائشوں سے واسطہ پڑتا ہے لیکن اس سے کام میں پس مردگی کے بجائے زندگی پیدا ہوتی ہے

ان نوجوان طلباء کو ٹھنڈی سانس لینے، از سر نو کوشش کرنے، اپنے سابقین و اسلاف سے سیاست کا فن سیکھنے اور نئے ماحول میں زندگی گزارنے کی سخت ضرورت تھی، اس

میں محاضرات کے مقابلہ میں فکر زیادہ اہم تھی، تاریخ کو سمجھنا اجتہادات میں الجھنے سے زیادہ اہم تھا، آٹھویں دہائی عمل طلابی کا بہت ہی اہم مرحلہ اور عرصہ تھا:

❖ طلباء کو یقین ہوگیا کہ انتہا پسند تحریکات کی کوئی قیمت نہیں ہوا کرتی، چاہے وہ اپنے شعار کو کسی بھی شکل وصورت میں پیش کریں

❖ ظلم وزیادتی اور جیل خانوں سے فکر مردہ نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کو زندگی ملتی ہے، ہوسکتا ہے بعض لوگ راستہ ہی میں گر جائیں لیکن اکثر عاملین کی عقلوں اور ارادوں میں پختگی اور بھروسہ پیدا ہوتا ہے۔

❖ بامقصد تعمیری تبادلہ خیالات ہی صحیح راستہ ہے، سختی سے نقصان ہوتا ہے، فائدہ نہیں ہوتا۔

❖ کوششوں میں اتحاد ضروری ہے، فرد کا کام چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو جب تک اس میں مخلص عاملین کی کوششیں شامل نہ ہوں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔

❖ مختلف رجحانات کی حامل مخلص قومی اور وطنی طاقتوں کے ساتھ رابطہ اور تعاون ہی خلاصی اور چھٹکارہ کا بہترین اور صحیح راستہ ہے

❖ اخیر میں طلباء کی تحریک کو اس بات کا یقین ہوگیا کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ٹھنڈی سانس لینا، موقف کا تجزیہ بار بار کرنا، اہم مسائل پر تبادلہ خیالات کرنا، ان کو حل کرنے کے طریقے اور مستقبل کے منصوبوں کو تیار کرنا ضروری ہے۔

جیل خانوں میں پیش کردہ مسائل اور ان کو حل کرنے کے طریقوں پر از سر نو غور کرنے کے مواقع تھے، کاموں کی زیادتی کی وجہ سے تحریک میں اضافہ ہوتا ہے لیکن غور وخوض کرنے کے لیے بہت کم وقت ملتا ہے۔

کاموں میں تسلسل:

عمل طلابی کے لیے اہم چیز یہ ہے کہ عاملین اپنے کاموں میں تسلسل قائم رکھیں،

مرحلہ وار مقاصد پر غور کرتے رہیں، اپنے وسائل میں تبدیلی اور ترقی کرتے رہیں لیکن جمود طاری نہ ہو۔

واقعات کو سمجھنے، خیالی پلاؤ سے دوری اختیار کرنے، پوشیدہ کاموں کو چھوڑنے، علانیہ کام کرنے اور امت کے مسائل کو اپنے ذمہ لینے سے تسلسل اور استمرار میں مدد ملتی ہے، تسلسل اور استمرار سے قانون کے تحت کام کرنے کے نئے راستے ملتے ہیں، ایک سوال پیدا ہوتا ہے، یہ سوال راستے سے الگ ہونے (ہمت ہارنے والے) بعض افراد کی طرف سے کیا جاتا ہے: اس کے بعد کیا ہوگا، جب بھی ہم اپنا سفر جاری رکھیں گے مصیبتیں آتی رہیں گی۔

ہم ایسے افراد کو وہی جواب دیں گے جس طرح کا جواب ''رفاہ پارٹی'' پر پابندی لگائے جانے کے بعد اپنے ساتھیوں کو پروفیسر نجم الدین اربکان نے دیا تھا:

۱۹۶۹ء میں ہم نے ''نظام پارٹی'' قائم کی اور پارٹی پر ۱۹۷۱ء میں پابندی عائد کی گئی۔

۱۹۷۲ء میں ہم نے ''سلامہ پارٹی'' تشکیل دی اور پارٹی پر ۱۹۸۰ء میں پابندی لگائی گئی۔

۱۹۸۳ء میں ہم نے رفاہ پارٹی قائم کی اور پارٹی پر ۱۹۹۷ء میں پابندی لگائی گئی۔

پہلی پارٹی ایک سال بعد تحلیل کی گئی، اس وقت قوم کا صرف ایک فیصد ووٹ ہمیں ملا۔

دوسری پارٹی ۸ سال بعد تحلیل کی گئی، اس وقت قوم کے بارہ فیصد ووٹ ہمیں ملے۔

تیسری پارٹی ۱۴ سال بعد تحلیل ہوئی، اس وقت قوم کا 21.7 فیصد ووٹ ہمیں حاصل ہوئے۔

اربکان نے اپنی بات مندرجہ ذیل جملہ پر ختم کی: ہم کام کرتے رہیں گے اور وہ بھی کام کریں گے، جب وہ تھک جائیں گے تو ہم ہماری سرگرمی کی بلندیوں پر ہونگے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **اِنْ یَّمْسَسْکُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ، وَ تِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ، وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ یَتَّخِذَ مِنْكُمْ**

شُهَدَآءَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ" (آل عمران ۱۴۰) ترجمہ: اگر تم کو زخم پہنچا ہے تو ان کو بھی ایسا ہی زخم پہونچ چکا ہے، اور یہ دن ہم لوگوں میں باری باری بدلتے رہتے ہیں، اس لئے کہ ایمان رکھنے والوں کو جان لیں اور تم میں سے چند کو شہید کردے اور اللہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

بیسوی صدی کے اواخر میں عمل طلابی:

۱۹۸۱ء میں مصری قیادت کی تبدیلی کے بعد ہر نئے نظام کی طرح نئی قیادت نے بھی تھوڑی بہت آزادی دی لیکن اس کے ساتھ ساتھ حکومت کو خصوصاً مصر میں حکومت کے خلاف سختی کے ساتھ پیش آنے والی اسلامی جماعتوں سے خطرہ لاحق رہا، اس وقت کے نئے صدر نے بعض آزادیوں کی اجازت دینے کی کوشش کی، قیدیوں کو رہا کیا اور دوبارہ سیاسی پارٹیوں کو کام کرنے کی اجازت دی، لیکن نئی سیاسی پارٹیوں خصوصاً اسلامی پارٹیوں کی تشکیل کی اجازت نہیں دی گئی اور یونیورسٹیوں میں آٹھوی دہائی کے اواخر تک تدریجی طور پر تھوڑی بہت آزادی دی گئی۔

ہمیشہ کی طرح طلباء کی تحریک ہی نے سب سے پہلے ان تبدیلیوں اور ترمیوں سے استفادہ کیا، ۱۹۸۳ء و ۱۹۸۴ء کے تعلیمی سال کی ابتداء ہی سے طلباء کی تحریک نے اپنے تمام رجحانات کے ساتھ نئے سرے سے کاموں کو ترتیب دینا شروع کردیا، حکومت، یونیورسٹیوں اور کالجوں کی انتظامیہ کی طرف سے دباؤ کے باوجود طلباء کی تحریک نے پوری آٹھویں دہائی میں اپنی ترقی اور کاموں کو جاری رکھا۔

ہمیشہ کی طرح مصر میں معتدل اسلامی رجحان کا چند سالوں میں طلباء کی تحریک پر غلبہ ہوگیا، ۱۹۸۸ء کی ابتداء ہی سے جماعت اسلامی کا تمام مصری یونیورسٹیوں کے طلباء کی انجمنوں پر غلبہ ہوگیا تھا، یہ جماعت معتدل اسلامی رجحان کے طلباء شاخ کی نمائندگی کرتی ہے، طلباء کی تحریک نے ''مصری طلباء کی انجمن'' کی از سرنو تشکیل کے

لیے تیاری شروع کی، اس پر عمل کرتے ہوئے تمام مصری یونیورسٹیوں کے وفود کا ایک سیمنار قاہرہ یونیورسٹی میں منعقد کیا گیا اور طلباء کی ایک کمیٹی بنائی گئی جس نے ملکی سطح پر اس اہم طلباء کی تنظیم کے احیاء کے لیے تمام میدانوں میں سرگرمی کے ساتھ کام کیا، اس کے ساتھ ہی تمام مصری یونیورسٹیوں میں طلباء کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگیا، آٹھویں دہائی اور خصوصاً اس کا نصف آخر مصری طلباء کی تحریک کی از سر نو ترقی کا زمانہ تھا۔

آٹھویں دہائی کے اواخر اور پوری نویں دہائی میں داخلی اور خارجی سیاسی حالات بدل گئے:

❖ نظام نے اپنے پنجے گاڑ لئے اور حکومت کی تمام پوزیشنوں پر غلبہ حاصل کیا۔

❖ سختی اپنانے والی تمام جماعتوں کے خلاف حکومت سخت ترین جنگ چھیڑنے میں کامیاب ہوگئی اور حکومت کو بڑی کامیابی بھی ملی، یہاں تک کہ تمام تنظیمیں ختم ہوگئیں یا قریب الختم ہیں

❖ اسلامی رجحانات اور بعض اپوزیشن پارٹیاں آٹھویں دہائی کے اواخر میں عام انتخابات میں اکثریت سے کامیاب ہوگئیں تو اس وقت حکومت نے بہت سی آزادیاں دی۔

❖ اسلام پسند عناصر کا وظیفہ یاب پارٹیوں پر بڑی حد تک غلبہ ہوگیا، انہوں نے قوم کی خدمت اور امت کے مفاد میں ان کو بہترین انداز میں استعمال کیا

❖ سویت یونین کا زوال اور ایک قطبی نظام کا نیا نظریہ وجود میں آنے لگا جس کو ''جدید عالمی نظام'' یا گلوبلائزیشن کہا جاتا ہے۔

❖ عالمی سطح پر اقتصادی معاہدے ہونے لگے جس سے گلوبلائزیشن کے خدو خال تیار ہونے لگے۔

❖ عربی قوموں اور عالم اسلام کے درمیان وسیع اور گہری دراڑ پیدا کرنے اور عربی قوم کے دلوں پر از سر نو مغربی غلبہ پیدا کرنے کے لیے دوسری خلیجی جنگ چھیڑ دی گئی۔

❖ یہود و اسرائیل کے ساتھ مساوات کی باتوں میں اضافہ ہوگیا تا کہ اکثر عربی

ملکوں کے ساتھ ساتھ ''تنظیم آزادی فلسطین'' بھی اس میں شامل ہو۔

ان تمام حالات اور اس کے علاوہ دوسرے حالات کی وجہ سے طلباء کی تحریک بلکہ تمام سیاسی و جماعتی تجربات کے تئیں مصری حکومت کا نظریہ تبدیل ہو گیا، نویں دہائی کے دوران تدریجی طور پر رہی سہی آزادیوں میں بھی کمی کی جانے لگی، اور حکومت آہستہ آہستہ طلباء کی تحریک کے ساتھ ساتھ ملکی اور قومی طاقتوں پر بھی شکنجہ کسنا شروع کر دیا، سیاسی پارٹیوں کے مابین انتخابات کو ختم کر دیا اور اس کی کڑی نگرانی شروع کر دی، عام انتخابات میں دھاندلیاں کی گئیں اور پارلیمنٹ میں صرف حکمران جماعت ہی کے امیدوار کامیاب ہوئے، رسائل ومجلات پر کڑی نگرانی شروع ہوئی، بعض رسائل کو بند کیا گیا، بڑے پیمانہ پر اسلام پسند سرگرم افراد کو گرفتار کیا گیا اور فوجی عدالت میں تیزی کے ساتھ ان پر مقدمہ چلا کر جیل بھیج دیا گیا۔

نویں دہائی میں طلباء کی تحریک پر بھی حکومت کی طرف سے بہت زیادہ ظلم وستم ڈھایا گیا، طلباء کی سرگرمیوں کا دائرہ تنگ کر دیا گیا، طلباء کی انجمنوں کے نمائندوں کے نام فہرست سے خارج کئے گئے بلکہ انتخابات میں دھاندلیاں کی گئیں اور طلباء کی تحریک کے سرگرم قائدین کو قید کیا گیا، کالجس میں پرنسپلوں کے انتخابات کو کالعدم قرار دیا گیا اور مصر کی تمام یونیورسٹیوں اور کالجس کے عہدوں پر حکومت نے اپنا قبضہ کر لیا، طلباء کی تحریک پر پابندی لگانے اور طلباء کی سرگرمیوں کو ختم کرنے کے لیے حکومت کی طرف سے متعین اداروں نے اپنے تمام وسائل کا استعمال کیا۔

اس کے باوجود مصر میں طلباء کی تحریک بیسوی صدی عیسوی کے آخری سالوں تک بلند روح، تسلسل، صبر اور اپنے کاموں کے تحفظ کے پختہ ارادوں کے ذریعہ اس خطرناک حملہ کا مقابلہ کرتی رہی، بلکہ ان سخت حالات میں بھی اپنے مقاصد کو حاصل کرتے ہوئے ترقی کی راہ پر گامزن رہی، مصر میں طلباء کی تحریک کے مقاصد، مبادی و اصول اور اقدار میں کوئی کمی نہیں آئی، تحریک اور طلباء کے درمیان رابطہ منقطع نہیں ہوا،

بڑی ہی تیزی کے ساتھ طلباء کی تحریک نے حکومت کی طرف سے تحریک کے وسائل پر عائد پابندیوں کے متبادل وسائل کو اختیار کرلیا، اس سے سخت حالات میں کام کرنے کے فن میں مہارت بھی حاصل ہوگئی۔

اب ۲۱ویں صدی کی شروعات کے باوجود مصر میں طلباء کی تحریک امت کی سرخیل ہے اور اب تک اس کے قائدین زندہ دل طلباء کے ساتھ مسلسل رابطہ وتعلق رکھے ہوئے ہیں جو امت کی آواز بلند کررہے ہیں، اس کے اقدار کی حفاظت کررہے ہیں اور اس کے حقوق کی مدافعت کررہے ہیں، تمام مصری یونیورسٹیوں میں فلسطین کے انتفادہ کے ساتھ طلباء کی وسیع ہم آہنگی اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ مصر میں طلباء کی تحریک اپنا جھنڈہ بلند کئے ہوئے اور اپنے حقوق کا دفاع کرتے ہوئے ماضی میں قائم تھی، حال میں قائم ہے اور مستقبل میں بھی انشاءاللہ قائم رہے گی۔

تمام عربی ملکوں میں ہم نے مصری عمل طلابی کے بارے میں گفتگو کی، عربی اور اسلامی دنیا میں مصر کا ایک اہم اور ممتاز مقام ہے، مصر کی طرح ہی دوسرے عرب ملکوں کا حال ہے، اکثر عرب ملکوں میں یونیورسٹیوں پر طلباء کی تحریکات کا غلبہ ہے، یہ تحریکات زندگی اور بقا کے وسائل، آزادیوں، دوسروں کو افکار پیش کرنے کے مواقع اور عربی ملکوں اردن، فلسطین، شام، جزائر، مراقش، شمالی افریقہ، کویت، خلیجی ممالک، سوڈان اور قرن افریقہ کی یونیورسٹیوں اور مدارس میں عمل طلابی کی ترقی کی مقدار کے مطابق جماعتی اور سیاسی زندگی حاصل کرتی ہیں، عمل طلابی ہی کے ذریعہ بہترین زندگی، طاقتور ترقی اور اقدار و تاریخ کی گہرائیوں میں اترنے والی حقیقت واصالت کی امید کی جاسکتی ہے۔

اسلامی دنیا میں عالم عرب کی حیثیت دل کی ہے اور عالم عرب کی طلباء کی تحریکات اپنی طویل تاریخ، پختہ اسلامی اقدار اور بہترین مقابلہ کی وجہ سے اسلامی دنیا کے عمل طلابی کی قائد ہیں

﴿۲﴾ جنوبی ایشیاء میں عمل طلابی

ایشیا مسلمانوں کا براعظم ہے، یہاں دنیا کی اہم اسلامی جماعتیں پائی جاتی ہیں، ان ملکوں میں سرفہرست پاکستان ہے جس کی بنیاد اسلام پر بیسوی صدی کے چوتھی دہائی کے اواخر میں رکھی گئی۔

آزاد اسلامی حکومت پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی طلباء کی تحریک کا قیام بھی عمل میں آیا، ۲۳ دسمبر ۱۹۴۷ء میں اسلامی جمعیت طلباء قائم ہوئی، یہ ہم آہنگی فطری تھی کیونکہ آزادی کے حصول کے لیے حکومت کا مقابلہ کیا جارہا تھا اور اس کے سرخیل طلباء ہی تھے، جب آزادی ملی تو طلباء ہی انقلاب کے قائدین اور ثقافتی، تعلیمی، معاشرتی اور سیاسی امور میں وہی امت کے ستون تھے اور ان ہی کے کندھوں پر مہذب معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

❖ ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۲ء کے دوران اسلامی جمعیت طلباء نے کتابوں، رسائل، سیماروں اور داعی حضرات کی ٹریننگ کے ذریعہ نوجوانوں کے احساس کو بیدار کرنے کی کوشش کی، اس مرحلہ میں اس کا مقصد اسلامی ایڈولوجی کی تشریح تھی جس کی بنیادوں پر ہی یہ حکومت قائم ہوئی تھی۔

❖ ۱۹۵۲ء میں طلباء کی تحریک نے طلباء میں پھیلنے والے کیمونزم کا مقابلہ شروع کیا، صرف نام کے مسلمان بعض حکام ان کا تعاون کررہے تھے اور اس کو مضبوط کرنے کی کوشش کررہے تھے، طلباء کہ یہ اسلامی تحریک کیمونسٹ افراد کے غلبہ کو کم کرنے میں کامیاب ہوگئی اور آگے چل کر میدان ان افراد سے صاف کردیا۔

❖ ۱۹۵۸ء اور ۱۹۶۳ء کے دوران حکومت نے طلباء کی انجمنوں پر پابندی عائد کردی، یہ فوجی انقلاب، آزادیوں پر پابندی اور مخالفین کو قید و بند کرنے کا زمانہ تھا، طلباء نے بھی ظلم و ستم کو برداشت کیا اور یہی افراد قوم کے دوسرے گروہوں کے مقابلہ

میں اس کو برداشت کرنے کی زیادہ سکت اور قدرت رکھتے ہیں، اسلامی جمعیت طلباء نے نوجوانوں میں احساس وشعور کی بیداری کا کام تسلسل کے ساتھ کیا اور یونیورسٹیوں کے طلباء کے ساتھ تعلقات استوار رکھے، طالب علم ہی دشوار حالات میں کام کرسکتا ہے، یہی طالب علم کی ترقی اور اس کی سرگرمیوں کی کامیابی کا راز ہے۔

❖ ۱۹۶۲ء میں پاکستان کے اکثر طلباء اور طالبات کی نمائندہ جماعت ''اسلامی جمعیت طلباء'' دوبارہ سرگرم ہوئی، اس نے وسیع تجربات، عام نظریہ اور محکم و پختہ منصوبوں کے ذریعہ اپنا کام دوبارہ شروع کیا۔

عمل طلابی کے مقاصد:

۱۔ طلباء کے معاشرہ میں زندگی کے تمام پہلوؤں پر مشتمل اسلام کے پیغام کو عام کرنا

۲۔ طلباء کی جمعیت کی سرگرمیوں کے ذریعہ اسلامی فکر پر یقین رکھنے والے طلباء کو اپنے جھنڈے تلے جمع کرنا، جمعیت نئے خون سے طاقت حاصل کرتی ہے اور ان کے ذریعہ طلباء، یونیورسٹیوں اور مدارس کی خدمت میں اور ملک کی خدمت اور امت کے مسائل کے تئیں اپنے مقاصد کو تکمیل تک پہنچاتی ہے۔

۳۔ جمعیت کے دائرہ میں ازسرنو طلباء کی تربیت کرنا، ان کے افکار ونظریات میں ہم آہنگی پیدا کرنا، جسمانی، علمی، عقلی اور روحانی صلاحیتوں کو ترقی دینا۔

۴۔ طلباء کو مہذب بنا کر اور بہترین مدرسین کے انتخاب، تعلیمی مواد، یونیورسٹیوں کی کتابوں اور تدریسی اسلوبوں کی اصلاح کے تعلیم میں اسلامی نظام کو منطبق کرنے کے لیے دعوتی وسائل کا مسلسل استعمال۔

۵۔ معاشرتی اسلامی نظام کے تمام پہلوؤں اقتصادی، اجتماعی اور سیاسی کے قیام کے لیے تدریجی جدوجہد۔

وسائل:

ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے جمعیت طلباء نے اپنا ایک دستور تیار کیا ہے، جس سے کاموں میں پختگی آتی ہے اور رکنیت کے مراتب، طالب علم کے حقوق اور ذمہ داریوں اور مختلف علاقوں میں اس کے ماتحت چلنے والے اداروں کی تشکیل کے طریقہ کار کی وضاحت ہوتی ہے، ملک کے گوشہ گوشہ میں ان ماتحت اداروں کی تعداد پانچ سو ہے۔

اسلامی جمعیت طلباء قیام کے وقت سے ہی ملک میں عمل طلابی کی قیادت کر رہی ہے اور یہ صالح عناصر کو جمع کرنے کا اہم میدان ہے، وہی تبدیلی کا بیندھن اور تعمیری عناصر ہے۔

اسلامی جمعیت طالبات:

طلباء کے ساتھ ہی طالبات کے لیے بھی مناسب جمعیت قائم کی گئی، اس کے منصوبے، مقاصد اور ادارے یکساں ہیں۔

اسلامی جمعیت طلباء عربیہ:

اسی طرح دینی مدارس میں علوم اسلامیہ پڑھنے والے طلباء پر مشتمل طلباء کا ایک ادارہ قائم ہوا، عمل طلابی کی سطح پر اور عمومی شکل میں معاشرہ میں احساس بیداری پیدا کرنے میں یہ جمعیت سرگرم عمل ہے۔

انجمن طلبائے مسلمین:

پاکستانی طلباء پر مشتمل اداروں اور تنظیموں کے ساتھ ساتھ پاکستان میں دوسرے ملکوں سے آنے والے طلباء نے ''اتحاد الطلبۃ المسلمین'' کے نام سے ایک تنظیم قائم کی

ہے،اس میں مختلف جنسیات خصوصاً عربی طلباء کی بہت بڑی تعداد شامل ہے
یہ تنظیم پاکستانی یونیورسٹیوں میں وسطی ایشیا، چین اور دوسرے ممالک سے آنے والے طلباء کے ساتھ مل کر قائدانہ رول ادا کر رہی ہے۔

عالمی یونیورسٹی اسلام آباد:

یہ ایک اہم تربیتی آماجگاہ اور گہوارہ ہے،اس میں دنیا کے مختلف ملکوں کے طلباء کی بڑی تعداد پڑھتی ہے، یہاں نوجوانوں کو آپس میں قریب ہونے، ایک دوسرے سے متعارف ہونے اور اپنے مادی اور معنوی وسائل پر توجہ دینے کا بہترین موقع ملتا ہے۔

جنوبی ایشیا کے دوسرے علاقے:

جنوبی ایشیاء میں بھی ترقی یافتہ عمل طلابی پایا جاتا ہے:

❖ **کشمیر**: کشمیر میں اسلامی جمعیت طلباء ہے

❖ **ہندوستان**: یہاں مسلمانوں کی تعداد ۱۷ کروڑ سے زیادہ ہے، یہاں متعدد طلباء کی تنظیمیں پائی جاتی ہیں مثلاً S.I.O , S.I.M اور مولانا سلمان حسینی ندوی کی نگرانی میں جمعیت شباب اسلام وغیرہ۔

❖ **سری لنکا**: یہاں مسلمان اقلیت میں 10% کے قریب ہیں، یہاں ''وامی'' نامی تنظیم پائی جاتی ہے، ثانوی مدارس اور یونیورسٹیوں میں اس کی بہترین سرگرمیاں ہیں۔

❖ **جزائر مالدیب**: سخت حالات کے باوجود عمل طلابی کا کام ہوتا ہے اور اسلامی مدارس ان چھوٹے چھوٹے جزیروں میں رہنے والوں میں بیداری کا احساس پیدا کرنے کی سنجیدہ کوشش کر رہے ہیں۔

❖ **چین**: یہاں مسلمانوں کی بڑی تعداد پائی جاتی ہے، ایک اندازہ کے

مطابق یہاں دس کروڑ مسلمان آباد ہیں، یہاں کے بہت سے مسلم طلباء ملک کے باہر تعلیم حاصل کررہے ہیں، چین میں چینی یونیورسٹیوں میں پڑھنے کے لیے آنے والے طلباء کا ''اتحاد الطلبۃ المسلمین'' ہے۔

❖ **نیپال**: مسلمان اقلیت میں ہیں، تھوڑی بہت طلباء کی سرگرمیاں پائی جاتی ہیں۔

❖ **ایران**

❖ **تاجکستان**

❖ **افغانستان**: ان تمام اسلامی ملکوں میں عمل طلابی کا بہترین کام ہوتا ہے، مستقبل اس کا بہت روشن ہے۔

جنوبی ایشیاء میں عمل طلابی کی عظیم تاریخ ہے، چوتھی دہائی سے پاکستان اس کی قیادت کررہا ہے، اب عمل طلابی جنوبی ایشیا کے ہر علاقہ میں سرگرم ہے اور بام عروج کو چھونے چمکا ہے

---

۳ جنوب مشرقی ایشیا اور پیسفک

(Pacific islands) میں عمل طلابی

اسی علاقہ میں جمہوری ملک انڈونیشیا پایا جاتا ہے، اس کی آبادی ۲۱ کروڑ سے زائد ہے، ان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔

انڈونیشیا میں بہت سی طلباء کی انجمنیں اور تنظیمیں پائی جاتی ہیں، ان میں سے اہم H.M.I ہے (تاسیس ۱۹۷۴/۲/۵ء)، اسی نے آزادی کے دنوں میں جہاد کی قیادت کی ہے، دوسری اہم انجمن ''کامی'' ہے جو آٹھویں دہائی سے آج تک سیاسی زندگی اور عمل طلابی کی قیادت کر رہی ہے۔

❖ جاکرتا، جوکجاکرتا، بانڈوگ، سورابایا کے ثانوی مدارس اور یہاں کی بڑی یونیورسٹیوں میں عمل طلابی کی ابتداء ہوئی، یہیں سے دوسرے علاقوں کی اکثر یونیورسٹیوں میں کام منتقل ہوا۔

❖ کالجوں میں LDK نے دعوتی جماعتوں کی شکلوں میں کام کا آغاز کیا، یہ جماعتیں طلباء کی ازسرنو تربیت، ان کی سرگرمیوں کو منظم کرنے اور کالجوں کی مساجد سے ان کو لے کر دعوتی کاموں کے لیے نکلنے پر توجہ دیتی ہیں۔

❖ پھر عمل طلابی میں ترقی ہوئی تو طلباء نے یونیورسٹیوں اور کالجوں میں طلباء کی انجمنوں کے انتخابات میں حصہ لیا اور بعض قومی یونیورسٹیوں کے ساتھ ساتھ اکثر بڑی سرکاری یونیورسٹیوں میں غالب آ گئے۔

❖ نویں دہائی کے اواخر میں قوم میں سوہارتو کے ظلم وفساد کی وجہ سے بے چینی شروع ہوگئی، ہمیشہ کی طرح طلباء ہی ہر سنجیدہ تحریک کے سرخیل کی طرح اپنا رول ادا

کیا، طلباء نے مندرجہ ذیل امور کی تکمیل کے لیے اپنی صفوں کو از سر نو منظم کرنے اور انجمن کو تشکیل دینے کا کام شروع کیا۔

۱۔ عام مقابلہ جس میں تمام طلباء شریک ہوں۔

۲۔ طلباء کے قائدین کی تربیت کا اہتمام تا کہ وہ طلباء کی بڑی جماعتوں کی قیادت کر سکیں۔

۳۔ مہذب معاشرہ کی اہم کڑی کے طور پر عمل طلابی کو سیاسی کام سے جوڑنے پر توجہ

❖ ۲۹ مارچ ۱۹۹۸ء کو طلباء کی دعوتی جماعتوں کا دسواں اجلاس مالانگ شہر میں منعقد ہوا، اس میں انجمن کامی کا قیام عمل میں آیا، اس انجمن کی تشکیل بڑے ہی عظیم انداز میں ہوئی۔

❖ سوہارتو کی حکومت کو گرانے میں ''انجمن کامی'' کا بنیادی کردار تھا اور صدر مملکت عبدالرحمٰن واحد کے زمانہ میں سیاسی زندگی کو رخ دینے میں بھی اس کا بنیادی کردار رہا ہے۔

❖ صدر کی دعوت پر جا کرتہ آنے والے اسرائیلی پارلیمانی وفد کو اس انجمن نے جا کرتہ آنے سے روکا

❖ انڈونیشیا اور اسرائیل کے مابین تجارتی تعلقات قائم کرنے سے صدر کو روکا

❖ آج بھی تمام طلباء کا نمائندہ ادارہ ''انجمن کامی'' بہت سے حکومت کے فساد، مغرب کے سامنے حکومت کے جھکاؤ اور اسرائیل سے تعلقات بنانے کی نمائندگی کرنے والے بہت سے داخلی اور خارجی مسائل پر حکومت کے تصرفات پر نظر رکھتی ہے۔

❖ کامی کے پہلے صدر فخری حمزہ ہیں پھر ۱۹۹۸ء میں فطرہ صدر ہوئے، پھر اکتوبر میں اندی رحمت صدر بنے۔

❖ اتحاد کامی کی فی الحال ۲۷ شاخیں ہیں، اس کے ۱۵ ہزار کے قریب اراکین ہیں اور پانچ لاکھ کے قریب اس سے اتفاق کرنے والے ہیں۔

ملیشیا میں عمل طلابی:

جنوب مشرقی ایشیا میں مسلمانوں کی آبادی کے اعتبار سے دوسری سب سے بڑی حکومت ملیشیا ہے، مسلمانوں کی آبادی پچاس فیصد ہے اور باقی چینی اور ہندوستانی لوگ ہیں۔

سب سے قدیم طلباء کی انجمن ''مسلم طلباء کی قومی انجمن'' PKPIM ہے، اس کی بنیاد ۱۹۷۰ء کی ہے، اس پارٹی کے صدر انور ابراہیم کے ملکی سیاسی پارٹی امنو میں شمولیت کے بعد طلباء کی ان جماعتوں کے اثرات ختم ہو گئے اور یونیورسٹیوں میں ''اسلامی پارٹی'' PAS اور تربیتی اسلامی تحریک نے آٹھویں دہائی سے طلباء میں کام کرنا شروع کیا، عمل طلابی برابر ترقی کی راہوں پر گامزن ہے، مختلف ملکوں کے طلباء کی بڑی تعداد کو جمع کرنے میں عالمی اسلامی یونیورسٹی کا بڑا رول ہے۔

تھائلینڈ میں عمل طلابی:

تھائلینڈ میں مسلمان اقلیت میں ہیں، مسلمانوں کی اکثریت فطامی میں رہتی ہے، یہاں کی طلباء کی اہم جماعت TMSA ہے جس کو ۱۹۶۸ء میں تشکیل دیا گیا، شیانجمای یونیورسٹی میں ''نادی الطلبۃ المسلمین'' کا ۱۹۷۶ء میں قیام عمل میں آیا، آٹھویں دہائی کی ابتداء ہی میں ''طلباء کی اسلامی تربیتی تحریک'' وجود میں آئی جو مسلمان طلباء کی بہت بڑی تعداد اپنے ساتھ شریک کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔

بقیہ علاقے:

انڈونیشیا، ملیشیا اور تھائلینڈ کی طرح فلپائین، سنگاپور، کمبوڈیا اور آسٹریلیا میں سرگرم اسلامی سرگرمیاں پائی جاتی ہیں جس کے طاقتور ادارے، بلند مقاصد اور ممتاز وسائل پائے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے مسلسل ترقی ہو رہی ہے۔

﴿۴﴾ افریقہ میں طلباء کی تحریک

افریقہ میں طلباء کی تحریک ان آخری سالوں میں بہت زیادہ سرگرم ہوگئی ہے، مسلمانوں کی اکثریت والے اس اہم براعظم کو ہم چار خانوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

۱- فرنچ بولنے والا مغربی افریقی علاقہ:

اس علاقہ میں سینگال، مالی، بورکینا فاسو، ٹوگو، بینین، موریطانیہ، ساحل العاج، چاڈ، گینیا کو، ناکری، گامبیا اور کیمرون آتے ہیں۔

اس علاقہ کے طلباء کا اہم مرکز مالی میں ہے، اس مرکز میں یونیورسٹیوں اور ثانوی مدارس کے بہت سے طلباء شامل ہیں، طلباء اور طالبات دونوں میں کام چل رہا ہے اور ان کا ملک میں کام کرنے والی اسلامی جمعیات اور تنظیمیں مثلاً جمعیت شباب اسلامی اور جمعیۃ التربیۃ کے ساتھ تعاون ورابطہ ہے۔

اس علاقہ کا اہم مرکز ساحل العاج بھی ہے، یہیں پر طلباء کی تحریک سب سے پہلے وجود میں آئی، علاقہ کی دوسری جماعتوں کے ساتھ وسیع تعلقات ہیں، ملک میں اس کی ۲۰ شاخیں ہیں، ساحل العاج میں طلباء کی تحریک کا مقصد حقیقت اسلام سے مسلمانوں کو واقف کرانا اور ان میں بیداری لانا اور اسلامی تہذیب کو طلباء میں عام کرنا ہے۔

اہم سرگرم مراکز میں ایک سینگال بھی ہے جس میں جمعیۃ التلامیذ والطلبۃ ہے، مئی ۱۹۷۹ء میں قائم جمعیۃ عبادالرحمٰن کی طلباء شاخ کے طور پر اس تنظیم کی بنیاد پڑی، آج کل طلباء کی تحریک کو بہت آزادی ہے، سینگال کی اکثر یونیورسٹیوں اور ثانوی مدارس میں اس کی سرگرمیاں جاری ہیں، اس تنظیم کا وسیع پیمانہ پر کام ہو رہا ہے، ملک کے دعوتی اور تحریکی میدانوں میں اس کا ممتاز اور بڑا اثر ہے۔

اسی طرح کی سرگرمیاں باقی علاقوں میں بھی پائی جاتی ہیں، ہر سال ان تحریکات کے مشترکہ اجلاس کسی ایک علاقہ میں ہوتے ہیں، ان کا ایک انتظامی دفتر ہے، یہیں سے پورے علاقہ کے عمل طلابی کی نگرانی ہوتی ہے۔

۲- انگریزی بولنے والا مغربی افریقہ

اس میں نائجیریا، گھانا، سیرالیون اور لیبیریا آتے ہیں، ان میں سب سے اہم علاقہ نائجیریا ہے، پائے تخت لاگوس میں قائم تنظیم جمعیۃ الطلبۃ المسلمین اکثر یونیورسٹیوں، ثانوی مدارس، معلمین کے اداروں اور صنعتی مدارس میں طلباء کی سرگرمیوں میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔

ادارہ جمعیت طلبائے مسلمین ہی ۷ کروڑ ۵۰ لاکھ مسلمانوں کی آبادی والے نائجیریا کے مسلمانوں کی نمائندگی کرتا ہے اور تمام عوام اس جمعیت کا احترام کرتے ہیں۔

عربی یونیورسٹیوں سے فارغ طلباء کی طرف سے نشاط شبابی اسلامی نام سے ایک تنظیم آخری سالوں میں قائم کی گئی ہے، ان نوجوانوں نے لاگوس، ابادان، کاڈونا، زاریا اور کانو وغیرہ ملک کے دوسرے علاقوں میں سرگرم کام کیا ہے۔

طلباء کی سرگرم تنظیموں میں سے گھانا کی جمعیۃ الطلبۃ المسلمین بھی ہے، اس تنظیم نے آخری سالوں میں اپنی سرگرمیوں کو تیز کیا ہے اور پورے علاقہ کے عمل طلابی کے ساتھ رابطہ کی ذمہ داری اپنے ذمہ لی ہے۔

سرالیون اور لیبیریا میں خانہ جنگیوں کی وجہ سے عمل طلابی کا کام کرنا دشوار ہے۔

۳- مشرقی افریقہ

اس علاقہ میں صومالیہ، جیبوٹی، اریٹریا، ایتھوپیا، یوگینڈا، کینیا، جزرالقمر،

موریشس اورتنزانیہ ہیں، اس علاقہ میں عموماً اور کینیا، یوگینڈا، موریشس، جیبوٹی، ارٹیریااورتنزانیہ میں خصوصاً سرگرم عمل طلابی پایاجاتا ہے، ان کاایک انتظامی دفتر پایا جاتا ہے جواس علاقہ کے تمام ملکوں کوایک پلیٹ فارم پرجمع کرتا ہے، سرگرمیوں کومنظم کرتا ہے اور پورے علاقہ میں منصوبوں کوتیار کرنے اورعمل طلابی کی نگرانی کے لیے سالانہ اجلاس منعقدکرتا ہے۔

۴- جنوبی افریقہ

اس براعظم کے جنوب میں سب سے اہم ملک جنوبی افریقہ ہے، یہاں عمل طلابی کی بنیاد ۱۹۷۰ء میں پڑی، طلباء کی تحریک کے مقاصد طلباء کی صلاحیتوں کوترقی دینا، اسلامی اقدارواصول پران کوکاربند بنانااور ملک میں اسلامی دعوت کوعام کرنا ہے۔

﴿۵﴾ یورپ وامریکہ میں طلباء کی تحریک

یورپ میں اسلامی عمل طلابی کی ابتداء ہوچکی ہے، ۱۹۶۱ء میں انگلینڈ میں جمعیة الطلبة المسلمین MSS، ۱۹۶۳ء میں اتحاد الجمعیات الطلابیة الاسلامیة FOSIS اور ۱۹۶۳ء میں اتحاد الطلبة المسلمین MSA کا قیام عمل میں آیا، یہیں سے ۱۹۶۹ء میں جرمنی میں الاتحاد الاسلامی العالمی للمنظمات الطلابیة (S.O.U) کا وجود ہوا۔

جس وقت الاتحادالاسلامی العالمی کا قیام عمل میں آیا، اس وقت پوری دنیا میں صرف آٹھ تنظیمیں تھیں، آج صرف یورپ میں ۲۸ سے زائد طلباء اور نوجوانوں کی تنظیمیں پائی جاتی ہیں۔

❖ یورپ میں سب سے اہم طلباء کی تنظیم فرانس میں موجود ہے، فرانسیسی یونیورسٹیوں میں اس کا بڑا رول ہے۔

❖ اس کے بعد برمنگھم میں ۱۹۶۱ء میں قائم انگلینڈ اور آئرلینڈ کی اتحاد الجمعیات الطلابیة الاسلامیة کا نمبر آتا ہے، اس کی فی الحال ۱۲۰ سے زائد شاخیں ہیں، اس کی سب سے اہم شاخ جمعیة الطلبة المسلمین MSS ہے جس کا قیام FOSIS سے پہلے ۱۹۶۱ء میں عمل میں آیا۔

❖ اس کے بعد اٹلی میں پڑھنے آئے ہوئے عربی طلباء کے ہاتھوں اٹلی ہی میں ۱۹۷۱ء میں قائم اتحاد الطلبة المسلمین کا نمبر آتا ہے، اس تنظیم میں ترقی ہوئی ہے اور اس میں دوسری نسل کے نوجوان عناصر بھی شامل ہوئے ہیں۔

❖ مشرقی یورپ بوسنیا، ہالینڈ، رومانیہ، مجر، روس، اوکرانیہ، ترکی، لیتوانیہ، ملڈونا اور بلغاریہ میں طلباء کی سرگرم انجمنیں پائی جاتی ہیں، ان انجمنوں نے ان علاقوں میں طلباء

کی تنظیموں کے ساتھ ساتھ متعدد اسلامی ادارے اور مراکز بھی قائم کئے ہیں۔

❖ شمالی یورپ اور خصوصاً سویڈن میں بہترین عمل طلابی پایا جاتا ہے۔

❖ آخری سالوں میں پورے یورپ کے نوجوانوں کی ایک تنظیم فیمیسو کے نام سے قائم کی گئی ہے۔

❖ امریکہ میں سرگرم اور پختہ عمل طلابی پایا جاتا ہے، چھٹی دہائی میں اتحاد الطلبة المسلمين کا قیام امریکہ میں دعوت اسلامی کی بنیاد پر ہوا تھا، اس کی فی الحال ۷۰ شاخیں ہیں۔

﴿۶﴾ عالمی عمل طلابی

بیسوی صدی کے نصف اول میں طلباء کی تحریکات عالم اسلام میں استعمار سے آزادی دلانے کے خاطر اپنی قوموں کی قیادت کرتی رہیں اور اس کے لیے اپنی قربانیوں پر قربانیاں دیتی رہیں یہاں تک کہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوگئیں اور تمام اسلامی ملک آزاد ہوگئے اور انہوں نے نئی دنیا میں اپنا قدم رکھا۔

بیسوی صدی کی پانچویں اور چھٹی دہائیوں میں طلباء کے احساسات اپنی بلندیوں پر تھے، قومی تحریک اور طلباء کی تحریک اور اس کے ہیروس وقائدین کی پختہ تاریخ ان کو غذا پہنچارہی تھی، قوموں کو اپنے دین کی طرف متوجہ ہونے اور صحیح اسلامی فکر کو تھامنے کی وجہ سے اس کی چمک میں اضافہ ہورہا تھا، جس فکر نے علاقائی اور عالمی سطح پر اپنے دوررس اثرات ڈالنے شروع کردئے تھے۔

ان دھڑکتے ہوئے احساسات اور بلندروح نے چھٹی دہائی میں برطانیہ، فرانس، جرمنی اور امریکہ میں شروع ہونے والے طلباء کے چھوٹے اداروں اور تنظیموں کو فائدہ پہنچایا ہے، اس کے بعد یہ ادارے دوسرے ممالک میں پھیل گئے، ان انجمنوں کو قائم کرنے والی نسل عملی میدان کی تھی، انہوں نے منفی امور سے اپنے کانوں کو بند کردیا اور مثبت پہلوؤں پر توجہ دی اور فوراً ہی طلباء کی ان کوششوں کو متحد کرنے، ان کی صحیح رہنمائی اور ان کے درمیان رابطہ پیدا کرنے کے لیے عالمی اتحاد قائم کرنے کی کوشش کی کیونکہ اس میں امت مسلمہ کا مفاد تھا۔

ابتدائی مرحلہ کے بعد نائجیریا، سوڈان اور مکہ مکرمہ میں چھٹی دہائی میں ابتدائی اجلاسات منعقد کئے گئے، ۱۹۶۹ء میں مغربی جرمنی کے مرکز اخن میں الاتحاد الاسلامی العالمی للمنظمات الطلابیة کے تاسیسی سیمنار کے انعقاد پر ان میٹنگوں کا اختتام ہوا،

اس تاسیسی سیمنار میں انجمن کی مندرجہ ذیل عام پالیسیاں متعین کی گئیں:

عالمی عمل طلابی کے مقاصد:

عالمی عمل طلابی کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ دنیا کے مختلف ملکوں میں عمل طلابی کے ذریعہ نوجوانوں کی صلاحیتوں کو مجتمع کرنا اور ان کی رہنمائی کرنا

۲۔ نئے ملکوں میں طلباء کی انجمنوں کے قیام کی ہمت افزائی کرنا اور عمل طلابی کے دائرہ کو وسعت دینا

۳۔ طلباء کی نئی انجمنوں کے پیغام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ان کا تعاون کرنا

۴۔ واضح اصول ومبادی اور عام پالیسیوں میں اتحاد پیدا کرنا جس سے تحریک میں اتحاد پیدا ہوتا ہے اور ہم آہنگی کے مقصد کی تکمیل ہوتی ہے۔

۵۔ طلباء کی انجمنوں کے درمیان باہمی تعاون اور مدد کو یقینی بنانا اور آپس میں رابطہ بنائے رکھنا تاکہ طلباء کی تحریک اپنا پیغام پہنچا سکے اور اپنے مقاصد حاصل کر سکے۔

۶۔ عالمی عمل طلابی کا تہذیبی مقصد بھی ہے، وہ امت کے روشن مستقبل کے لیے امت کی قیادت کا کام کرتا ہے، مستقبل کے خدوخال کو تیار کرتا ہے اور روشن مستقبل کو حاصل کرنے میں تعاون کرتا ہے۔

عالمی عمل طلابی کو درپیش مشکلات ورکاوٹیں:

اس طویل عرصہ میں عمل طلابی کو متعدد دشواریوں اور رکاوٹوں سے واسطہ پڑا ہے جن میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ مادی وسائل کی کمی: عالمی سطح پر تحریک اور تحریک میں مختلف وسائل کے ذریعہ پختگی اور قوت پیدا کرنے مشترکہ سرگرمیوں، کتابوں کی نشر واشاعت اور ترجمہ اور رابطہ کے لیے خطیر رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔

۲۔ تربیت یافتہ قائدین کی کمی: خصوصاً دور دراز علاقوں افریقہ، بعض ایشائی ممالک اور وسطی وجنوبی امریکہ میں تربیت یافتہ قائدین کی کمی ہوتی ہے، یہاں تربیتی پروگراموں، بہترین مراکز اور تربیت یافتہ اہل افراد کی ضرورت ہوتی ہے۔

۳۔ مسلمانوں کی بہت سی زبانوں میں بہترین طلابی اور اسلامی کتابوں کا ترجمہ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔

۴۔ بہت سارے اسلامی ممالک میں سیاسی پابندیاں اور آزادیوں پر پابندی ہوتی ہے، اس سے طلباء کی تحریک میں اپنے مقاصد حاصل کرنے کی صلاحیت اور استعداد محدود ہوجاتی ہے۔

عالمی عمل طلابی کا مستقبل:

عالمی عمل طلابی امت کے نوجوانوں کی بڑی تعداد کی نمائندگی کرتا ہے، نوجوان ہی عمل طلابی کے سرخیل ہوتے ہیں، مختلف قسم کے علوم وفنون سے واقف ہونے کی وجہ سے زیادہ احساس رکھنے والے، زیادہ پرعزم، زیادہ پختہ اور صابر ہوتے ہیں، اپنی امت کے مسائل سے ہم آہنگ ہوتے ہیں، اس کی مشکلات ومسائل کو اپنی مشکلات و مسائل سمجھتے ہیں اور اس کے حقوق کا دفاع کرتے ہیں۔

اسی وجہ سے عالمی عمل طلابی کے کندھوں پر امت کی بیداری کے کام کی پوری ذمہ داری ہوتی ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ امت اور عمل طلابی دونوں کے مستقبل کو ایک ہی ہار میں پرویا جائے جس میں مخلص کام کرنے والوں کی خواہشات ومطالبات اور ڈیڑھ ارب مسلمانوں پر مشتمل ایک عظیم امت اور قوم کے روشن مستقبل کے لیے ان کے بلند ارادوں کی عکاسی ہو۔

و آخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

تمت بحمد الله

یہ کتاب

❁ ہم یہ رہنما کتاب طلباء اور عمل طلابی کی جماعتوں کی خدمت میں اس امید کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ اس کے فوائد عام ہوں اور ترقی کی راہ پر گامزن عمل طلابی میں مددگار و معاون ثابت ہو۔

شیخ مصطفی محمد الطحان / رئیس اتحاد المنظمات الطلابیة

❁ اس کتاب میں امت کے مسائل و مشکلات کا بغور جائزہ لینے کے بعد اس بات کو ابھارا گیا ہے کہ طلباء ان گتھیوں کو سلجھانے اور ان مشکلات کو حل کرنے میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں، پھر ان رہنما اصول و خطوط کی نشاندہی کی گئی ہے، جن پر عمل کرنے سے صالح انقلاب کے دروازے وا ہو جاتے ہیں اور ان نشانوں کو بھی متعین کیا گیا ہے، جن پر توجہ دینے سے انقلاب کی راہیں ہموار ہوتی ہیں۔

یہ گائیڈ بک طویل دعوتی تجربہ کے بعد مرتب کی گئی ہے، جو حالات زمانہ سے گہری واقفیت، اس کے تقاضوں کے پختہ شعور، سماج کے عمیق مطالعہ، اصلاح احوال کی سچی تڑپ اور ایک صالح انقلاب کے لیے دل سوزی و دردمندی کی غماز ہے، یہ کتاب دعوتی میدان میں کام کرنے والوں اور بالخصوص طلباء کے لیے ایک بے نظیر تحفہ ہے۔

مولانا سید سلمان حسینی ندوی - صدر جمعیۃ شباب اسلام لکھنؤ

❁ اسلامک اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کی یہ پیش رفت بلاشبہ قابل تحسین ہے کہ اس نے عالم عرب کے مشہور مفکر و دانشور شیخ مصطفی محمد طحان کی نگرانی میں ماہرین تعلیم کے تجربات کی مدد سے ایک گائیڈ بک تیار کی ہے، جو بلاشبہ اپنی جامعیت اور معنویت کے اعتبار سے طلبائے اسلام کے لیے ایک گراں قدر تحفہ ہے۔ پوری کتاب پندرہ فصلوں پر مشتمل ہے، جن میں امت مسلمہ کو درپیش مسائل و مشکلات اور عمل طلابی کی ضرورت، پالیسی اور پروگرام، اصول و مقاصد، عمل طلابی کے ادارے، تربیتی مراکز اور ان کی خصوصیات و طریقہ کار، سیاسی ذہن سازی اور افکار و نظریات میں اتحاد و ہم آہنگی، انتظامی اصول و مبادیات، ذرائع ابلاغ کا استعمال، عمل طلابی کے لیے معاشرتی ادارے، مستقبل کے چیلنجز اور مسائل و امکانات، طلبہ تحریک کو درپیش مشکلات، دشوار گزار حالات میں کام کرنے کے طریقے اور عمل طلابی کی عالمی تاریخ پر ذیلی عنوانات اور نقشوں کی مدد سے تفصیلی بحث شامل ہے۔ ان بنیادی سرخیوں سے یہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب طلبہ اور نوجوانوں کے لیے نہایت مفید اور فکری بے راہ روی اور عدم اعتدالی کو ختم کرنے میں معاون ہوگی۔

مفتی اعجاز ارشد قاسمی - ویب ایڈیٹر دار العلوم دیوبند

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

NAIMIA BOOK DEPOT

DEOBAND-247554 (U.P.) INDIA

Ph: 01336- (O) 223294, (R) 224556, FAX: 01336-222491

e-mail - naimiabookdepot@yahoo.com

pentone

Call: 098 786 0314

Rs.160/-